اردو ترجمہ

الاستفتاء

ضمیمہ حقیقۃ الوحی

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

الاستفتاء مع اردو ترجمہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی کے ضمیمہ کے طور پر الاستفتاء عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا۔

عربک بورڈ ربوہ نے الاستفتاء کے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔

افادۂ عام کے لئے اسے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ اردو ترجمہ مرحوم جناب محمد سعید صاحب انصاری نے کیا تھا اور خاکسار نے اس ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔ اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے الاستفتاء کے عربی متن کے سطر بہ سطر اردو ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

الاستفتاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جو الہامات بطور نمونہ درج فرمائے ہیں ان کا اردو ترجمہ حضور کے ہی الفاظ میں حضور کی دوسری کتب سے لے کر شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحمَدُ اللّٰهَ العَلیّ العَظِيم
وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الكَرِيم.
رَبَّنَا إِنَّنَا جِئنَاكَ مَظْلُومِينَ فَافرُق بَيننَا وبَيْنَ القَومِ الظَّالِمِينَ

------ ❁ آمین ❁ ------

أمّا بعد.. فاعلموا ـ رحمكم اللّٰه ـ أنّی قسّمت هذه الرّسالة عَلٰی قِسْمَين، وبوّبتها علی بابَين؛ والغرض منه إتمام الحجّة علی أهل العناد، وكتبتها بماء الدموع ونار الفؤاد، واختتمتها علی خاتمةٍ متوكّلا علٰی ربّ العباد.☆

اَلْبَابُ الأوّل فی الاستفتاء

يا علماء الإسلام، وفقهاءَ ملّة خير الأنام، أفتُونی فی رجلٍ ادّعی أنّه من اللّٰه الكريم، وهو يُؤمن بكتاب اللّٰه ورسوله الرؤوف الرحيم.

☆ قد الحقنا هٰذه الرسالة بكتابنا حقيقة الوحی و جعلناها له ضميمةً واشعنا بعضها عليحدةً۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہم بزرگ و برتر اللہ کی ستائش کرتے اور اس کے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

اے ہمارے ربّ! ہم تیرے حضور مظلوم بن کر آئے ہیں سو تو ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان فرق فرما۔

------ ❁ آمین ❁ ------

بعد ازیں، اللہ تم پر رحم فرمائے، جان لو کہ میں نے اس رسالے کو دو حصوں اور دو بابوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور اس سے غرض معاندین پر اتمام حجت کرنا ہے۔ اور میں نے اسے آنسوؤں کے پانی اور دل کی حرارت سے تحریر کیا ہے اور بندوں کے رب پر توکل کرتے ہوئے اسے ایک خاتمہ پر ختم کیا ہے۔☆

استفتاء کا پہلا باب

اے اسلام کے علماء اور مخلوق میں سے بہترین وجود (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت کے فقہاء! مجھے ایک ایسے شخص کے بارہ میں فتویٰ دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے شفیق اور مہربان رسول پر ایمان لاتا ہے۔

☆ ہم نے اس رسالہ کو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ساتھ شامل کیا ہے اور اسے اس کتاب کا ضمیمہ بنایا ہے اور ہم نے اس کے کچھ نسخے الگ بھی شائع کئے ہیں۔

وأرى اللّٰـه له أمورًا خارقةً للعادةِ، وأظهـر الآياتِ المُنيرةَ وعجائب النُصرة.

وظهـر فـی زمـنٍ هـو من الدّين كـالـعُـريان، وعلى صدر الإسلام كـالسِّـنانِ، وعلماءُ الوقت كَرجُلٍ رِجُـــلاه تتـخـاذلان، وخـرج الـقساقسة فيه كبطل له سهُمانِ: سهـم يـذلّـقـونـه ليجرّحُوا به ملّة الإسـلام بـالأكـاذيـب وأنـواع البهتـان، وآخـر يفوّقونه ليُدخلوا بـه الـنـاس فـی أهل الصُّلبـان. وتجدونهم كذئب عاث، أو لِصٍّ ينهب الأثاث. وليس عندهم إلَّا الـنـقـول، ومـا لا تـقبلـه العقول. ولـيـس عـمـاد دينهم إلا خشب الـكـفّارة، وقـد فُتح به كلّ باب لـلـنـفـس الأمّارة. فهل أوحـش وأفُحش من هٰذه العقيدة، وأبُعد مـن قبـول الـطبـائـع السعيـدة؟

اور اللہ نے اس کے لئے خارق عادت امور دکھائے اور روشن کرنے والے نشانات اور نصرت کے عجائب ظاہر کئے۔

اور وہ ایسے زمانے میں ظاہر ہوا جو دین کے لحاظ سے ایک عریاں کی طرح ہے۔ اور اسلام کے سینے پر ایک برچھی کی طرح (پیوست) ہے۔ اور علماءِ وقت ایک ایسے شخص کی مانند ہیں جس کی دونوں ٹانگیں اس کا ساتھ نہیں دے رہیں۔ اور جس میں پادری لوگ ایک ایسے بہادر مرد کی طرح باہر نکل آئے ہیں جس کے پاس دو تیر ہیں۔ ایک تیر وہ جسے وہ اپنی فریب کاریوں اور مختلف النوع بہتانوں کے ساتھ ملت اسلام کو مجروح کرنے کیلئے تیز کرتے ہیں۔ اور دوسرا تیر وہ ہے جسے وہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کیلئے اپنی کمان پر چڑھاتے ہیں۔ تم ان (پادریوں) کو ایک تہس نہس کرنے والے تباہی پھیلانے والے بھیڑیئے کی طرح یا اثاثہ لوٹنے والے چور کی طرح پاؤ گے۔ اور ان کے پاس صرف روایات ہیں اور وہ کچھ ہے جسے عقل قبول نہیں کرتی۔ اُن کے دین کا ستون صرف کفّارے کی لکڑی ہے، اور اس سے نفسِ امّارہ کیلئے ہر دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ پھر کیا اس سے بڑھ کر کوئی وحشتناک، فحش اور سعید طبائع کیلئے انتہائی ناقابلِ قبول عقیدہ ہوسکتا ہے؟

ثم یسبّون دین اللّٰہ وخیرَ الأنام، وھٰذا أشدّ المصائب علی الإسلام. والدّین الذی قائم علی خشبٍ لا حاجة إلٰی تحقیقه، ولا یهدی العقل إلٰی تصدیقه، بل تعافه فطرة طیّبة، وتفرّ من ھٰذا الحدیث، وتُطلّق بطلاقٍ ثلاثٍ مذھبَ التثلیث. وأما صعود عیسٰی ونزوله فهو أمر یکذّبه العقل وکتاب اللّٰہ القرآن، وما هو إلّا کتَعِلَّةٍ تُنام بها الصّبیان، أو کالتماثیل التی تلعب بها الجواری والغلمان. ما قام علیه دلیل وما شهد علیه برهان. فخلاصة الکلام أنّ هذا المدّعی ظهر فی هذه الأیام، عند کثرة الفتن وکثرة البدعات وضعف الإسلام.

وما وُجد فی أحواله قبل ھٰذا الدعوٰی شیء من عادة الکذب والافتراء، لا فی زمن الشیب ولا فی زمن الفتَاء.

مزید برآں وہ (پادری) اللہ کے دین اور خیرالانام (حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کوگالیاں دیتے ہیں، اور یہ اسلام پر ایک نہایت شدید مصیبت ہے۔ اور ایسا دین جو محض ایک لکڑی پر قائم ہو اُس کی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ عقل اس کی تصدیق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بلکہ پاک فطرت اس سے نفرت کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی ہے اور تثلیث کے مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے اور رہا (حضرت) عیسٰیؑ کے صعود اور نزول کا مسئلہ تو اسے عقل اور اللہ کی کتاب قرآن جھٹلاتی ہے۔ اور وہ محض ایک لوری کی طرح ہے جس سے بچوں کو سلایا جاتا ہے یا گڑیاں ہیں جن سے لڑکیاں اور لڑکے کھیلتے ہیں۔ جس پر نہ تو کوئی دلیل قائم ہوئی ہے اور نہ کسی برہان نے اس کی گواہی دی۔ پس خلاصۂ کلام یہ کہ یہ مدّعی اس زمانے میں ظاہر ہوا جس میں فتنوں اور بدعات کی کثرت تھی اور اسلام پر ضعف طاری تھا۔

نیز اس دعویٰ سے پہلے اس کے احوال میں جھوٹ اور افترا کی کسی عادت کا شائبہ تک نہیں پایا گیا۔ نہ بڑھاپے کے زمانے میں اور نہ جوانی کے عالم میں۔

﴿۲﴾

وما وُجد فی عمله شيءٌ يخالف سنّة خير الأنبياء ، بل يؤمن بكلّ ما جاء به الرسول الكريم من الأحكام والانَباء ، وبكلّ ما ثبت من نبيّنا سيّد الأتقياء . وإنه من أُسَاة الهوىٰ، وقد أسا جُرُحَ الذنوب وداوىٰ، وجاء ليُؤسّى بين الورىٰ، ويوصل بالامّة الآخرة أممًا أولىٰ. ولو بغيتَ له الاُسْى، لوجدت فيه أُسوة المصطفىٰ، يقتدى به فی كلّ سُنن الهُدىٰ. وسعَى العدا كلّ السَّعْى وسقطوا عليه كالبلاء ، وتقصّوا أمره بكل الاستقصاء ، ليجدوا فيه نقصًا أو يَعْثِرُوا على قولٍ منه فيه مخالفة الملّة الغرّاء، وخاضوا فی سوانحه من مقتضى البغض والشحناء . فما وجدوا مع شدّة عداوتهم سبيلًا إلى القدْح والزرْى والازدراء ، ولا طريق عمل يُحمَل على الأغراض والأهواء.

اوراس کے عمل میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہو۔ بلکہ وہ ان تمام احکام اور پیش گوئیوں پر ایمان رکھتا ہے جو رسول کریمؐ لے کر آئے تھے۔اور ہراس بات پر ایمان رکھتا ہے جو تمام متقیوں کے سردار ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ثابت ہے۔اور وہ ایمان رکھتا ہے کہ آپ نفسانی خواہشات کے معالج ہیں۔آپؐ نے تمام گناہوں کے زخموں کا علاج اور مداوا کیا اور آپؐ اس لئے تشریف لائے تا کہ آپؐ تمام جہان کی اصلاح فرماویں۔ اور آخری امت کا رشتہ پہلی امتوں سے جوڑیں۔اور اگر تو اس کے اعمال کے نمونہ کا متلاشی ہے تو ضرور اُس میں مصطفیٰؐ کا اُسوہ پائے گا۔ہدایت کی تمام راہوں میں وہ آپ کی پیروی کرتا ہے۔دشمنوں نے پوری کوشش کی اور بلا کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے۔اوراس کے معاملہ کی پوری چھان بین کی تا کہ اس کے کسی ایسے قول پر اطلاع پاویں جس میں ملت بیضاء کی مخالفت ہو۔اور بمقتضائے بغض وعناد وہ اس کے سوانح کے مطالعہ میں جُت گئے لیکن اپنی شدت عداوت کے باوجود وہ جرح وقدح اور نکتہ چینی اور تحقیر کے لئے کوئی راہ نہ پا سکے۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی ایسا طریقِ کار پایا جسے خود غرضی اور خواہشات پر محمول کیا جا سکے۔

وكان فى أوّل زمنه مستورًا فى زاوية الخمول، لا يُعرف ولا يُذكر، ولا يُرجٰى منه ولا يحذرُ، ويُنكر عليه ولا يُوقَّر، ولا يُعَدّ فى أشياءٍ يُحدَّث بها بين العوام والكُبراءِ، بل يُظَنّ أنه ليس بشيءٍ، ويُعرَض عن ذكره فى مجالس العقلاء . وبشّره ربّه فى ذالك الزمن بأنّه معه وأنه اختاره، وأنه أدخله فى الأحبّاء . وأنّه سيرفع ذكره ويُعْلى شأنه ويعظّم سُلطانهٗ فيُعرَف بين النّاس، ويُذكَر فى مشارق الأرض ومغاربها بالذكر الجميل والثناء وتُشاع عظمته فى الأرض بأمر ربّ السماء ، ويُعان من حضرة الكبرياء. وتأتيه من كلّ فجٍّ عميق أَفواجٌ بعد أفواجٍ، كبحرٍ موّاجٍ، حتى يكاد أن يسأم من كثرتهم،

اوروہ (مدعی) اپنے ابتدائی زمانہ میں گوشۂ گمنامی میں مستور تھا۔ نہ وہ پہچانا جاتا تھا اور نہ اس کا ذکر ہی کیا جاتا تھا۔ اور نہ تو اس سے کوئی امید کی جاتی تھی اور نہ ہی اس سے خوف کھایا جاتا تھا۔ اور اس پر عیب لگایا جاتا اور تعظیم نہ کی جاتی۔ اور اسے ان اشیاء میں شمار نہ کیا جاتا تھا جن کا چرچا عوام اور خواص میں ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور عقل مندوں کی مجالس میں اُس کے ذکر سے اعراض کیا جاتا تھا۔ اور اس زمانہ میں اس کے رب نے اُسے بشارت دی کہ وہ اُس کے ساتھ ہے اور یہ کہ اُس نے اُسے چن لیا ہے اور اُسے (اپنے) پیاروں میں شامل کیا ہے۔ اور یہ کہ وہ ضرور اُس کے ذکر کو بلند کریگا اور اُس کی شان بہت بڑھائے گا اور اُس کو عظیم غلبہ دے گا۔ پس لوگوں میں اُسے شہرت دی جائیگی اور زمین کے مشرق و مغرب میں وہ ذکرِ جمیل اور ستائش کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اور آسمان کے ربّ کے حکم سے اُس کی عظمت تمام روئے زمین پر پھیلا دی جائیگی۔ اور حضرت کبریاء کی جناب سے اس کی مدد کی جائیگی۔ اور فوج در فوج ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح کثرت سے لوگ اس کے پاس ہر گہرے راستہ سے آئیں گے۔ قریب ہے کہ ان کی اس کثرت سے وہ اکتا جائے

﴿۳﴾

ويضيق صدره من رؤيتهم، ويروعه ما يروع العايلَ المعيّل عند كثرة العيال وحمل الاَعباء وقلّة المال.

ويفارق النّاسُ أوطانهم، ويُوطِنون قريته بما جذب الله إليه جَنانهم، فيتركون للقائه ملاقاة الرفقاء، وتتّقد لصُحبته الأكبادُ، ويرق برؤيته الفؤاد، وتحفِد فی أثره العباد، بكمال الصدق والإخلاص والصفاء، ويؤثرون له أنواع البلاء. ومنهم يكون قومٌ يقال لهم أصحاب الصفّة، يَسْكُنون فی بعض حجراته كالفقراء. تذوب أهواؤهم، وتجری قلوبهم كالماء. ترى أعينهم تفيض من الدمع بما يعرفون الحقّ وبما يرون أنوار السماء. يقولون ربّنا إنّنا سمعنا مناديًا ينادی للإيمان،

اور انہیں دیکھنے سے اس کا سینہ تنگ ہو اور (قریب ہے) کہ اُسے وہ چیز خوفزدہ کرے جو ایک نادار عیال دار کو کثرت اولاد اور ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مالی قلت کے وقت ڈراتی ہے۔

اور لوگ اپنے ہم وطنوں کو چھوڑ دیں گے اور اس کی بستی کو بوجہ اُس کشش کے جو اللہ نے اُن کے دلوں میں اس کیلئے رکھ دی ہے، اپنا وطن بنائیں گے۔ اور وہ اس کی ملاقات کی خاطر اپنے دوستوں کی ملاقات کو ترک کر دیں گے۔ اور اس کی صحبت کیلئے جگر جل رہے ہوں گے، اور اس کے دیدار سے دلوں میں رقّت پیدا ہوگی۔ اور اللہ کے بندے کمال سچائی اور اخلاص و صفا کے ساتھ اس کے پیچھے تیزی سے دوڑیں گے۔ اور اُس کی خاطر طرح طرح کے مصائب کو ترجیح دیں گے۔ اور اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اصحاب الصُفّہ کہا جائے گا۔ جو اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ اُن کی خواہشات پگھل جائیں گی اور اُن کے دل پانی کی طرح بہنے لگیں گے۔ اور اُن کے حق کو پہچاننے اور آسمانی انوار دیکھنے کے باعث تُو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھے گا۔ وہ کہیں گے، اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا۔

ویکون لذاذة ووَجْدًا شدیدًا کالعُرفاء . وبما أوجدھم اللّٰہ مطلوبھم یشکرون وتخرّ أرواحھم علی حضرة الکبریاء . وکذالک تأتی لھٰذا العبد من کلّ طرفٍ تحائفُ وھدایا وأموال وأنواع الأشیاء . ویعطیه ربّه برکةً عظیمة، ونفسًا قاھرة، وجذبًا شدیدًا، کما قُدّر له من الابتداء .فتحفد الناس إلٰی بابه والملوک یتبرّکون بثیابه ویرجع إلٰی حضرته طوائف الملوک والأمراء.وتقوم أناسٌ من کل قومٍ لعداوته، ویجاھدون من کلّ الجھة لإجاحته، ویمکرون کلّ المکر لیطفئوا نوره، ولیکتموا ظھوره، ولیحقّروا شأنه، ولیزیّفوا برھانه، أو یقتلوه، أو یصلّبوه، أو ینفوه من الأرض، أو یجعلوه کبنی الغَبراء،

اور وہ عارفوں کی طرح کمال وجد اور سرور میں روئیں گے۔ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے مطلوب سے ملا دیا وہ شکر کریں گے۔ اور ان کی روحیں آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہوں گی، اور اس طرح اُس بندۂ خدا کے لئے ہر طرف سے تحفے تحائف، اموال اور طرح طرح کی اشیاء آئیں گی۔ اور اُس کا ربّ اُسے عظیم برکت، اور غالب آنے والی روح اور شدید کشش عطا فرمائے گا جیسا کہ ابتدا ہی سے اُس کے لئے مقدّر تھا۔ لوگ اُس کے دروازے کی طرف دوڑے چلے آئیں گے اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور بادشاہوں اور اُمراء کے گروہ اُس کے دربار میں بار بار حاضر ہوں گے۔ اور ہر قوم میں سے لوگ اُس سے دُشمنی کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ہر جہت سے اُس کی بیخ کنی کے لئے کوشش کریں گے۔ اور اُس کے نور کو بجھانے کے لئے وہ ہر قسم کی منصوبہ بندی کریں گے تا کہ اُس کے نور کو بجھا دیں تا کہ اُس کے غلبہ پر پردہ ڈالیں اور اُس کی شان گھٹائیں اور اُس کی دلیل کو کھوٹا قرار دیں۔ یا اُسے قتل کر دیں یا سُولی پر لٹکا دیں یا اُسے جلا وطن کر دیں یا خاک آلود فقیر بنا دیں

أو یجرّوہ إلی الحکّام بوَشْی الکلام وبتلوینہ وتزیینہ ببعض التّھم والافتراء ، أو یؤذوہ بإیذاءٍ ھو فوق کلّ نوع الإیذاء . فیعصمہ اللّٰہ من مکائدھم بفضلٍ من السّماء ، ویُقلِّبُ مکرھم علیھم ویُخْزِیھم، فیَرْجِعُون خائبین خاسرین، کأنّھم لَیْسوا من الأحیاء . ویُتمّ اللّٰہ علیہ ما وعد من النعم والآلاء . ولن یُّخلف اللّٰہ وَعْدَہ لعبدہ ولا وعیدہ لِلاَعْداء .

﴿۴﴾

ذالک من أنباء اللّٰہ التی أُوْحِیَ إلٰی ھٰذا العبد قبل وقوعھا، وھی کُتبتُ وطُبعتُ وأشیعتُ فی البلاد وفی الأدانی والأمراء ، وأرسلتُ إلی أقوام ودیارٍ، وجُعل کلّ قوم علیھا کالشھداء . وإنھا أشیعتُ فی زمن مضٰی علیہ سِتّ وعشرون سنۃً إلٰی زمننا ھٰذا،

یا وہ چغل خوری کرتے ہوئے اُسے حکام کے پاس گھسیٹ کر لے جائیں، چغلخوری اور بات کو بعض تہمتوں اور افتراء کے ساتھ بنا سنوار کر پیش کرتے ہوئے یا اسے اذیت دیں ایسی اذیت جو ایذاء کی ہر قسم میں سے اذیت ناک ہو لیکن اس کے باوجود اللہ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان کی ناپاک تدبیروں سے محفوظ رکھے گا اور ان کی تدبیروں کو انہیں پر الٹا دے گا۔ اور انہیں رسوا کرے گا۔ جس پر وہ ناکام و نامراد لوٹیں گے ایسے طور پر کہ گویا وہ زندوں میں نہیں۔ اور جن نعمتوں اور انعاموں کا اس سے وعدہ کیا ہے اللہ اسے پورا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے اپنے وعدہ اور دشمنوں کے لئے اپنی وعید کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ان پیش خبریوں میں سے ہے جو اس بندہ کو ان کے وقوع سے پہلے ہی وحی کی گئیں۔ جنہیں ملکوں میں اور عوام اور امراء طبقہ کے لوگوں میں لکھ کر اور طبع کر کے شائع کر دیا گیا تھا اور انہیں مختلف اقوام اور ملکوں کو بھیج دیا گیا تھا۔ اور اس طرح ہر قوم کو اس کا گویا گواہ بنا دیا گیا۔ اور یہ پیش خبریاں ہمارے اس زمانہ سے چھبیس سال قبل شائع کر دی گئی تھیں۔

ولم يكنْ فی ذالک الوقت أثر من نتائجها وما عثر علٰی وقوعها أحد من أهل الآراء ، بل كان كلّ رجل يستبعد وقوعها، ويضحک عليها، ويَحسبها افتراءً، أو من قبيل حديث النفس بمقتضى الأهواء، أو من وساوس الشيطان لا من حضرة الكبرياء. وإن هٰذه الأنباء مرقومة فی البراهين الاَحْمديّة، ومندرجة فی مواضعها المتفرّقة، التی هی من تصانيف هذا العبد فی اللسان الهندية، ومَن شكّ فيها فليرجعْ إلی ذالک الكتاب، وليقرأْها بصحّة النّيّة، وليتّق اللّٰه، وليفكّرْ فی عظمة هذه الأخبار، وجلالة شأنها وعلُوّ برهانها، وبُعدها عن هٰذا الزمان، وبريقها ولمعانها. وهل لأحد قوّة أن ينبئ كمثلها من دون اِعْلام عالمِ الأشياء ؟ وإنّها أنباء كثيرة، منها ذكرْنا ومنها لم نذكر، وكفٰی هٰذا القدر للأتقياء، الذين يخافون اللّٰه، و إذا وجدوا حقًّا وجلتْ قلوبهم

اس وقت ان خبروں کے نتائج کا نام ونشان تو در کنار کوئی اہل الرائے ان کے وقوع پذیر ہونے کو ناممکن سمجھتا تھا، بلکہ ہر شخص ان پر ہنسی اڑاتا اور انہیں افتراء اور من گھڑت خیال کرتا اور بتقاضائے خواہشات نفسانی انہیں حدیث النفس کی قبیل سے تصور کرتا یا انہیں حضرت الکبریاء کی طرف سے نہیں بلکہ شیطانی وساوس سے خیال کرتا تھا۔ جب کہ یہ سب خبریں براہین احمدیہ کے متفرق مقامات میں درج شدہ ہیں۔ جو اس عاجز کی اردو تصانیف میں سے ہے اور جس شخص کو ان خبروں کے متعلق کوئی شک وشبہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کتاب (براہین احمدیہ) کی طرف رجوع کرے اور اسے صحت نیت کے ساتھ پڑھے اور خوف خدا کرے اور ان خبروں کی عظمت اور ان کی جلالت شان اور ان کے دلائل کی رفعت پر غور کرے اور اس زمانہ پر بھی کہ کتنی دیر پہلے (یہ شائع کی گئیں اور) ان کی تابانی اور چمک دمک پر غور کرے۔ کیا کسی شخص کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ تمام اشیاء کے جاننے والے خدا سے علم حاصل کئے بغیر ایسی خبریں دے سکے۔ یہ بہت سی خبریں ہیں جن میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس قدر پیش گوئیاں ان تقوٰی شعار لوگوں کے لئے کافی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جب وہ حق کو پا جائیں تو ان کے دل لرز جاتے ہیں

ولا یمرّون علیہ کالأشقیاء، ویقولون ربّنا آمنّا فاکتبنا فی عبادک المؤمنین وفی الشھداء.

ثم اعلموا، رحمکم اللّٰہ، أن زمن ھٰذہ الأنباء کان زمنًا لم یکنْ فیہ أثر من ظھورھا، ولا جلوۃ من نورھا، ولا باب إلٰی مستورھا، بل کان الأمر أمرًا مخفیًّا من الأعین والآراء، وکان ھٰذا العبد مستورًا فی زاویۃ الاختفاء، لا یعرفہ أحد إلا قلیل من الذین کانوا یعرفون أباہ فی الابتداء. ﴿۵﴾ وإن شئتم فاسألوا أھل ھٰذہ القریۃ التی تُسمّٰی قادیان، واسألوا مَن حولھا مِن قری المسلمین والمشرکین والأعداء. وفی ذالک الوقت خاطبہ اللّٰہ تعالٰی وقال: أنت منّی بمنزلۃِ توحیدی وتفریدی. فحان أن تُعان وتُعرَف بین النّاس. یأتون مِن کلّ فجٍّ عمیق. یأتیک مِن کلّ فجٍّ عمیق.

اور وہ بدبختوں کی طرح اس سے نہیں گزر جاتے اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں اپنے مومن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے۔

اور پھر تم جان لو اللہ تم پر رحم فرمائے ان خبروں کا زمانہ وہ ہے جس میں ان کے ظہور کا کوئی نشان نہ تھا نہ ان کا نور جلوہ آراء تھا اور نہ ہی ان کے مخفی امور تک کوئی دروازہ تھا۔ بلکہ یہ معاملہ لوگوں کی آنکھوں اور خیالات سے مخفی تھا اور یہ بندہ گوشۂ گمنامی میں مستور تھا۔ اسے صرف وہ تھوڑے سے لوگ جانتے تھے جو ابتدا سے اس کے والد سے آشنا تھے اگر تم چاہو تو اس بستی کے رہنے والوں سے جس کا نام قادیان ہے اور اس کے اردگرد مسلمانوں، مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں کے رہنے والوں سے بھی پوچھ لو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہوا اور فرمایا تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے، گہرے ہو جائیں۔

ینصرک رجال نوحی إلیھم من السماء. إذا جاء نصر اللّٰہ وانتھٰی أمر الزمان إلینا. ألیس ھذا بالحقّ. ولا تصعّرُ لخلق اللّٰہ، ولا تسأمُ من الناس. ووَسِّعُ مکانک للواردین من الأحبّاء. ھذہ أنباء من اللّٰہ مضٰی علیھا ستّ وعشرون سنۃ إلٰی ھٰذا الوقت من وقت الإیحاء. وإنّ فی ذالک لآیۃ للعقلاء.

ثم بعد ذالک أیّد اللّٰہ ھٰذا العبد کما کان وعدہ بأنواع الآلاء وألوان النعماء. فرجع إلیہ فوج بعد فوج من الطلباء، بأموال وتحایف وما یسّر من الأشیاء، حتّی ضاق علیھم المکان وکاد أن یسأم من کثرۃ اللقاءِ. ھناک تمّ ما قال اللّٰہ صدقا وحقّا، ومَن أوفٰی بوعدہ من حضرۃ الکبریاء؟

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا۔ تب کہا جائے گا۔ کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا اور چاہیے کہ تو مخلوق الٰہی کے ملنے کے وقت چیں بہ جبین نہ ہو اور چاہیے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا تجھ سے محبت کرنے والے آئیں گے ان کو اترنے کے لئے گنجائش ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ پیش خبریاں ہیں جن پر وحی الٰہی سے اس وقت تک چھبیس ۲۶ سال کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اور اس میں عقلمندوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے اس بندے کی تائید فرمائی جیسا کہ مختلف قسم کے انعامات اور طرح طرح کی نعمتوں کا اس کا وعدہ تھا جس کے نتیجہ میں متلاشیان حق فوج در فوج اس کے پاس اموال، تحفے اور ہر وہ چیز جو انہیں میسر تھی لے کر آئے یہاں تک کہ اب ان کے لئے جگہ تنگ ہوگئی اور قریب تھا کہ ملاقات کی کثرت کے باعث وہ اکتا جائے تا کہ جو اللہ نے فرمایا تھا وہ سچا اور حق ثابت ہو۔ اور حضرت کبریاء سے بڑھ کر اور کون وعدہ پورا کر سکتا ہے

وما استطاع عدوٌّ أن يمنع ما أراد اللّٰه من النصرة وإنزال الآلاء، حتى حلّ القدر الذی منعوه، وأُنجز الوعد الذی كذّبوه، وأُعطی ذالک العبد خطاب الخلافة من السماء. إنّ فی ذالک لآية لمن طلب الحقّ وجاء بترک البغض والشحناء. فبيِّنوا توجَروا أيّها المتّقون: أهٰذا فعل اللّٰه أو تقوُّل الإنسان الذی اجترأ علی جناية الافتراء ليُحسَب من الذين يُرسَلون؟ وهل للمتجنّين أمان من تعذيب اللّٰه فی هٰذه الدنيا أو هم يعذَّبون؟

ثم أستفتيكم مرّةً ثانية أيها المتفقّهون، فاتّقوا اللّٰه وأفتونی كرجالٍ يخافون اللّٰه ولا يظلمون. يا فتيان.. رجل قال إنی من اللّٰه، ثم باهله المنكرون، لعلهم يغلبون. فأهلكهم اللّٰه وأخزی وأبطل ما كانوا يصنعون.

اور کسی دشمن کو یہ طاقت نہ ہوئی کہ جو اللہ نے نصرت اور انعامات کے نازل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے روک سکے یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہوئی جسے انہوں نے روکنا چاہا تھا اور وہ وعدہ پورا ہو گیا جسے انہوں نے جھٹلایا تھا اور اس بندے کو آسمان سے خلافت کا خطاب دیا گیا۔ اس میں ہر اس شخص کے لئے جو حق کو تلاش کرتا ہے اور بغض و کینہ چھوڑ کر آیا ہے بہت بڑا نشان ہے۔ پس اے تقویٰ شعارو! بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی ایسے انسان کا من گھڑت کلام جس نے افترا کے گناہ پر جرأت کی ہے تا وہ رسولوں میں شمار کیا جائے۔ کیا ایسے مجرموں کے لئے اللہ کے عذاب سے اس دنیا میں کوئی امان ہے یا کہ ان کو عذاب دیا جاتا ہے۔

پھر اے فقیہو! میں تم سے دوسری مرتبہ فتویٰ طلب کرتا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایسے مردوں کی طرح مجھے فتویٰ دو جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے۔ اے جوانو! ایک شخص جس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے ہوں۔ پھر اس کے منکرین نے اُس سے مباہلہ کیا تا شاید وہ غالب ہو جائیں لیکن اللہ نے انہیں ہلاک اور رسوا کیا اور ان کی تدابیر کو باطل کر دیا

﴿۶﴾

وإن شئتم فاقْرؤوا فی ھٰذا الکتاب قصصھم، وما صنع اللّٰہ بھم، ألیس ذالک حجّة علی قومٍ ینکرون؟☆

اور اگر تم چاہو تو اس کتاب میں ان کے واقعات اور جو اللہ نے ان سے سلوک روا رکھا ہے اسے پڑھو (اور سوچو کہ) کہ کیا یہ منکروں پر اتمام حجت نہیں؟☆

☆ الذین باھَلوا وماتوا بعد المباھلة منھم الرجل المسمّی بالمولوی غلام دستکیر القصوری، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی چراغ الدین الجمونی، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی عبد الرحمن محی الدین اللکوکی، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی إسماعیل العلی گرھی، ومنھم الرجل المسمّی بفقیر مرزا الدوالمیالی، ومنھم الرجل المسمّی بلیکرام الفشاوری، وکذلک رجال آخرون. أکثرھم ماتوا، وبعضھم رُدّوا إلی حیاة الخزی وقَطْعِ النسل ومعیشةٍ ضَنْکٍ، وقد فصّلنا ذکرھم فی کتابنا ”حقیقة الوحی“، وھٰذا خلاصة الذکر لقوم یطلبون. ومنھم رجل مات فی ھذا الشھر.. أعنی ذا القعدة، وکان اسمہ سعد اللّٰہ، ولکن کان بعیدًا من السعادة. وکنتُ أُخبِرتُ بأنّہ یموت قبل موتی بالخزی والحرمان، ویقطع اللّٰہ نسلَہ، فکذالک مات بالخیبة والخسران. ھٰذا جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ویکفرون برسلہ بالظلم والعدوان. منہ

☆ جن لوگوں نے مباہلہ کیا اور مباہلے کے بعد وہ ہلاک ہوگئے انہیں میں سے ایک شخص مسمی غلام دستگیر قصوری ہے۔ اسی طرح ان میں سے مولوی چراغ دین جمونی اور ایک اور شخص مولوی عبدالرحمان محی الدین لکھو کے ہے اور ایک اور شخص مولوی اسماعیل علی گڑھی اور مولوی فقیر مرزا دوالمیالی اور لیکھرام پشاوری ہے۔ اس طرح بہت سے اور لوگ ہیں۔ جن میں اکثر تو مر گئے اور ان میں سے بعض رسوائی اور بعض نسل کے انقطاع اور عسرت کی زندگی کی طرف لوٹا دیئے گئے ہم نے ان کا تفصیلی ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کر دیا ہے اور یہ خلاصۂ ذکر ہے ان لوگوں کے لئے جو طالب حق ہیں۔ اور ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اس ماہ یعنی ذوالقعدہ میں مرا اور اس کا نام سعد اللہ تھا لیکن اسکا سعادت سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور مجھے خبر دی گئی تھی کہ وہ میری وفات سے قبل رسوائی اور محرومی سے مرے گا اور اللہ اس کی نسل منقطع کردے گا۔ چنانچہ وہ اسی طرح ناکام و نامراد مرا۔ یہ جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ سے جنگ کرتے اور ظلم اور زیادتی سے اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ منہ

واللّٰـه نصره فی كلّ موطن، وجعله غالبًا على أعدائه، وأنبأ به قبل وقوعه، أليس ذالك آية على صدقه أيها العاقلون؟ أتجوّز عقولكم أن القدّوس الذی لا يرضى إلّا بالصالحات، ولا يقرّب أحدًا إلّا بالحسنات، هو يحب رجلًا فاسقًا مفتريًا، ويمهّله إلى عمرٍ أزْيَدَ من عمر نبيّنا عليه السلام، ويعادی من عاداه ويوالی من والاه، وينزل له آياتٍ، ويكرمه بتأييداتٍ، وينصره بمعجزات، ويخصّه ببركات، ويظفره فی كل موطن على أعدائه، ويعصمه من مواضع المضرّات، ومواقع المعرّات، ويُهلك ويخزی من باهله بسخطٍ من عنده، ويتجالد له، فيقتل عدوّه بسيف من السماوات، مع أنه يعلم أنه يفتری على اللّٰه، ثم مع الافتراء يعرض على الناس تلك المفتريات،

اللہ نے ہر معرکہ میں اس کی مدد فرمائی اور اسے اس کے دشمنوں پر غالب کیا اور قبل از وقوع اس کی خبر دی تو پھر اے عقلمندو! کیا یہ اس کی صداقت کا نشان نہیں؟ کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ وہ خدائے قدوس جو صرف اور صرف نیکوں کو پسند فرماتا اور محض نیکیوں کی وجہ سے کسی کو اپنا مقرب بناتا ہے وہ کسی فاسق اور مفتری شخص سے پیار کرے اور ہمارے نبی علیہ السلام کی عمر سے بھی زیادہ اسے عمر دے۔ اور اس سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی اور اس سے دوستی رکھنے والوں سے دوستی کرے اور اس کے لئے نشانات نازل کرے۔ اور اسے تائیدات سے سرفراز کرے اور معجزات کے ساتھ اس کی مدد فرمائے۔ اور اپنی برکات سے اسے مخصوص کرے اور ہر میدان میں اس کے دشمنوں کے خلاف اسے فتح یاب کرے اور نقصان پہنچانے والی جگہوں اور تکالیف کے موقعوں سے اسے محفوظ رکھے اور جو شخص اس سے مباہلہ کرے وہ اسے اپنی ناراضگی سے ہلاک یا رسوا کرے اور اس کی خاطر شمشیر زن ہو کر آسمانی تلوار سے اس کے دشمن کو قتل کرے، باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور پھر اس افتراء کے ساتھ ساتھ وہ ان من گھڑت باتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے

لیضلّ الذین لا یعلمون. فما رأیکم فی ھٰذا الرجل.. أنصرہ اللّٰہ مع افترائہ، أو ھو من عند اللّٰہ ومن الذین یصدقون؟ وھل ینجو المتحلّمون الذین یقولون أُوحی إلینا وما أوحی إلیھم شیء، وإنْ ھم إلّا یکذبون؟

ثم أستفتیکم مرّۃً ثالثۃ أیھا العالمون.. انّ ھٰذا الرجل الذی سمعتم ذکرہ وذکر ما منّ اللّٰہ علیہ.. قد أعطاہ اللّٰہ آیات أُخری دون ذالک لعلّ الناس یعرفون. منھا أن الشّھب الثواقب انقضّتُ لہ مرّتان، وشھد علی صدقہ القمران، إذا انخسفا فی رمضان، وقد أخبر بہ القرآن، إذ ذکرھما فی علامات آخر الزمان، ثم الحدیث فصّل ما کان مجملًا فی الفرقان، وقد أنبأ اللّٰہ بھما ھذا العبد کما ھی مسطورۃ فی”البراھین“ قبل ظھورھا

تا کہ وہ علم نہ رکھنے والوں کو گمراہ کرے۔ تمہاری اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے۔ کیا اللہ نے اس کے افتراء کے باوجود اس کی مدد کی ہے۔ یا کہ وہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو صادق ہیں اور کیا جھوٹے خواب بین نجات پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ ان کو کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور وہ تو سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر اے عالمو! میں تم سے تیسری دفعہ فتویٰ مانگتا ہوں کہ یہ شخص جس کا تم نے ذکر سنا اور ان احسانوں کا بھی ذکر سنا جو اللہ نے اس پر کئے۔ اسے اللہ نے ان کے علاوہ اور بھی کئی نشان عطا کئے تا کہ لوگ اسے پہچان سکیں۔ ان نشانوں میں سے ایک نشان شہب ثاقب ہیں جو اس کی تائید میں دو دفعہ ٹوٹ کر گرے۔ اور اس کی صداقت پر چاند اور سورج نے گواہی دی۔ جب انہیں رمضان میں گرہن لگا اور اس کی قرآن نے بھی خبر دی تھی جب اس نے آخری زمانے کی علامات میں ان دونوں کا ذکر کیا۔ پھر حدیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قرآن میں مجمل طور پر تھا۔ یقیناً اللہ نے ان دونوں نشانات کی اطلاع اس بندہ کو بھی دی جیسا کہ براہین احمدیہ میں بھی ان کے ظہور سے پہلے لکھا ہوا ہے۔

یا فتیان، إنّ فی ذالک لآیة لمن کانت لہ عینان. فبیِّنوا توجَروا.. أھذا فعل اللّٰہ أو تقوُّل الإنسان؟

ومنھا أن اللّٰہ أخبرہ بزلازل عظمٰی فی الآفاق وفی ھٰذہ الدیار، قبل ظھورھا وقبل الآثار. فسمعتم ما وقع فی ھٰذا المُلک وفی الأقطار، وتعلمون کیف نزلتْ غیاھب ھٰذہ الحوادث علی نوع الإنسان، حتّی إن الشمس طلعتْ علی العمران، وغربتْ وھی خاویة علٰی عروشھا، وسقطت السقوف علی السُّکّان، ومُلئت البیوت من الموتٰی والأشجان. وانتقل المجالس من القصور إلی القبور، ومن المحافل إلی الطبق السافل، وظھر أنّ ھذہ الحیاة لیست إلّا کالزُّور، أو کحباب البحور. والذین بقوا منھم کوَی الجزع قلوبَھم، وشقّت الفجیعة جیوبھم، ﴿۷﴾

اے عزیزو! یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ پس صاف صاف بیان کرو تا تم اجر پاؤ۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کی بناوٹی باتیں؟

اور منجملہ ان نشانات کے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کو دور دراز علاقوں اور اس ملک میں عظیم زلزلوں کی ان کے ظہور اور آثار سے بھی پہلے خبر دی۔ سو تم سن چکے ہو جو (زلازل) اس ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں وقوع پذیر ہوئے اور تم جانتے ہو کہ بنی نوع انسان پر ان حوادث کی شدید تاریکیاں اس طرح نازل ہوئیں کہ سورج طلوع تو آبادیوں پر ہوا لیکن غروب اس حالت میں ہوا کہ وہ آبادیاں اپنی چھتوں کے بل گر چکی تھیں۔ اور چھتیں اپنے مکینوں پر گری ہوئی تھیں اور گھر مُردوں اور غموں سے بھرے پڑے تھے اور مجالس محلات سے قبروں میں منتقل ہو گئیں۔ اور محفلیں زیر زمین چلی گئیں اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ زندگی محض ایک فریب کی طرح ہے یا پھر سمندروں کے بلبلوں کی طرح۔ اور جو ان میں سے بچ گئے تو ان کے دلوں کو بے چینی نے داغ دیا اور صدمہ نے ان کے گریبان چاک کر دیئے

وانهدمتْ مقاصرهم التی کانوا یتنافسون فی نزولها، ویتغایرون فی حلولها. وما انقطعتْ سلسلة الزلازل وما ختمتْ، بل التی یُنتظر وقوعها هی أشدّ ممّا وقعتْ. إنّ فی ذالک لتبصرة لقومٍ یتّقون. فبیّنوا تُوجروا أیّها المقسطون.. أهذه آیات اللّٰہ أو من أمور تنحتها المفتعلون؟ إنما المؤمنون رجالٌ إذا نطقوا صدقوا، وإذا حُکِّموا عدلوا ولا یظلمون. والذین یخافون الخلق کخوف اللّٰہ ویُخفون الحقّ کأنّ الحق تجدَع آنافَهم، أو هم یُسجنون.. أولئک إناث فی حلل الرجال، وکَفَرة فی حلل الذین هم یؤمنون.

ومنها أن اللّٰہ أخبر هذا العبد بظهور **الطاعون** فی هذه الدیار، بل فی جمیع الأعطاف والأقطار، وقال: الأمراض تشاع والنفوس تضاع ، فرأیتم افتراس الطاعون کما تفترس السّباع،

اور ان کے وہ محلات منہدم ہوگئے جن میں اترنے کیلئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور ان میں ٹھہرنے پر غیرت کا اظہار کرتے تھے۔اور زلزلوں کا یہ سلسلہ نہ منقطع ہوا، نہ ختم ہوا بلکہ جس زلزلہ کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ گزشتہ زلازل سے شدید ہوگا،اس میں متقی قوم کے لئے ایک راہنمائی ہے۔پس اے منصفو! صاف صاف بیان کروتا تم اجر دئے جاؤ۔کیا یہ اللہ کے نشانات ہیں یا ایسے امور میں سے ہیں جنہیں جعل ساز گھڑتے ہیں۔مومن وہ مرد ہوتے ہیں کہ جب وہ بولتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور جب انہیں حاکم بنایا جاتا ہے تو عدل کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے لیکن وہ لوگ جو مخلوق سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور حق کو چھپاتے ہیں گویا حق ان کی ناک کاٹ رہا ہے یا انہیں قید کیا جارہا ہے۔یہ مردوں کے لباس میں عورتیں اور مومنوں کے لبادہ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس بندہ کو نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام اطراف وجوانب میں طاعون ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا:۔’’بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہونگی۔‘‘ پس تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیا ہے جس طرح درندے چیر پھاڑ کرتے ہیں۔

وعاينتم كيف صال الطاعون
على هٰذه البلاد، وشاهدتم كيف
كثر المنايا فى العباد، وإلٰى هٰذا
الوقت يصول كما يصول
الوحوش، ويجول كلّ يوم
وينوش، وفى كلّ سنةٍ يُرى
صورته أوحشَ من سنة أولٰى، ثم
وقعتُ علٰى آثاره الزلازل
العُظمٰى. وتلك الأنباء كلّها
أُشيعتُ قبل ظهورها إلى البلاد
القصوىٰ. إنّ فى ذالك لآية لمن
يرىٰ. وأخبره الله بزلزلة أُخرىٰ
وهى كالقيامة الكُبرىٰ، فلا نعلم
ما يظهر اللّٰه بعدها، إن فى
ذالک لمقامَ خوفٍ لأُولى
النُّهٰى. فبيّنوا توجروا يا فتيان.
أهٰذا فعلُ اللّٰه أَوْ تقوّل الإنسان؟ ﴿٨﴾
وإنّ اللّٰه قدّر المنايا والعطايا
لهٰذا الزمان. فالذين آمنوا ولم
يلبسوا إيمانهم بظلم أولئك
سيُعطَون من عطايا الرحمٰن،

اورتم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس ملک پر کیسا
حملہ کیا اورتم نے مشاہدہ کیا کہ لوگوں میں کس کثرت
سے اموات ہوئیں۔ اور اس وقت تک طاعون
وحشی جانوروں کی طرح حملہ کر رہی ہے۔اور ہر روز
چکر لگا کر (لوگوں کو) گرفت میں لیتی ہے، اور
ہر سال گزشتہ سال کی نسبت طاعون اپنی صورت
زیادہ وحشتناک دکھائی دیتی ہے۔پھر اس کے پیچھے
بڑے بڑے زلزلے وقوع پذیر ہوئے اور یہ تمام
پیشگوئیاں اپنے ظہور سے پہلے دور دراز علاقوں
میں شائع کر دی گئی تھیں۔اس میں یقیناً ہر دیکھنے
والے کے لئے بڑا نشان ہے۔اور اللہ نے اسے
ایک اور زلزلے کی خبر دی ہے جو قیامت کبریٰ کا
نمونہ ہوگا۔اور ہم نہیں جانتے کہ اس کے بعد اللہ
کیا ظاہر فرمائے گا۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے
لئے مقام خوف ہے۔ پس اے جوانو! صاف
صاف بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔کیا یہ اللہ کا
فعل ہے یا کسی انسان کا خودساختہ کلام؟
اور یقیناً اللہ نے اس زمانے کے لئے موتیں
اور انعامات مقدر کر رکھے ہیں۔پس جو لوگ
ایمان لائے اور ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں
ملایا انہیں رحمان خدا کی عنایات دی جائیں گی

والذين ما تابوا وما استغفروا وما أدّاهم إلٰى هذا العبد تقوى القلوب وخِيفةُ ما نزل على البلدان، وعلوا علوّا كبيرا، وتمايلوا علٰى دنياهم كالسّكُران، أولئک يذوقون المنايا الكثيرة بما كانوا يعتدون فى العصيان. تسقط السماء على رؤوسهم، وتنشقّ الأرض تحت أقدامهم، وترى كلّ نفس جزاء ها، هناک يتمّ ما وعد اللّٰه الدّيّان.

وآية له أن اللّٰه بشّره بأنّ الطاعون لا يدخل داره، وأنّ الزلازل لا تهلكه وأنصاره، ويدفع اللّٰه عن بيته شرّهما، ولا يخرج سهمهما عن الكنانة ولا يرمى، ولا يريش ولا يبرى، وكذالک وقع بفضل اللّٰه ربّ العالمين. وإنّ هٰذا العبد ومن معه يعيشون برحمته آمنين، لا يسمعون حسيسه وحُفظوا من فزع وأنين.

اور جن لوگوں نے نہ تو توبہ کی اور نہ استغفار کیا اور نہ ہی ان کے دلوں کا تقویٰ اور علاقوں پر نازل ہونے والے مصائب کا خوف انہیں اس بندہ تک لے آیا اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی اور نشہ بازوں کی طرح دنیا پر جھکے رہے یہی لوگ کثیر موتوں کا مزا چکھیں گے کیونکہ وہ عصیان میں حد سے گزر گئے۔ آسمان ان کے سروں پر گرے گا۔ اور زمین ان کے قدموں کے نیچے سے پھٹ جائے گی۔ اور ہر شخص اپنی جزا لے گا۔ اس وقت جزا سزا کے مالک اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔

اور اس کے لئے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے یہ بشارت دی ہے کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہوگی اور زلزلے اسے اور اس کے انصار کو ہلاک نہیں کرینگے۔ اور اللہ اس کے گھر سے ان دونوں کے شر کو دور رکھے گا۔ اور وہ ان دونوں کے تیر ترکش سے نہیں نکالے گا۔ اور نہ چلائے گا۔ اور نہ ہی ان کو پر لگائے گا اور نہ ہی تراشے گا۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی وقوع پذیر ہوا اور یہ بندہ اور اس کے ساتھی اس کی رحمت کے طفیل امن سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ان زلزلوں اور طاعون کی آہٹ تک نہیں سنتے۔ اور وہ گھبراہٹ اور چیخ وپکار سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔

وترون الطاعون کیف یعیث فی دیارنا ھٰذہ والأقطار والآفاق، ویطوف فی السّکک والأسواق، وکذالک الزلازل لا تستأذن أھلَ دار، ولا تستفتی عند إھلاکٍ وإضرارٍ، وصُبّتْ مصائبھا علی دیار. وقد ھلکتْ نفوس کثیرۃ بالطاعون فی قریۃ ھٰذا العبد من یمین الدار ویسارھا، وصار طُعُمتَہ کثیر من الناس من قربھا وجوارھا، وما ماتتْ فی دارہ فأرۃ فضلًا عن الإنسان. إن فی ذالک لآیۃ لمن کانت لہ عینان. وواللّٰہ إن تعدّوا آیاتٍ نزلتْ لھٰذا العبد لن تستطیعوا أن تُحصُوھا، وقد صُفّف لہ ألوان نعم ما رآھا الخلق وما ذاقوھا. إنّ فی ذالک لسلطان واضح لقوم یتفکّرون، الذین لا یسارعون للتکذیب ویتدبّرون.

جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے اس علاقے اور (دیگر) اطراف واکناف میں تباہی پھیلا رہی ہے اور گلی کوچوں اور بازاروں میں چکر لگا رہی ہے۔ اور اسی طرح زلزلے ہیں کہ آتے وقت گھر والوں سے اجازت نہیں لیتے۔ اور نہ ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت فتویٰ پوچھتے ہیں۔ اور ملک پر ان زلزلوں کی مصیبتیں پڑی ہوئی ہیں۔ اس بندہ کی بستی میں اس کے گھر کے دائیں بائیں اور اس گھر کے قرب و جوار میں بہت سے لوگ طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ اس کے گھر میں انسان تو درکنار ایک چوہیا تک نہیں مری۔ یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے جس کی دو آنکھیں ہوں ایک بڑا نشان ہے۔ اور بخدا اگر تم ان نشانوں کا شمار کرو جو اس بندہ کی تائید کے لئے آسمان سے نازل ہوئے ہیں تو ہرگز شمار نہ کرسکو گے۔ اور اس بندہ کے لئے ایسی رنگا رنگ کی نعمتیں آراستہ کی گئیں ہیں۔ جنہیں نہ تو خلقِ خدا نے دیکھا اور نہ انہیں چکھا۔ یقیناً اس میں ایک واضح دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور تکذیب میں جلدی نہیں کرتے اور تدبّر کرتے ہیں۔

وآية لـه أن اللّٰـه يسمع دعاءه ولا يضيع بُكاءه، وقد كتبْنا فى كتابنا حقيقة الوحى كثيرا من نموذج استجابة الدعوات، وما فضّل اللّٰه عليه عند إقباله على ربّه بالتضرّعات، فلا حاجة أن نعيدها، فليرجعْ إليها من كان أسيرا فى الشبهات.

وآية لـه أن اللّٰه أفصحَ كلماتِه من لدنه فى العربية، مع التزام الحقّ والحكمة، وأنه ليس من العرب، وما كان عارفًا بلسانهم كما هو حقّ المعرفة، وما تصفّح دواوين الكتب الأدبية، وليس من الذين أُرضعوا ثدْىَ الفصاحة، ومع ذالک ما أمكن لبشر أن يبارزه فى هٰذه المَلْحمة، بل ما قربوه من خوف الذلة. وهٰذه شربةٌ ما تحسّاها أحدٌ من الناس، بل سقاها ربّه فشرب من أيدى ربّ الأناس.

اور ایک اور نشان اس کے لئے یہ ہے کہ اللہ اس کی دعا سنتا ہے اور اس کی گریہ وزاری ضائع نہیں کرتا۔ اور ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے نمونے تحریر کر دئے ہیں۔ نیز اپنے رب کے حضور تضرعات سے توجہ کرنے کے وقت اس بندہ پر جو اللہ نے فضل فرمایا اسے بھی (لکھا ہے)۔ لہٰذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں پس جو کوئی اسیر شبہات ہو، اسے چاہیئے کہ اس (کتاب حقیقۃ الوحی) کی طرف رجوع کرے۔ ﴿۹﴾

اور ایک نشان اس کے لئے یہ بھی ہے کہ اللہ نے اپنی جناب سے اس کے کلمات کو عربی زبان میں حق وحکمت کے التزام کے ساتھ فصاحت بخشی ہے۔ ہر چند کہ وہ عرب نہیں اور نہ ہی اسے ان کی زبان سے کما حقہ شناسائی تھی۔ اور نہ ہی اس نے ادبی کتب کے مجموعوں کی ورق گردانی کی تھی۔ اور نہ ہی وہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہیں فصاحت کی چھاتیوں سے دودھ پلایا گیا ہو۔ لیکن پھر بھی کسی انسان کے لئے ممکن نہ ہوا کہ وہ اس میدان کارزار میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ بلکہ وہ ذلت کے خوف سے اس کے قریب تک نہیں پھٹکے اور یہ فصاحت خداداد وہ شربت ہے جس کا لوگوں میں سے کسی نے گھونٹ تک نہیں پیا تھا۔ بلکہ وہ اس کے رب نے اسے پلایا تو اس نے انسانوں کے رب کے ہاتھوں سے پیا۔

فأين تذهبون ولا تفكّرون ولا تتّقون؟ أتقولون شاعرٌ؟ وإن الشعراء لا ينطقون إلّا بلغوٍ، وهم في كلّ وادٍ يهيمون. أرأيتم شاعرًا لا يترك الحقّ والحقايق، ولا يقول إلّا المعارف والدقايق، ولا ينطق إلا بحكمة، ولا يتكلّم إلا بنكاتٍ مملوّةٍ من معرفة؟ بل الشعراء يتفوّهون كالذين يهذرون، أو كالمجانين الذين يهجُرون. وتجدون هٰذا الكلام مملوًّا من النكات الروحانية، والمعارف الربّانية، مع أنّه ألطف صنعًا، وأرق نسجًا، وأشرف لفظًا، ولا تجدون فيه شيئًاهوخارج من المقصد.ما لكم لا تفكّرون؟ ووالله إنّه ظِلٌّ فصاحة القرآن، ليكون آيةً لقوم يتدبّرون. أتقولون سارق؟ فأْتوا بصفحات مسروقة كمثلها في التزام الحقّ والحكمة إن كنتم تصدقون.

پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ نہ سوچ بچار کرتے ہو اور نہ تقویٰ سے کام لیتے ہو، کیا تم یہ کہتے ہو کہ یہ شاعر ہے حالانکہ شاعر لوگ تو صرف لغو باتیں کرتے ہیں اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی کوئی ایسا شاعر دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق (کا دامن) نہیں چھوڑتا اور صرف معارف ودقائق کی بات کرتا ہے اور کلیۃً حکمت کی گفتگو کرتا ہے اور صرف اور صرف ایسا کلام کرتا ہے جو معرفت کے نکات سے پُر ہو۔ بلکہ شعراء تو واھیات باتیں کرنے والوں کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ یا مجنونوں کی طرح ہیں جو بے مقصد باتیں کرتے ہیں۔ جبکہ تم میرے اس کلام کو روحانی نکات اور ربّانی معارف سے لبریز پاؤ گے۔ مزید برآں (یہ کلام) اپنی ساخت کے اعتبار سے بہت لطیف، بناوٹ کے لحاظ سے بڑا عمدہ اور الفاظ کے لحاظ سے بہت معیاری ہے اس میں تم کوئی بے مقصد چیز نہیں پاؤ گے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ غور وفکر نہیں کرتے ؟ اور اللہ کی قسم ! یہ کلام فصاحت قرآنی کا پرتو ہے۔ تا کہ وہ تدبر کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے تو اگر تم سچے ہو تو ان جیسے مسروقہ صفحات (ہی) پیش کرو جن میں حق وحکمت کا ایسا التزام ہو۔

وهل من أديبٍ فيكم يأتی بمثل ما أتاها؟وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا أنها آية كمثل آيات أُخریٰ لقوم ينظرون.

فخلاصة الكلام أن اللّٰه أنزل لهٰذا العبد كلّ آية، ونصره بكلّ نصرةٍ، وجمع فيه كلّ ما هو من علامات الصادقين، وأمارات المرسلين. وأدّبه فأحسن تأديبه بمكارم الأخلاق وتوفيق الصالحات، ووضَعه تحت سنّته التی جرتْ لجميع الأنبياء ، فمن صال عليه فقد صال علی جميعهم وعلی كلّ من جاء من حضرة الكبرياء . ثم مع ذالک وهب له اللّٰه وثوقًا بعصمته لدی الأهوال، واستقامةً وتثبّتًا فی جميع الأحوال، ونصره عند مكر الماكرين، ودفَع عنه شرَّ أهل الشرّ، وضرَّ أهل الضرّ، وكرَّ أهل الكرّ، ورزقه الفرج بعد ا لشدّة، والظلّ بعد الحرّ.

کیاتم میں کوئی ایسا ادیب ہے جوایسا کلام پیش کر سکے جیسا اس نے پیش کیا ہے۔ اگرتم ایسا نہ کرسکو اورتم ہرگز ایسانہیں کرسکو گے تو پھر جان لو کہ یہ کلام اہل نظر کے لئے دوسرے نشانوں کی طرح ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ نے اپنے اس بندے کے لئے ہرنشان نازل فرمایا اوراس کی ہرطرح کی نصرت فرمائی اوراس میں صادقوں کی تمام علامات اور مرسَلوں کی تمام نشانیاں جمع کر دیں۔اور کریمانہ اخلاق سکھا کراورنیک اعمال کی توفیق دے کراس کی بہترین تربیت فرمائی اور اسے اپنی اس سنت کے نیچے رکھا جو تمام انبیاء کے لئے جاری ہے۔لہٰذا جس نے اس پر حملہ کیا، اس نے ان سب انبیاء پراور ہر اس شخص پرحملہ کیا جوحضرت کبریاء کی طرف سے آیا۔ پھرمزید برآں یہ کہ اللہ نے اسے خطرات کے وقت پراس کی حفاظت کا یقین دلایا اور تمام حالتوں میں استقامت اورثبات قدمی بخشی
﴿۱۰﴾ اوراس کے خلاف سازش کرنیوالوں کی سازش کے وقت اس کی مدد فرمائی اورشریروں کے شر،اورضرر پہنچانے والوں کےضرراورحملہ آوروں کےحملہ سے اس کا دفاع کیاااوراسے تنگی کے بعد فراخی اور گرمی کے بعد سایہ عطا فرمایا ،

ففکّروا یا معشر المتّقین.. هل یجوّز العقل أن یُنعم الربّ القدوس بهٰذه الإنعامات، ویؤیّد بهٰذه التأییدات رجلًا یعلم أنه من المفترین؟ وهل یوجد فیه نصّ أو قول ربّ العالمین؟ وهل تجدون نظیره فی العالمین؟

وهل یجزم العقل باجتماع هٰذه الأمور کلّها فی کذّاب یتقوّل علی اللّٰه فی الصباح والمساء، ولا یتوب من افترائه بترک الحیاء؟ ثم یمهله اللّٰه ستًّا وعشرین سنة، ویُظهره علی غیبه، وینصره من کلّ جهة، وفی کلّ مباهلة علی الأعداء؟ کلَّا.. بل هی کلمة لا یؤمن قائلها بأحکم الحاکمین. أَلا إنّ لعنة اللّٰه علٰی قوم یفترون علی اللّٰه، وعلی الذین یکذّبون رسل اللّٰه، وقد رأوا آیات صدقهم، ثم کفروا بما رأوا وهم یعلمون. أَلا یرون أنّ الکاذب لا یُنصَر کالصادق،

پس اے متقیوں کی جماعت! غور کرو کیا کوئی عقل سلیم یہ جائز قرار دیتی ہے کہ رب قدوس کسی ایسے شخص کو جسے وہ مفتری جانتا ہو ایسے انعامات سے اسے سرفراز اور ایسی تائیدات سے اسے مؤید فرمائے؟ اور کیا اس بارہ میں کوئی ایسی نص یا رب العالمین کا کوئی قول موجود ہے اور کیا تم اس کائنات میں اس کی کوئی نظیر پاتے ہو؟

اور کیا عقل یہ قطعی فیصلہ کرسکتی ہے کہ یہ تمام باتیں ایک کذّاب میں جمع ہوں جو صبح وشام اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔ اور بے حیا ہو کر اپنے اس افتراء سے توبہ نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی اللہ اسے چھبیس سال تک مہلت دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر غالب کرتا ہے۔ اور ہر جہت سے اور دشمنوں کے مقابل پر مباہلہ میں اس کی مدد کرتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ اسے کہنے والا احکم الحاکمین خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ خوب سن رکھو کہ اللہ کی لعنت ایسے لوگوں پر ہے جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر ہے جو اللہ کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کے صدق کے نشان دیکھے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے انہوں نے اپنے اُن دیکھے ہوئے نشانوں کا انکار کیا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ کاذب کی صادق کی طرح نصرت نہیں کی جاتی۔

ولو نُصر لاشتبه الأمر واختلط الحقّ بالباطل، ولا يبقى الفرق بين الذين يوحى إليهم من الله وبين الذين هم يفترون. ألا لعنة اللّٰه على من افترى على الله أو كذّب الصادقين. وكلّ من كذّب الصادق أو افترى جمَعهم اللّٰه فی نارٍ أعدّتْ لهم وليسوا منها بخارجين. قُلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِي الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّيۡنَ. قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ[1] وقال المكذّبون مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمۡ مِّنَ الۡاَشۡرَارِ[2] ونعدّهم من المفترين. فيومئذ يخبرهم اللّٰه بأنهم فی الجنّة وأنّكم فی السعير خالدين. هناک يصدّقون رُسُلَ الله تحت أنياب جهنّم، فيا حسرةً على المكذّبين!

اگر اس کی نصرت کی جاتی تو معاملہ مشتبہ ہو جاتا اور حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا۔ اور ان لوگوں کے درمیان جنہیں اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اور ان میں جو افتراء کرتے ہیں کوئی فرق باقی نہ رہتا۔ سنو اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جس نے اللہ پر افتراء کیا یا صادقوں کی تکذیب کی اور ہر وہ شخص جس نے صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ انہیں اس آگ میں اکٹھا کرے گا۔ جو ان کے لئے تیار کی گئی ہے اور جس سے وہ باہر نہیں نکل سکیں گے۔ اللہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے۔؟ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے پوچھ۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔ اور تکذیب کرنے والے کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا کرتے تھے اور جنہیں ہم مفتریوں میں شمار کرتے تھے۔ پس اس دن اللہ انہیں یہ بتائے گا کہ وہ تو جنت میں ہیں اور تم بھڑکتی ہوئی جہنم میں ایک عرصہ دراز تک رہو گے۔ وہاں وہ جہنم کی کچلیوں کے نیچے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کریں گے۔ پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

[1] المؤمنون:۱۱۳تا۱۱۵ [2] صٓ:۶۳

وإذا قيل لهم تعالوا إلى كتاب اللّٰه يفتَحُ بيننا وبينكم،قالوا بل نتّبع كبراء نا الأوّلين. وتركوا صحف اللّٰه وراء ظهورهم، وتراهم على غيرها عاكفين. يفرّون من الذى أُرسل إليهم، وهو الحَكَم من الله، والله يشهد علٰى صدقهٖ وهو خير الشاهدين. وقد جاء على رأس المائة، وأنزل اللّٰه له آياتٍ تشفى العليل، وتقصر القال والقيل. ولا تنفع الآياتُ قومًا معتدين.

وإنه جاء فى وقت الضرورة، وعند مصيبةٍ صُبّتْ على الإسلام من أيدى الكفرة، وعند الكسوفَين الموعودين فى رمضان، يا أهل الفطنة. ودعا إلى الحق علٰى وجه البصيرة، وأُيّد بكلّ ما يؤيَّد به أهل الاجتباء والخُلّة. واقتضى الزمان أن يجىء، ويبكّت الكفارَ، ويهدم ما عمروه،

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب کی طرف آؤ کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہم تو اپنے گزشتہ بزرگوں کی پیروی کریں گے۔ دراصل انہوں نے اللہ کے صحیفوں کو اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دوسرے (صحیفوں) پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ اس سے دور بھاگتے ہیں جو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے حَکَم ہے۔ اور اللہ اس کے صدق کی گواہی دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ ہے۔ اور وہ صدی کے سر پر آیا اور اللہ نے اس کے لئے ایسے نشانات نازل فرمائے جو بیمار کو شفا دیتے ہیں اور قیل وقال کو محدود کرتے ہیں۔ اور حد سے تجاوز کرنے والی قوم کو نشانات کچھ بھی فائدہ نہیں دیتے۔ ﴿۱۱﴾

اور اے اہل دانش وہ عین ضرورت کے وقت اور کفار کے ہاتھوں اسلام پر مصیبت آن پڑنے اور رمضان میں موعودہ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر آیا ہے۔ اور اس نے علیٰ وجہ البصیرت حق کی طرف دعوت دی ہے اور ہر اس نشان سے اس کی تائید کی گئی جس سے منتخب اور محبوب بندوں کی تائید کی جاتی ہے۔ اور پھر زمانے نے بھی یہ تقاضا کیا کہ وہ آئے اور کافروں کا دلائل سے منہ بند کرے اور انکی خودساختہ عمارت کو منہدم کردے۔

فھو یدعو الزمان والزمانُ یدعوہ. ثم الذین اعتدَوا یمرّون منکرین، ویشحّذون إلی تحقیرہ الحرصَ، وینظرون إلیہ مستھزئین. ھو المسیح الموعود، وھو کاسر الصلیب ببیّناتٍ من الھُدیٰ، کما کان الصلیب کاسِرَ مسیحٍ خلا. فالآن وقت الظھیرۃ لأشعّۃ الإسلام، وأتی المسیح الموعود مُھجرًا بأمر اللّٰہ العلّام، لیظھر اللّٰہ ضیاءہ التامّ علی الأنام بعد الظلام. وقد ظھر صدقہ کالبحر إذا ماج، والسیل إذا ھاج. وکانت ھذہ الخُطّۃ مقدّرًا لہ فی آخر الزمان من اللّٰہ الرحمٰن، فظھر کما قدّر ذو الامتنان. وإنّہ نظر إلی البلاد الھندیّۃ فوجدھا مستحقّۃً لمقرّ ھٰذہ الخلافۃ، لأنھا کانت مَھْبَطَ الآدم☆ الأوّل فی بدْء الخلیقۃ

وہ زمانے کواور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔ پھر وہ لوگ جو حد سے بڑھ گئے اور اس کی تحقیر کے لئے اپنی حرص کو تیز کرتے ہیں اور اس کی طرف استہزاء کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور وہ مسیح موعود ہے اور ہدایت کے واضح دلائل سے صلیب کو توڑنے والا ہے جیسے گزشتہ مسیح ناصری کو صلیب نے توڑ ڈالا تھا۔ اب اسلام کی شعاعوں کے لئے نصف النہار کا وقت ہے۔ اور وہ مسیح موعود سب سے زیادہ علم رکھنے والے اللہ کے حکم سے عین نصف النہار کے وقت آیا تا اللہ تاریکی کے بعد مخلوق پر اس کی پوری روشنی ظاہر فرمائے چنانچہ اس کا صدق سمندر کی طرح موجزن ہے اور سیلاب کی طرح تند و تیز ہے۔ اور یہ منصوبے رحمان خدا کی طرف سے اس آخری زمانے میں اس کے لئے مقدر تھے۔ پس جیسا کہ محسن خدا نے مقدر کیا تھا وہ ظہور میں آ گئے اور اللہ نے ملک ہند پر اپنی نظر ڈالی اور اسے اس خلافت کی قرارگاہ کا مستحق پایا کیونکہ یہ (ملک) ابتدائے آفرینش میں آدم اوّل کے اترنے کی جگہ تھی۔☆

☆ إنا عرّفنا آدمَ ھٰھنا باللام، فإنہ استُعمل کالنکرۃ فی ھٰذا المقام، وھو لیس عندی من الألفاظ العبریۃ. نعم یُمکن توارُدُ اللغتین وھو کثیر فی تلک اللسانِ والعربیّۃِ، وقد بیّنّا فی کتابنا منن الرحمٰن أن العربیۃ أُمُّ الألسنۃ، وکلُّ لسانٍ خَرَجَ منہ عند مرور الزمان. منہ

☆ ہم نے یہاں لفظ آدم کو ''ال'' کے ساتھ معرفہ کیا ہے لیکن دراصل وہ اس جگہ نکرہ کی طرح ہی استعمال کیا گیا ہے اور لفظ آدم میرے نزدیک عبرانی الفاظ میں سے نہیں۔ ہاں دونوں زبانوں میں توارد ممکن ہے جو اس (عبرانی) اور عربی میں کثرت سے موجود ہے اور ہم نے منن الرحمٰن میں کھول کر بیان کیا ہے کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے اور ہر زبان مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس سے نکلی ہے۔ منہ

فبعث اللّٰه آدمَ آخرِ الزمان فی تلک
الأرض إظهارًا للمناسبة، ليوصل
الآخرَ بالأوّل ويُتمّ دائرة الدعوة كما
هو كان مقتضی الحقّ والحكمة.
فالآن استدار الزمان علٰى هيئته
كما أشار إليه خير البريّة، ووصلتْ
نقطته الأُخریٰ بنقطته الأولٰى فی
هٰذه الأرض المباركة، وطلعت
الشمس من المشرق وكذالک كان
مكتوبًا فی صحف اللّٰه المقدّسة،
ليطمئنّ بها قوم كانوا لا يرقأ دمعُهم
عند رؤية الظلمة. فظهرت المسرّة
فی وجناتهم وهم بها يفرحون. وأماطَ
اللّٰه شوکَ الشبهات من طريقهم فهم
بالسكينة يسلكون. ونُقلوا من الفلاة
إلی الجنّات، وخرجوا من الغار
المظلّم إلى أنوار ربّ الكائنات، ﴿۱۲﴾
فإذا هم يبصرون. وجاء وا من
الموامی إلى حصن الربّ الحامی،
وأُشعِلتْ فی قلوبهم مَصابيح
الإيمان، ودخلوا فی حمی
أَمْنٍ لا تقربه ذراری الشيطان.

اس لئے اللہ نے آدم آخر الزمان کو اس سرزمین (ہند) میں مبعوث فرمایا مناسبت کو ظاہر کرنے کے لئے۔ تا آخر کو اول سے ملا دے اور دعوت کے دائرہ کو مکمل کیا جائے جیسا کہ حق وحکمت کا تقاضا تھا۔ سو اب زمانہ گھوم کر اپنی شکل پر آ گیا جس کی طرف خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ اور یوں اس مبارک سرزمین (ہند) میں آخری نقطہ پہلے نقطے سے مل گیا۔ اور آفتاب مشرق سے طلوع ہو گیا اور اللہ کے پاک نوشتوں میں ایسا ہی لکھا تھا تا کہ اس سے وہ لوگ تسلی پائیں جن کے آنسو ظلمت کو دیکھ کر تھمتے نہیں تھے۔ پس ان کے رخساروں سے مسرت ظاہر ہوتی ہے اور وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ نے ان کے راستے سے شبہات کے کانٹے دور کر دیئے ہیں پس وہ سکینت کے ساتھ چل رہے ہیں اور انہیں بیابان سے باغات کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے اور وہ اندھیری غار سے ربّ کائنات کے انوار کی طرف نکل پڑے ہیں۔ پس وہ دیکھنے لگے ہیں۔ اور وہ بیابانوں سے نکل کر حفاظت کرنے والے ربّ کے قلعہ میں آگئے اور ان کے دلوں میں ایمان کے چراغ روشن کر دیئے گئے۔ اور وہ امن کی اس پناہ گاہ میں داخل ہو گئے کہ شیطان کی ذریتیں جس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتیں۔

وأمّا الذين يحبّون الحياة الدنيا فطُبع على قلوبهم فهم لا يفقهون، وأردف اللّيلُ لهم أذنابه، ومدّ الظلام أطنابه، فهم في دجاهم يعمهون.

ثم أسألكم مرّة أخرىٰ، أيها الفتيان.. لتتمّ الحجّة على من أنكر الحق،أو ينال ثوابه من نطَق بالحق، وحفِظ التقوىٰ والإيمان، وما تبع سبل الشيطان.. أفتُوني في رجل قال إنّي مرسل من اللّٰه، وهو كلَّ يوم من اللّٰه يعان، ويُكرم ولا يُهان. ويكون معه ربّه في جميع مناهجه، ويعجل له قضاء حوائجه. ويجعل بركةً في رزقه وعمره وجماعته وزمره، ويجعل له نصرة وقبولًا في الخلق بأضعاف ما يظن في بدْء أمره. ويرفع ذكره وينشره إلٰى أطراف الدنيا وأكنافها، وأقطار الديار وأعطافها، ويُعلي شأنه ويعظم سلطانه،

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے پیار کرتے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے۔ اور رات نے اپنے دامن ان پر پھیلا دیئے اور تاریکی نے اپنی طنابوں کو پھیلا دیا پس وہ ان کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

اے جوانو! میں تم سے ایک بار پھر پوچھتا ہوں تا کہ اس شخص پر اتمام حجت ہو جائے جس نے حق کا انکار کیا یا وہ شخص ثواب پائے جس نے حق گوئی سے کام لیا اور تقویٰ اور ایمان کی حفاظت کی اور شیطانی راہوں کی پیروی نہیں کی۔ تم مجھے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دو جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا فرستادہ ہوں اور اللہ کی طرف سے ہر روز اس کی اعانت کی جاتی ہے۔ اور اس کی عزت کی جاتی ہے اور توہین نہیں کی جاتی اور اللہ ہر راہ عمل میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اس کی حاجات جلد پوری فرماتا ہے۔ اور اس کے رزق، اس کی عمر، اس کی جماعت اور اس کے گروہ میں برکت رکھ دیتا ہے اور مخلوق میں اس کی نصرت اور قبولیت اس قدر بڑھاتا ہے کہ ابتدا میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس کا ذکر بلند کرتا ہے اور اسے چار دانگ عالم میں پھیلاتا اور زمین کے تمام اطراف اور کناروں تک پہنچاتا ہے اور وہ اس کی شان بلند کرتا اور اس کے دلائل کو عظمت بخشتا ہے

ويرزقه فتحًا مبينًا في كلّ موطن، ويُجري محامده على ألْسُنٍ، وعند الشدائد يستجيب دعاءه، ويخزي أعداءه، ويتمّ عليه نعماءه، حتّى يُحسَد عليها، ويُهلِك من باهله، ويُهين من أهانه، وينشر ذكره الجميل، ويعيذه من كلّ خزي، ويبرّئه من كلّ ما قيل، وينصره نصرًا عجيبًا في كلّ مقام، ويُطهّره مما قال فيه بعض لئام.

ويشهد على صدقه بآيات لا تُعطى إلّا للصدّيقين، وتأييدات لا توهب إلّا للصادقين. ويجعل بركة في عمره وأنفاسه وكلماته، ودلائله وآياته، فتهوى إليه نفوس كثيرة بملفوظاته وتوجّهاته، ويُحبّبه إلى عباده الصالحين، ويجمع عليه أفواجًا من المخلصين.

اور اسے ہر میدان میں کھلی کھلی فتح عطا فرماتا ہے اور اس کے محامد کو (لوگوں کی) زبانوں پر جاری کرتا ہے۔ اور مصائب کے وقت اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے دشمنوں کو رسوا کرتا ہے اور اس پر اتمام نعمت کرتا ہے یہاں تک کہ ان نعمتوں پر حسد کیا جاتا ہے۔ نیز جو اس سے مباہلہ کرے وہ اسے ہلاک کرتا ہے اور جو اس کی اہانت کرے اسے رسوا کرتا ہے اور (اپنے) اس بندے کے ذکرِ جمیل کو پھیلا دیتا ہے اور اسے ہر رسوائی سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے متعلق جو ناگفتنی باتیں کی جائیں وہ اسے ان سے بَری قرار دیتا ہے اور عجیب طور پر اس کی ہر جگہ مدد کرتا اور بعض کمینے اس کی نسبت جو ناپاک باتیں کرتے ہیں وہ اسے ان سے پاک قرار دیتا ہے۔

اور وہ اس کی سچائی پر ایسے نشانات سے گواہی پیش کرتا ہے جو صرف صدیقوں کو عطا کئے جاتے ہیں اور ایسی تائیدات سے جو صرف صادقوں کو مرحمت فرمائی جاتی ہیں اور وہ اس کی عمر اس کے انفاس اور اس کے کلمات اور اس کے دلائل اور اس کے نشانات میں برکت رکھ دیتا ہے۔ بہت سے نفوس اس کے ملفوظات وتوجہات سے اس کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور وہ اسے اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور مخلصوں کی فوجیں اس کے گرد جمع کر دیتا ہے۔

ویُظهـره کزرع أخرج شَطْأَه ولیـس معـه فـرد من الناس، ثم یـجعله کدوحةٍ عظیمة تأوی إلی ظلّها وثمراتها کثیر من الأناس.

ویـحیـی بـه أرض القـلـوب فتُصبح مخضرّة، ویُنضّر الوجوه ببرهانه فتکون مُحمرّة، ویَفتح به عیـونـا عُمْیًا، وآذانًا صُمًّا وقلوبًا غُـلْـفًا، وکذالک رأیتم یا فتیان. ورأیتـم بـعـض أفـراد جـمـاعتـی کیف أرَوا تثبّتًـا فـوق العادة حتّی إنّ بـعـضهـم قُتلوا ورُجموا لهٰذه الـسـلسلة، فقضوا نحبهم بالصدق والإیمان، وشربوا شربة الشهادة کـصهُبـاء صـافیة، ومـاتـوا کـالسَّکُران. إن فی ذالک لآیة لـمـن کـانت له عینان. ووالله إن هـذا العـبـد قـد رأی مِن عنفوان شبیبتـه إلـی هـذا الآن أنـواع مـواهـب الـرحمٰن، وإذا تأخّرتْ عـنـه نـعـمة نـزلتْ علیه أخری، ﴿۱۳﴾

اور وہ اسے ایسی کھیتی کی طرح ظاہر فرماتا ہے جس نے اپنی کونپل نکالی ہو جب کہ اس کے ساتھ لوگوں میں سے ایک فرد بھی نہ تھا۔ پھر وہ اسے ایسا عظیم تناور درخت بنا دیتا ہے جس کے سایہ اور پھلوں کے نیچے بہت سے لوگ پناہ لیتے ہیں۔

اور وہ اس کے ذریعہ دلوں کی زمین کو زندہ کرتا ہے پس وہ ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اس کی برہان کے ذریعہ چہروں کو تروتازگی بخشتا ہے۔ پس وہ سرخرو ہو جاتے ہیں اور وہ اس کے ذریعہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلافوں میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھول دیتا ہے۔ اور اے عزیزو! تم نے یہی مشاہدہ کیا ہے اور تم نے میری جماعت کے بعض افراد کو دیکھا کہ کس طرح انہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ ان میں سے بعض اس سلسلہ کی خاطر قتل کر دیئے گئے اور بعض سنگسار۔ اور بعض نے مصفّا شراب کی طرح جام شہادت نوش کیا اور مستانہ وار جان دے دی۔ یقیناً اس میں اس شخص کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اس بندۂ خدا نے آغاز جوانی سے اب تک رحمان خدا کی گوناگوں عنایتوں کا مشاہدہ کیا ہے جب اس سے کوئی ایک نعمت نازل ہونے میں تاخیر ہوئی تو دوسری نعمت نازل ہوگئی۔

وإذا أصابه من عدوّ نوعُ مَعَرّة، فرّجها اللّٰه عنه كلّ مرّة. ونال فتحًا في كلّ بأس، حتّى انتهٰى إلٰى وقت أدركه عون اللّٰه وحصحص الحقّ ورُفع الالتباس، ورجع إليه أفواج من الناس. والّذين قالوا من أين لك ذالك أراهم اللّٰه أنه من عنده، والذين أرادوا خزيه أراهم اللّٰه خزيًا وتبابًا، ووضع عليهم الفأس، فضُربوا من أيدى اللّٰه كلّما رفعوا الرأس. ذالك لتكون لهم قلوب يعقلون بها، وآذان يسمعون بها، ولعلّهم يستيقظون أو تحدّ الحواسّ، وكأيّنْ منهم باهلوا فضُربتْ عليهم الذلّة، أو أُهلكوا أو قُطع نسلهم، ليوقظهم اللّٰه من النعاس.

ودافعَ اللّٰه عن عبده كلّ ما مكروا، ولو كان مكرهم يزيل الجبال، وأنزل على كلّ مكّارٍ شيئًا من النكال.

اور جب بھی اسے کسی دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف آئی تو ہر بار اسے اللہ نے اس سے دور کر دیا اور اس نے ہر معرکہ میں فتح پائی حتٰی کہ وہ وقت آ گیا کہ اسے اللہ کی مدد پہنچی اور حق واضح ہو گیا اور شک جاتا رہا اور لوگوں نے فوج در فوج اس کی طرف رجوع کیا اور جن لوگوں نے یہ پوچھا کہ یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا تو اللہ نے انہیں دکھا دیا کہ یہ سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔ اور جنہوں نے اس کی رسوائی چاہی اللہ نے انہیں رسوائی اور تباہی دکھا دی اور ان پر تبر رکھ دیا۔ پھر جب بھی انہوں نے سر اٹھایا تو اللہ کے ہاتھوں ان پر وہ تبر ماری گئی۔ ایسا اس لئے ہوا تا انہیں ایسے دل میسر ہوں جن کے ذریعہ وہ سمجھ سکیں اور ایسے کان ہوں جن سے وہ سن سکیں۔ اور تا کہ وہ بیدار ہوں یا (ان کے) حواس تیز ہوں۔ ان میں سے کتنے ہی ہیں جنہوں نے مباہلہ کیا جس کے نتیجہ میں ان پر ذلت کی مار ماری گئی۔ یا وہ ہلاک کئے گئے۔ یا ان کی نسل منقطع کر دی گئی تا کہ اللہ انہیں غفلت کی نیند سے بیدار کرے۔

جب انہوں نے کوئی سازش کی تو اللہ نے اپنے بندہ کا دفاع کیا اگرچہ ان کی (وہ) تدبیر پہاڑوں کو (ان کی جگہ) سے ٹلا دینے والی تھی۔ اور اللہ نے ہر سازشی پر کوئی نہ کوئی عذاب نازل فرمایا

وکلُّ من دعا علی عبدہ ردّ علیه دعاءہ،وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ[1]

وأهلک أکابرهم عند المباهلة متعطّفًا علی الضَّعَفة، حميمًا بالّذين لا يعلمون حقيقة الحال. وکذالک دفع الشرّ وقضی الأمر، فما بقی أحد من الذين کان لهم للمباهلة مجال. وأراهم اللّٰه آياتٍ ما أریٰ آباء هم لتستبين سبل المجرمين، وليفرّق اللّٰه بين المهتدی والضالّ. وأبطل اللّٰه دعاوی علمهم وورعهم ونسکهم وعبادتهم وتقواهم، وأری الخلْقَ ما ستروا من الأعمال، ونزع ثيابهم عنهم فظهر الهزال. ﴿۱۴﴾

والذين خافوا اللّٰه ووجلتْ قلوبهم آمنهم اللّٰه فعُصموا من الوبال. وکم من معتدٍ جرَّ هذا العبدَ إلی الحکّام، ليسجن أو يصلب أو ينفٰی من الأرض،

اور جس نے اس کے بندے کے لئے بددعا کی تو اللہ نے اس کی بددعا اسی پر الٹادی۔ اور کافروں کی دعا رائیگاں ہی جاتی ہے۔

اور مباہلہ کے وقت کمزوروں پر مہربانی کرتے ہوئے اور حقیقت حال سے ناواقف لوگوں پر شفقت کرتے ہوئے اُس (اللہ) نے ان کے سرداروں کو ہلاک کیا۔ اور اس طرح اس نے شر کو دور کیا اور معاملہ نپٹا دیا اور یوں ان میں سے کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے مباہلہ کرنے کی مجال ہو اور اللہ نے انہیں وہ نشان دکھائے جو ان کے آباء اجداد کو نہیں دکھائے گئے تھے۔ تا مجرموں کی راہیں کھل جائیں اور تا اللہ ہدایت پانے والے اور گمراہ کے درمیان فرق کردے اور اللہ نے ان کے علم اور پرہیزگاری اور ان کی قربانی، عبادت اور تقویٰ کے دعاوی کو باطل کر دیا۔ اور اعمال میں سے جو وہ چھپاتے ہیں وہ اس نے لوگوں پر ظاہر کر دیا اور ان کا لباس اتار دیا اس طرح ان کا دبلا پن ظاہر ہو گیا۔

اور وہ لوگ جو اللہ سے ڈرے اور ان کے دل لرزے، اللہ نے انہیں امان دی پس وہ وبال سے بچائے گئے۔ اور بہت سے ایسے زیادتی کرنے والے ہیں جو اس بندہ کو حکّام کے پاس گھسیٹ کر لے گئے تا کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا اسے تختہ دار پر لٹکا یا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

[1] المؤمن:۵۱

فتعلمون ما صنع اللّٰہ فی ذالک البأس فی آخر الأمر والمآل. وکلّ ما ذکرُنا من نعم اللّٰہ وإحسانہ علی ھٰذا العبد عند الشدائد أشیع کلّھا قبل ظھور تلک النعم بإعلام اللّٰہ ذی الجلال. فھل تعلمون تحت السّماء نظیرہ فی المفترین.. فأْتوا بہ واترکوا القیل والقال. وإنّ الناس قد ظلموہ کلّ ظلم، وجاروا علیہ، وأحاطوہ کالجبال، فأتاہ ظفر مبین من عند اللّٰہ، فجعل العالی سافلا وقُلّب علیھم ما رموا، فأصاب القِحفَ والقَذال، وأریٰ نصرہ علی وجہ الکمال. وجاء زَمَعُ النّاس لینصر أعداءہ بشدّ الرحال، فھُزموا بأمر اللّٰہ، وکانت کلمۃ اللّٰہ ھی العُلیا، وضلّ عنھم ما کان علیہ الا تکال. و رزق عبدہ ظفرًا ونصرًا وفتحًا فی سائر الأشیاء وسائر الجھات وسائر الأحوال، ورزق بھائًا وھیبۃ من ربّہ الفعّال. ولو تری أفواجًا مبایعین نشروا فی الأرض،

پھرتم جانتے ہو۔ کہ اس معرکہ میں اور انجام کار اللہ نے جو فیصلہ فرمایا مصائب کے وقت اللہ کے اپنے اس بندہ پر جن انعامات اور احسانات کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ وہ سب انعام خدائے ذوالجلال کے اطلاع دینے پر قبل از ظہور شائع کر دیے گئے تھے۔ پس کیا تم آسمان کے نیچے مفتریوں میں اس کی نظیر جانتے ہو؟ (اگر علم ہے) تو اسے پیش کرو اور قیل وقال کو چھوڑ دو اور بلاشبہ لوگوں نے اس پر ہر طرح کے ظلم ڈھائے اور اس پر جور و جفا کیا اور انہوں نے اسے پہاڑوں کی طرح گھیر لیا تب اس کے پاس اللہ کی طرف سے فتح مبین آئی اور اونچوں کو نیچا کر دیا اور جو تیر انہوں نے چلائے تھے انہیں انہیں پر الٹا دیا گیا۔ پس وہ ان کی کھوپڑی اور گدی پر لگے اور اللہ نے اپنی مدد کامل طور پر دکھائی۔ اور کمینے لوگ خوب تیاری کے ساتھ اس کے دشمنوں کی مدد کے لئے آئے۔ پس اللہ کے حکم سے انہیں ہزیمت اٹھانا پڑی اور اللہ کا بول بالا رہا۔ اور جن پر ان کا تکیہ تھا وہ سب اکارت گئے۔ اور اس نے (یعنی اللہ نے) اپنے بندہ کی ہر معاملہ میں اور ہر جہت سے اور ہر حالت میں کامیابی اور نصرت فرمائی اور فتح عطا کی۔ اور اسے اس کے رب فعال کی طرف سے شوکت و ہیبت عطا کی گئی۔ اگر تو مبایعین کی ان فوجوں کو دیکھتا جو تمام روئے زمین پر پھیل گئی ہیں

وما جمع اللّٰه لعبده من أفواج يريدون مرضاة اللّٰه، وما يأتيه من التحائف والأموال من ديار قريبة وبعيدة، لقلتَ ما هذا إلّا فضلٌ من اللّٰه وتأييد ونُصرة وإكرام وإجلال.

ثم كفر به الناس مع رؤية هذه التأييدات والآيات، ومكروا كُلّ مكرٍ ليصيبه بعض المكروهات، فتلقّاه اللّٰه بسلام وعصمة من كلّ شرير دجّالٍ، ومِن كلّ مَن بارزَ للحرب والنضال. كلّما أرادوا تكدُّرَ عيشِه بَدّل اللّٰه همومه بالمسرّات، وطابتْ حياته أزْيَدَ من الأوّل بحكم اللّٰه واهب العطيّات. وأرادوا أن يُنشَر معايبُه فأُثنِيَ عليه بالمحاسن والحسنات، وأرادوا له معيشة ضنُكًا فأتاه من كلّ طرف هدايا وتحائف والأموال التى تساقط عليه كالثّمرات.

اوران افواج کوبھی دیکھتا جو اللہ نے اپنے بندہ کے لئے جمع کی ہیں۔ جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اوران تحائف اور اموال کو دیکھتا جو دور ونزدیک کے ممالک سے اس کے پاس آتے ہیں۔ تو تُو ضرور یہ پکار اٹھتا کہ یہ سب کچھ محض اللہ کا فضل اور اس کی تائید ونصرت اور اس کی طرف سے عزت افزائی اور اس کی بڑائی کے اظہار کے طور پر ہے۔

پھر ان تائیدات اور نشانات کو دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہر طرح کی تدبیریں کیں تا کہ اسے گزند پہنچے لیکن اللہ نے ہر شریر دجال اور ہر اس شخص سے جو جنگ وجدال میں اس کے مقابلہ میں آنے والا تھا، عصمت اور سلامتی دیتے ہوئے اس کی پذیرائی کی۔ جب بھی انہوں نے اس کی زندگی کو مکدر کرنا چاہا تو اللہ نے اس کے غموں کو مسرتوں میں بدل دیا اور نعمتیں عطا کرنے والے اللہ کے حکم سے اس کی زندگی پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار ہوگئی اور انہوں نے چاہا کہ اس کے عیوب نشر ہوں تو محاسن اور خوبیوں کے ساتھ اس کی ستائش کی گئی۔ اور انہوں نے اس کے لئے تنگیٔ معیشت چاہی تو پھلوں کے گرنے کی طرح ہر طرف سے اس کے پاس تحفے تحائف اور اموال آئے۔ ﴿۱۵﴾

وتمنّوا أن يروا ذلّته وخزيه، فأكرمه الله إكرامًا عجبًا، وزاد الدرجات. والعجب كلّ العجب أنّهم يسبّون ويشتمون، وهم من الحقيقة غافلون. وإذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا أنؤمن كما آمن السفهاء ، ألا إنّهم هم السفهاء ولٰكن لا يشعرون. لا يفكّرون فی فعل الله وفيماعامل بعبده. أهٰذا جزاء الذين هم يفترون؟ إنّ الذين يفترون لُعنوا فی الدنيا والآخرة وهم لا يُنصرون. ما لهم حظّ من الدنيا إلّا قليل، ثم يموتون برِجْز من اللّٰه تأخذهم من فوقهم ومن تحت أرجلهم، ومن يمينهم ويسارهم، ويوفّی لهم ما كانوا يعملون. وما أُرسلَ نبیّ صادق إلّا أخزی به الله قومًا لا يؤمنون. يتربّصون به المنون، ولا يهلك إلا الهالكون.

اور انہوں نے تمنا کی کہ وہ اس کی ذلت و رسوائی دیکھیں لیکن اللہ نے اس کا غیر معمولی اکرام فرمایا اور درجات بڑھائے۔ تعجب کی انتہا یہ ہے کہ وہ گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہیں حالانکہ وہ حقیقت سے غافل ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یادرکھو وہ خود ہی بے وقوف ہیں مگر وہ اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ سے سلوک پر غور نہیں کرتے۔ کیا افتراء کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے؟ یقیناً جو لوگ افتراء کرتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ ان کے لئے دنیا میں سے کوئی حصہ نہیں مگر معمولی، پھر وہ اللہ کے عذاب سے مر جاتے ہیں جو انہیں اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے اور دائیں بائیں سے آلیتا ہے۔ اور جو اعمال وہ بجا لاتے تھے انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور کوئی سچا نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اللہ نے اس کی وجہ سے ایمان نہ لانے والی قوم کو رسوا کیا۔ وہ اس کی موت کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہونے والے ہی ہلاک کئے جاتے ہیں۔

أيهلك اللّٰه بحيلهم ودعواتهم رجلًا يعلم أنه صادق؟ بل هم قوم عمون. فما تقولون في هذا العبد وفي أعدائه أيّها المنصفون؟ أرأيتم مفتريا على اللّٰه إذا باهل مؤمنًا نصره اللّٰه على المؤمن، ومزّق من خالفه وباهله؟ بيِّنوا توجَروا أيها العاقلون. أرأيتم عبدًا افترى على اللّٰه، ثم كان اللّٰه له، وكلّما أُعدّ له بلاء فرّج اللّٰه عنه، وكلّما نُسج له كيد مزّق اللّٰه ذالك الكيد وفتح عليه أبواب الفضل وأبواب الرحمة وأبواب الرزق، وأنعم عليه كما يُنعَم المرسلون؟ وفتح عليه أبواب كلّ خير وبركة، وحفظ عزّته ونفسه من الأعداء ، وبرّأه بآياته وشهاداته ممّا يقولون. وحفظ من العداء، وسطا بكلّ من سطاء

کیا اللہ ان کے منصوبوں اور ان کی دعاؤں سے اس شخص کو ہلاک کریگا جسے وہ سچا جانتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ اندھی قوم ہیں۔ اے منصفو! تم اس بندہ اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ پر کسی ایسے افتراء کرنے والے کو دیکھا ہے کہ جب اس نے کسی مومن سے مباہلہ کیا تو اللہ نے مومن کے مقابلے پر اس کی مدد فرمائی ہو؟ اور جس نے اس کی مخالفت کی اور اس سے مباہلہ کیا اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو؟ اے عقلمندو! صاف صاف بتاؤ تم اجر دئے جاؤ گے۔ کیا تم نے کسی ایسے بندے کو دیکھا ہے جس نے اللہ پر افتراء کیا پھر اللہ اس کا ہو گیا۔ اور جب بھی اس کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کی گئی تو اللہ نے اُس کو اُس سے دور کر دیا۔ اور جب کبھی بھی اس کے لئے سازش تیار کی گئی تو اللہ نے اس کے لئے فضل، رحمت اور رزق کے دروازے کھول دیئے اور اس پر اس طرح سے انعام کئے جیسے رسولوں پر کئے جاتے ہیں۔ اور اس پر ہر خیر و برکت کے دروازے کھول دیئے۔ اور دشمنوں سے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی۔ اور اس نے اپنے نشانات اور فعلی شہادت سے اسے ان کے الزامات سے پاک ٹھہرایا۔ اور اس نے اسے دشمن (کے شر) سے محفوظ رکھا اور ہر حملہ کرنے والے پر اس نے حملہ کیا۔

ومن عاداه نزل لحربه ونصر عبده كما ينصر المخلصون؟ أيها الفتيان.. أفتُونى فى هذا وأرُونى مفتريا أنعم الله عليه كمثل هذا العبد وتفضّل عليه كمثله، واتّقوا اللّه الذى إليه ترجعون. ﴿۱۶﴾

ثم أستفتى منكم أيّها العلماء والفضلاء،فلا تقولوا إلّا حقًّا،واتّقوا اللّٰه الذى بيده الجزاء . وتعلمون أنّ الصالحين لا يكذبون، ولا يكون من عادتهم الإخفاء ، ولا يُخفى حقًّا إلا الذى حُتم عليه الشقاء .

أيها الفتيان وفقهاء الزمان وعلماء الدّهر وفضلاء البُلدان! أفتونى فى رجل قال إنه من اللّٰه، وظهرتْ له حماية اللّٰه كشمس الضُّحى، وتجلّتْ أنوار صدقه كبدر الدُّجىٰ، وأرى اللّٰه له آياتٍ باهرات، وقام لنصرته فى كلّ أمرٍ قضٰى،

اور جس نے اس سے دشمنی کی اللہ اس سے جنگ کرنے کے لئے میدان میں اتر آیا۔اور اس نے اپنے بندے کی ایسے مدد کی جیسے مخلصوں کی مدد کی جاتی ہے۔اے عزیزو!اس کے بارہ میں مجھے فتویٰ دو اور مجھے کوئی ایسا مفتری دکھاؤ جس پر اللہ نے اِس بندہ کی طرح انعام کیا ہو۔اور جس پر اِس بندہ کی مانند احسان کیا ہو۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

پھر اے عالمو! اور فاضلو! میں تم سے پھر فتویٰ طلب کرتا ہوں۔پس تم سچ ہی کہو اور اللہ سے ڈرو کہ جس کے ہاتھ میں جزا سزا ہے۔اور تم جانتے ہو نیک لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے اور حق پوشی ان کی عادت نہیں ہوتی۔حق بات کو وہی شخص چھپاتا ہے جس کے لئے بدبختی مقدر ہو چکی ہو۔

اے عزیزو! اے زمانے کے فقیہو! اور اے علماء وقت! اور اے دیار و امصار کے فضلاء! مجھے فتویٰ دو ایسے شخص کے متعلق جس نے اللہ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا اور اس کے لئے اللہ کی حمایت دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔اور اس کی سچائی کے انوار تاریکی کے چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر ہوئے ہیں۔اور اللہ نے اس کی خاطر روشن نشان دکھائے اور ہر اس معاملہ میں جس کا اس بندہ نے فیصلہ کیا وہ (اللہ) اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

واستجاب دعواتِه فی الأحباب وفی العِدا. ولا یقول ھٰذا العبد إلّا ما قال النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم، ولا یُخرج قدمًا من الھُدی. ویقولُ إن اللّٰہ سمّانی نبیًّا بوحیه، وکذالک سُمّیتُ من قبلُ علی لسان رسولنا المصطفٰی.☆

اور اللہ نے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور یہ بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ اور ہدایت کے راستے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنی وحی میں میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی طرح اس سے پہلے ہمارے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے مجھے یہ نام عطا کیا گیا۔☆

☆ **الحاشیة**. وإن قال قائل: کیف یکون نبی من ھذہ الأمة وقد ختم اللّٰہ علی النبوّة؟ **فالجواب**. إنه عزّ وجلّ ما سمّی ھذا الرجل نبیًّا إلّا لإثبات کمال نبوّة سیدنا خیر البریة، فإن ثبوت کمال النبی لا یتحقق إلا بثبوت کمال الأمّة، ومن دون ذالک ادّعاء محضٌ لا دلیلَ علیه عند أھل الفطنة. ولا معنی لختم النبوّة علی فرد من غیر أن تُختَتم کمالاتُ النبوّة علی ذالک الفرد، ومن الکمالات العظمٰی کمالُ النبیّ فی الإفاضة، وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الأمّة. ثم مع ذالک ذکرتُ غیر مرّة أن اللّٰہ ما أراد من نبوّتی إلّا کثرة المکالمة والمخاطبة، وھو مُسَلَّم عند أکابر أھل السُنّة. فالنزاع لیس إلّا نزاعًا لفظیًّا. فلا تستعجلوا یا أھل العقل والفطنة. ولعنة اللّٰہ علی من ادّعٰی خلاف ذالک مثقال ذرّة، ومعھا لعنة الناس والملائکة. منه

☆ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں سے کوئی نبی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے اس شخص کا نام نبی صرف اور صرف اس لئے رکھا تا کہ وہ ہمارے سید و مولیٰ خیر الوریٰ ﷺ کی نبوت کے کمال کو ثابت کرے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ اس کے بغیر یہ محض دعویٰ ہے جس پر اہل عقل کے نزدیک کوئی دلیل نہیں۔ کسی فرد پر نبوت کے ختم ہونے کے اس کے سوا کوئی معنی نہیں کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات اپنی انتہا کو پہنچیں اور نبی کا فیض رسانی کا کمال نبوت کے عظیم کمالات میں سے ہے۔ اور یہ کمال امت میں موجود نمونے کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میری نبوت سے اللہ کی مراد صرف کثرت مکالمہ ومخاطبہ ہے (اس کے سوا کچھ نہیں) اور یہ اہل سنت کے اکابرین کے ہاں مسلم ہے۔ پس یہ نزاع محض لفظی نزاع ہے۔ لہٰذا اے اہل عقل و دانش! جلد بازی سے کام نہ لو۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ذرہ بھر اس کے خلاف دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت بھی ہو۔ منه

وليس مُراده من النبوة إلّا كثرة مكالمة اللّٰه وكثرة انباءٍ من اللّٰه وكثرة ما يُوحٰى. ويقول ما نعنى من النبوة ما يُعنٰى فى الصحف الأولٰى، بل هى درجة لا تُعطٰى إلّا من اتّباع نبيّنا خير الورىٰ. وكلّ من حصلتْ له هٰذه الدرجة.. يكلّم اللّٰه ذالك الرجل بكلام أكثر وأَجلٰى، والشريعة تبقٰى بحالها.. لا ينقص منها حُكمٌ ولا تزيد هُدٰى. ويقول إنّى أحد من الأمّة النبوية، ثم مع ذالك سمّانى اللّٰه نبيًّا تحت فيض النبوّة المحمّديّة، وأوحٰى إلىّ ما أوحٰى. فلَيُست نبوّتى إلّا نبوّته، وليس فى جُبّتى إلّا أنواره وأشعّته، ولولاه لما كنت شيئًا يذكر أو يسمّٰى. وإنّ النبىَّ يُعرَف بإفاضته، فكيف نبيّنا الذى هو أفضل الأنبياء وأزيدهم فى الفيض، وأرفعهم فى الدرجة وأعلٰى؟ ﴿۱۷﴾

اورنبوت سے اس کی مراد محض اللہ کا کثرت سے کلام کرنا اور کثرت سے غیب کی خبریں دینا اور کثرت سے وحی کرنا ہے۔اور وہ کہتا ہے کہ نبوت سے ہماری مراد وہ نہیں جو پہلے صحیفوں میں لی گئی ہے۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے جو ہمارے نبی خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں دیا جاتا اور ہر وہ شخص جسے یہ مرتبہ حاصل ہوجائے تو اللہ اس شخص سے بکثرت اور نہایت صفائی سے کلام کرتا ہے۔اور شریعت اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے۔ نہ اس میں سے کوئی حکم کم ہوتا ہے اور نہ کسی ہدایت کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں ملت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد ہوں اوراس کے باوجود اللہ نے نبوت محمدیہ کے فیض کے تحت میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اللہ نے میری طرف وحی کیا جو بھی وحی کیا۔ پس میری نبوت اسی کی نبوت ہے۔اور میرے جبہ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی انوار اور شعاعیں ہیں اوراگر آپ نہ ہوتے تو میں کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یا جس کا نام لیا جاتا۔اور ہر نبی اپنی فیض رسانی سے پہچانا جاتا ہے۔تو کیا شان ہوگی ہمارے نبیؐ کی جوتمام انبیاء سے افضل اور فیض رسانی میں ان سب (انبیاء) سے بڑھے ہوئے ہیں۔اورمرتبہ میں ان سب سے ارفع واعلیٰ ہیں۔

وأیّ شیءٍ دینٌ لا یضیء قلبًا نورُه، ولا یُسَكِّنُ الغلیلَ وجورُه، ولا یتغلغل فی الصُّدور صَدورُه، ولا یُثنٰی علیه بوصفٍ یُتمّ الحجّةظهورُه؟ وأیّ شیءٍ دینٌ لا یمیز المؤمن مِن الذی کفر وأبٰی، ومَن دخله یکون کمثل من خرج منه، والفرق بینهما لا یُریٰ؟ وأیّ شیءٍ دین لا یمیت حیًّا مِن هواه، ولا یُحیی بحیاةٍ أخریٰ؟ ومن کان لِلّٰهِ کان اللّٰه له.. کذالک خلتْ سُنّته فی أُممٍ أُولٰی. والنبیّ الذی لیس فیه صفة الإفاضة.. لا یقوم دلیلٌ علٰی صدقه، ولا یعرفه من أتٰی، ولیس مثله إلَّا کمثل راعٍ لا یهُشّ علی غنمه ولا یسقی ویبعدها عن الماء والمرعٰی.

وتعلمون أنّ دیننا دینٌ حیٌّ، ونبیّنا یُحیی الموتٰی، وأنه جاء کصیّب من السماء ببرکات عُظمٰی،

اور وہ دین کیا دین ہے جس کا نور کسی دل کو منور نہیں کرتا اور جس کا پینا پیاس کو تسکین نہیں دیتا۔ اور اس کا سینہ میں داخل ہونا کوئی تأثیر پیدا نہیں کرتا اور اس کی کسی ایسے وصف سے تعریف نہیں کی جاتی جس کا ظہور اتمام حجت کرے۔ اور وہ **دین ہی کیا ہے** جو مومن اور ایسے شخص کے درمیان تمیز نہ کرے جس نے کفر اور نافرمانی کو اختیار کیا اور اس میں داخل ہونے والا اس دین سے نکلنے والے جیسا ہو، اور ان کے درمیان کوئی فرق نظر نہ آئے۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو کسی زندہ شخص کو اس کی خواہشات کے لحاظ سے نہ مارے اور نہ اسے دوسری زندگی عطا کرے۔ اور جو کوئی اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ یہی دستور اس کا پہلی امتوں میں جاری رہا ہے۔ اور وہ نبی جس میں افاضہ کی صفت نہ ہو اس کی سچائی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کے پاس آنے والا اس کو شناخت کر سکتا ہے۔ اور اس کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے نہیں جھاڑتا اور نہ انہیں پانی پلاتا ہے اور انہیں پانی اور چراگاہ سے دور رکھتا ہے۔

اور تم جانتے ہو کہ ہمارا دین ایک **زندہ دین** ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُردے زندہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے برسنے والی بارش کی طرح عظیم برکات لے کر آئے۔

ولیس لدینٍ أن ینافس معه بهذه الصفات العُلیا. ولا یحطّ عن إنسان ثقلَ حجابه، ولا یوصل إلی قَصر اللّٰه وبابه إلّا هٰذا الدّین الأجلٰی، ومن شکّ فی هٰذه فلیس هو إلّا أعمٰی. وقد اخترط الناس سیوفهم علی هذا العبد من غِمْدٍ واحدٍ، فتَجالَدَهم ربُّ الوریٰ. فقطَّ بعضَهم، وأخزیٰ بعضهم، ومهّل بعضهم تحت وعیده إلٰی یومٍ قدّر وقضٰی. وإنّهم آلوا أن لا یعاملوا به إلّا ظلمًا وزُورا، وتحامتْ زمرُهم عن طرق التقوی، وبعدوا عن منهج الحقّ کأنّ أسدا یفترس فیه أو یلدغ ثعبان أو تَعِنُّ آفةٌ أُخریٰ.

﴿۱۸﴾ ووَدّوا أن یُقتَل هذا العبد أو یسجن أو ینفٰی من الأرض، لیقولوا بعده إنه کان کاذبا فأهلکه اللّٰه وأردیٰ أو أهان وأخزیٰ؛

اور کسی دین کی مجال نہیں کہ وہ ان صفات عالیہ میں اس کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اس روشن ترین دین کے علاوہ کوئی دین نہیں جو انسان سے اس کے پردوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اللہ کے محل اور اس کے دروازہ تک پہنچائے۔ اور جو اسلام کی ان خوبیوں میں شک کرے وہ نابینا محض ہے۔ اور لوگوں نے اس بندہ پر ایک ہی نیام سے اپنی تلواریں سونت لیں لیکن (پھر یوں ہوا کہ) مخلوق کے رب نے بھی ان کا مقابلہ کیا۔ پس بعض کا اس نے سر قلم کیا۔ بعض کو رسوا کیا اور بعض کو اپنی وعید کے مطابق اُس دن تک جو ان کے لئے مقدر کیا گیا تھا مہلت دی۔ اور انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس سے ظلم اور جھوٹ کے سوا کوئی سلوک روا نہ رکھیں گے۔ ان (مخالفوں) کے گروہ تقویٰ کی راہوں سے ہٹ گئے۔ اور سچائی کے راستے سے دور جا پڑے گویا اس میں کوئی شیر ہے جو چیر پھاڑ کر رہا ہے۔ یا سانپ ہے جو ڈس رہا ہے۔ یا کوئی دوسری آفت درپیش ہے۔

اور انہوں نے چاہا کہ اس بندے کو قتل کر دیا جائے، یا قید کر دیا جائے یا ملک بدر کر دیا جائے تا کہ وہ بعد میں یہ کہہ سکیں کہ یہ شخص جھوٹا تھا، اس لئے اللہ نے اسے ہلاک اور نیست و نابود کر دیا یا اس نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا

فنصره اللّٰه نصرًا بعد نصرٍ من الأرض والسماوات العُلٰی، واستفتح فخاب كلّ من استعلٰی. ورزقه اللّٰه الابتهال والإقبال عليه عند كلّ مصيبة، فاستجاب إذا دعا، وجعل أثرًا فی دعوته،ومن دعا عليه فقد هوٰی. فطُعن كثير من الناس بدعوته، فذاقوا موتًا أَدهٰی،وقد كانوا يتمنّون يوم مَنيّته ويقولون أخبَرَنا اللّٰه بموته وأَوحٰی. إنّ فی ذالک لآية لأولی النُّهٰی.وجعل اللّٰه داره حَرمًا آمِنًا من دخلها حُفظ من الطاعون وما مَسَّه شیءٌ من الأذی، ويُتخطّف النّاس من حولها. إنّ فی ذالک يری يدَ القدرة مَن كان له عين تری. وأعطاه أعمالا صالحات مع ثمراتها لنفع الأبرار، كأنّها جنّات تجری من تحتها الأنهار.

لیکن اللہ نے اس کی زمین سے اور بلند آسمانوں سے مدد پہ مدد فرمائی اور جب اس نے اللہ سے فتح مانگی تو ہر متکبر نا کام ہو گیا۔ اور اللہ نے اس کو ہر مصیبت کے وقت اپنے حضور گڑ گڑانے اور توجہ کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ جب اس نے دعا مانگی تو اس نے اسے قبولیت بخشی اور اس کی دعا میں اثر رکھ دیا۔ اور جس نے بھی اس کے خلاف دعا کی وہ نابود ہو گیا۔ پس اس کی دعا سے بہت سے لوگ طاعون کا نشانہ بنے اور انہوں نے ہولناک موت کا مزہ چکھا جبکہ وہ اس بندہ کی موت کے دن کی تمنا رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں وحی کے ذریعہ اس کی موت کی خبر دی ہے۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے عظیم الشان نشان ہے۔ اور اللہ نے اس کے گھر کو امن والا حرم بنا دیا جو اس میں داخل ہوا وہ طاعون سے محفوظ ہو گیا اور اسے ذرہ سی بھی تکلیف نہ پہنچی جبکہ اس کے گرد و پیش کے لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ یقیناً اس میں ہر وہ شخص جس کے پاس دیکھنے والی آنکھ ہے قدرت کا ہاتھ دیکھتا ہے۔ اور اس نے اسے ابرار کے فائدہ کے لئے اعمال صالحہ مع ان کے ثمرات کے عطا کئے گویا وہ ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔

ووضع لـــه قبولا فی الأرض، فیسعٰی إلیـه الخلق فی اللیل والنّهار. وجذب الله إلیه کثیرًا من أولی الأبصار، الذین لهم نفوس مطهّرة وطبائع سعیدة، وقلوب صافیة، وصدور منشرحةٌ کالبحار، وجعل بینهم مودّة ورحمة، وأخرج من صدورهم کلّ رعونة واستکبار. وأنبأه به فی وقت لم یکن فیه هٰذا العبد شیئًا مذکورًا، وکانت هٰذه النصرة سرًّا مستورا. وأعطاه عصا صدقٍ یخزی بها العدا، فتلقّفتُ ما صنعوا من حَیَواتِ کیدٍ نحتوه بالنجوٰی. ووعد أنه یهین من أراد إهانته، فأدرک الهوان من أهان واستعلٰی. إنّهم کانوا یکذّبون من غیر علم، وقلوبهم فی غَمْرة من أهواء الدُّنیا، وکانوا ینظرون إلٰی سلسلة اللّٰه مغاضبًا، ویُؤْذُون عباد اللّٰه بحدیث یفترٰی،

اوراس (اللہ) نے اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی چنانچہ مخلوق شب وروز اس کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے اور اللہ بکثرت ایسے اہل بصیرت کو اس کی طرف کھینچ کر لے آیا جو پاک نفس، سعید فطرت، صاف دل اور سمندر کی طرح کھلے سینوں والے تھے۔ اور اللہ نے ان کے اندر باہمی محبت ورحمت پیدا کر دی اور ان کے سینوں سے ہر طرح کی رعونت اور تکبر نکال دیا اور اس نے اسے ان امور کی ایسے وقت میں اطلاع دی جس وقت یہ بندہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اور یہ نصرت ایک سرّ نہاں تھی اور اس نے اسے سچائی کا عصا عطا کیا جس سے وہ دشمنوں کو رسوا کرتا ہے پس اس (عصا) نے باہمی خفیہ مشورہ سے تیار کردہ منصوبے کے تراشیدہ سانپوں کو نگل لیا اور اس (خدا) نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہر اس شخص کو جو اس (مدعی) کی رسوائی کا ارادہ کرے گا رسوا کرے گا۔ سو جس نے اہانت کی اور تکبر کیا اسے رسوائی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ بغیر کسی علم کے جھٹلاتے رہے جبکہ ان کے دل دنیا کی خواہشات کی وجہ سے غفلت کے عالم میں تھے۔ اور وہ الٰہی سلسلہ کو غصہ سے دیکھتے تھے اور بندگان خدا کو اپنی مفتریانہ باتوں سے اذیت پہنچاتے تھے۔

ولا يـدخـلـون دار الـحـقّ بـل يـمـنعون من يريد أن يدخلها ولا يـأبٰى. فغضب اللّٰه عليهم، وقطّع لهـم ثيـابًا من النّار، وسعّر عليهم سعيـر الـحسـرات، فلم يملكوا صبـرًا، ولـم يـدفعـوا عنهم أُوار الاضـطـرار. ومـا كـان لهم مَلْجأٌ مِـن سخط اللّٰه، ولا مَن ينجّي من البـوار ولـو نـظـروا ذات اليمين وذات اليَسـار. فـكـان مـآلهـم الـخسـران والـخسـار، والـذُّلّ والـصَّغار. وطاشتْ سهامهم الّتى رمـوا إلٰى هٰذا العبدِ، وحفظه اللّٰه مـن شـرِّهـم، وأَدْخلـه فى حِمى الأمـن ودار الـقـرار. وقد نفضوا الـكـنـائـن ليـردّوا القدر الكائن، وأرادوا أن يُـطـفـئـوا بأفواههم ما نــزل مـن الأنـوار، وسـقـطـوا كـصخرة عليه، ووَدُّوا لو تُسوّٰى بـه الأرض أو تـخـرّ عليه الجبال، لـئلَّا يبـقٰـى مـن الآثـار. فنصـره الـلّٰـه نـصـرًا عـزيـزًا من عنده،

وہ خود حق کے گھر میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اسے بھی روکتے ہیں جو اس میں داخل ہونے کا خواہاں ہو اور انکاری نہ ہو۔ پس اللہ ان پر غضبناک ہوا اوراس نے ان کے لئے آگ کا لباس تیار کیا اوران پر حسرت کی آگ بھڑکائی تو نہ تو انہیں اسے برداشت کرنے کا یارا رہا اور نہ ہی وہ بے چینی اور بیقراری کی تپش اپنے آپ سے دور کر سکے خواہ وہ اپنے دائیں بائیں نظر ڈالیں انہیں کوئی شخص ایسا نہ مل سکا جو انہیں اللہ کی ناراضگی اور ہلاکت سے نجات بخشے۔ پس ان کا انجام گھاٹا ہی گھاٹا اور ذلت و پستی ہے۔ اور انہوں نے جو تیر اس بندہ پر چلائے وہ خطا گئے اور اللہ نے اسے ان کے شر سے محفوظ رکھا اور اسے امن کی پناہ گاہ میں اورسکینت کے گھر میں داخل کیا۔ انہوں نے اس غرض سے اپنے ترکش خالی کر دیئے کہ وہ ہوکر رہنے والی تقدیر کو ٹال دیں اور چاہا کہ وہ نازل ہونے والے انوار کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھائیں اور وہ ایک چٹان کی طرح اس پر گرے اوراسے پیوندزمین کرنے کی خواہش کی یا یہ چاہا کہ اس پر پہاڑ ٹوٹیں تاکہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے لیکن اللہ نے اپنی جناب سے اس کی غلبے والی نصرت فرمائی ﴿۱۹﴾

ليجعل اللّٰه ذالک حسرةً عليهم، وإن اللّٰه لا يجعل على المؤمنين سبيلًا للكُفّار. وما ادرؤوا عن أنفسهم ما أنبأه اللّٰه فيهم من سُوء الأقدار. وبشّر اللّٰه هذا العبد المأمور بأنه يكون فی أمانه وحِرْزه، ولا يضرّه من عاداه من الأشرار، ويعيش تحت فضل اللّٰه الغفّار. فكذالک عصمه اللّٰه تحت حمايته، ورحّبَ به فی حضرته، وصار علٰى عداه كالسَّيف البتّار. وأعانه فی كُلّ موطنٍ كالرفيق، ونقله إلى السَّعة من الضيق، وجعل له الأرض كوادٍ خضرٍ أو روضٍ مملوّةٍ من الثمار. ووضع البركة فی أنفاسه، وطهّره من أدناسه، وأوصل إلى الأقطار ضوء نبراسه. فرجع إليه كثير من الأبرار، وهجروا أوطانهم فی اللّٰه تعالٰى، وأوطنوا قريته طمعًا فی رحمة اللّٰه الغفّار.

تاکہ اللہ اسے ان کے لئے حسرت کا موجب بنائے۔ اور یقیناً اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دیتا۔ اور اللہ نے ان کے بارے میں اسے جو تقدیر شر کی خبر دی تھی وہ (اسے) اپنے آپ سے دور نہ کر سکے اور اللہ نے اپنے اس مامور بندہ کو بشارت دی کہ وہ (ہمیشہ) اس کی حفظ وامان میں ہوگا۔ اور شریر لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور وہ غفّار خدا کے فضل کے زیر سایہ زندگی گزارے گا۔ سو اسی طرح اللہ نے اسے بچائے رکھا اور اپنی بارگاہ میں اس کی پذیرائی فرمائی اور وہ اس کے دشمنوں کے مقابل ایک شمشیر قاطع کی طرح ہوگیا اور ہر میدان میں دوست کی طرح اس کی مدد کی اور اسے تنگی سے فراخی کی طرف منتقل کیا اور اس کے لئے زمین کو ایک سرسبز وادی کی طرح یا پھلوں سے خوب لدے ہوئے ایک باغ کی طرح بنادیا اور اس کے انفاس میں برکت رکھ دی اور اسے اس کی میل سے پاک صاف کیا اور اس کے چراغ کی روشنی زمین کے کناروں تک پہنچائی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے نیک لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے وطن چھوڑ دیئے اور غفار خدا کی رحمت کی امید میں اس کی بستی کو اپنا وطن بنالیا۔

فـاشتـعـل الـعِـدا حسدًا من عند أنـفسهم، ومكروا كلَّ مكرٍ، فما كـان مـكـرهـم إلّا كـالـغـبـار. وأخـرجـوا مـن كلّ كنانةٍ سهمًا، فـمـا كـان سهـمهم من اللّٰه إلّا التبـار. وأجـمـعـوا لـه ورمَوا من قـوسٍ واحـدٍ، فانقلب بفضل من اللّٰـه، وزادتْ عِـزّتـه فـی الدیار. وكذالک نصر اللّٰه عَبْده، وصَدَق وعـده، وهيّأ له من لدنه كثيرًا من الأنـصار. وبشّره بأنّه يعصمه من أيـدی الـعِـدا، ويسـطـو بكل من سـطـا، وكـذالـک أنـجـز وعده وحفظه من كلّ نوع الضرار.

وجـعـلـه مصطفًی مبرَّئًا من كلّ دنسٍ وزكّی، وقرّبه نجيًّا وأوحٰی إليـه مـا أوحٰـی، وعـلّـمه من لدنه طـريق الرُّشد والهُدیٰ. وجمع له كـلّ آية من الأرض والسماوات الـعُـلٰـی، وكفّ عـنـه شرّ أعدائه، وأسّـس كـلّ أمـره علی التقویٰ، وأَصلح شؤونه بعد تشتُّت شملها، ﴿۲۰﴾

اس پر دشمن اپنے اندرونی حسد کے باعث مشتعل ہو گئے اور ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن ان کی ہر تدبیر غبار کی طرح اڑ گئی۔ انہوں نے ہر ترکش سے تیر نکالا لیکن ان کا حصہ اللہ کی طرف سے تباہی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ اور وہ اس کے خلاف متحد ہو گئے اور ایک ہی کمان سے اس پر تیر برسائے مگر وہ اللہ کا فضل لے کر لوٹا اور تمام دنیا میں اس کی عزت بڑھ گئی۔ اس طرح اللہ نے اپنے بندہ کی نصرت فرمائی اور اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور خود اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار مہیا فرما دیئے اور اسے بشارت دی کہ وہ اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا وہ اس پر حملہ آور ہوگا۔ اور یوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اسے ہر طرح کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

اور اللہ نے اسے مَیل سے پاک صاف کر کے برگزیدہ کیا اور (اس کا) تزکیہ فرمایا۔ اور راز داں بنا کر اپنا مقرب بنایا اور اس کی طرف وحی کی جو بھی وحی کی۔ اور اسے اپنی جناب سے رشد و ہدایت کا طریق سکھایا۔ اور اس کے لئے زمین سے اور بلند و بالا آسمانوں سے ہر نشان جمع کیا۔ اور اس کے دشمنوں کا شر اُس سے دور کیا۔ اور اس کے ہر معاملہ کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور پراگندہ حالی کے بعد اس کے تمام معاملات کو سلجھا دیا

وأوصل سهمه إلى ما رمٰى. وجعل الدُّنيا كأَمَةٍ له تأتيه من غير شُحٍّ وهوىٰ، وفتح عليه أبواب كلّ نعمةٍ وآوىٰ وربّٰى. وعلّمه من لدنه وأعثره على المعارف العُليا. وقد جاء كم على وقت مُسمّى. **فما تقولون** فى هٰذا الرجل؟ هل هو صادق أو كاذب، ومِن أين منبت هذا الفضل؟ أأعطاه اللّٰه ما أعطٰى، أم الشيطان قادرٌ علٰى هٰذه الأمور العظمٰى؟ بيّنوا توجروا.. واتّقوا يوم الفصل الذى يُظهر ما يخفٰى.

البابُ الثّانى

اسمعوا، يا سادة ـ هداكم اللّٰه إلى طُرق السعادة ـ أنّى أنا المُستَفتِيُ وأنا المدّعى. وما أتكلّم بحجاب بل أنا علٰى بصيرة من ربّ وهّاب. بعثنى اللّٰه علٰى رأس المائة، لأجدّد الدين

اور اس کے چلائے ہوئے تیر کو ٹھیک اس کے نشانے تک پہنچایا اور اس نے دنیا کو اس کے لئے لونڈی کی طرح بنا دیا جبکہ کہ وہ اس کے پاس کسی حرص ولالچ کے بغیر آتی ہے۔ اور اس نے اس پر ہر نعمت کے دروازے کھول دیئے اور اسے ہر مصیبت سے پناہ دی اور پرورش فرمائی اور اپنی جناب سے اسے سکھایا اور معارف عالیہ سے اسے اطلاع بخشی اور وہ معیّن وقت پر تمہارے پاس آیا۔ پس تم اِس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ اور اس فضل کا سرچشمہ کہاں ہے؟ اللہ نے اسے دیا جو دیا۔ کیا شیطان ان عظیم باتوں پر قادر ہے؟ صاف صاف بیان کرو تم اجر دیئے جاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جو ہر پوشیدہ بات کو ظاہر کر دے گا۔

دوسرا باب

سادات کرام! اللہ سعادت کی راہوں کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے۔ غور سے سنو کہ میں ہی فتویٰ طلب کرنے والا ہوں اور میں ہی مدعی ہوں۔ میں کسی حجاب سے بات نہیں کرتا بلکہ میں وہاب خدا کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے تا مَیں دین کی تجدید کروں

وأنوّر وجه الملّة، وأكسّر الصليب وأُطْفِئَ نار النصرانية، وأقيم سنّة خير البريّة، ولأُصلح ما فَسَدَ، وأروّج ما كَسَدَ. وأنا المسيح الموعود والمهدى المعهود. مَنَّ اللّٰه علىّ بالوحى والإلهام، وكلّمنى كما كلّم برسله الكرام، وشهد على صدقى بآيات تشاهدونها، وأرى وجهى بأنوارٍ تعرفونها. ولا أقول لكم أن تقبَلونى من غير برهانٍ، وآمِنوا بى من غير سلطانٍ، بل أنادى بينكم أن تقوموا لِلّٰه مقسطين، ثم انظروا إلى ما أنزل اللّٰه لى من الآيات والبراهين والشهادات.

فإن لم تجدوا آياتى كمثل ما جرت عادة اللّٰه فى الصادقين، وَ خلتْ سُنّته فى النبيّين الأوّلين، فرُدّونى ولا تقبلونى يامعشر المُنكرين.

اور ملت کا چہرہ روشن کروں،صلیب کو توڑوں ، عیسائیت کی آگ بجھاؤں اور مخلوق کے بہترین فرد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت قائم کروں اور جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اس کی اصلاح کروں اور جن (اقدار کی) کساد بازاری ہے انہیں رائج کروں اور یہ کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اللہ نے مجھ پر وحی والہام کا احسان کیا اور اس نے میرے ساتھ اسی طرح کلام کیا جیسے اس نے مرسلین کرام سے کلام فرمایا تھا۔ اور ایسے نشانوں سے میری سچائی کی شہادت دی جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور ایسے انوار سے میری رونمائی کی جنہیں تم پہچانتے ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی دلیل کے بغیر مجھے قبول کرو اور بغیر کسی واضح دلیل کے مجھ پر ایمان لے آؤ بلکہ میں تمہارے درمیان یہ منادی کر رہا ہوں کہ تم انصاف کرتے ہوئے اللہ کی خاطر کھڑے ہو جاؤ پھر جو نشانات اور دلائل اور شہادتیں اللہ نے میرے لئے نازل فرمائے ہیں ان پر نظر ڈالو۔

اے منکروں کے گروہ! اگر تم میرے نشانوں کو
﴿۲۱﴾ راستبازوں میں اللہ کی عادت جاریہ اور گذشتہ انبیاء میں اس کی گزری ہوئی سنت کے مطابق نہ پاؤ تو بیشک مجھے ردّ کر دو اور مجھے قبول نہ کرو۔

وإن رأيتم آياتی كآيات خلتْ فی السابقين، فمن مقتضی الإيمان أن تقبلونی ولا تمرّوا عليها معرضين. أ تعجبون من رحمة اللّٰه وقد جاء ت أيّامها؟ وترون الملّة ذاب لحمها وظهرت عظامها، وكُبّر أعداؤها وحُقّر خُدّامها. ما لكم ترون آیَ اللّٰه ثم تُنكرون؟ وترون شمس الحق أمام أعينكم ثم لا تستيقنون؟

أيّها الناس. تمّت عليكم حجة اللّٰه فإلام تفرّون؟ وإن آياته من كلّ جهةٍ ظهرت، والإسلام نزل فی غار الغربة وأوامره تعطّلت، وكلّ آفةٍ عليه نزلت، وكلّ مصيبةٍ كشرت له أنيابها، وكلّ نحوسةٍ فتح عليه بابها، وَالألْفُ السادس الّذی وُعد فيه ظهور المسيح قد انقضی، فما زعمكم. أأخلفَ اللّٰه وعده أو وفّی؟

لیکن اگر تم میرے نشانوں کو اُن نشانوں کی طرح پاؤ جو سابقین میں گزر چکے ہیں تو پھر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم مجھے قبول کرو اور ان (نشانات) سے اعراض کرتے ہوئے گزر نہ جاؤ۔ کیا تم اللہ کی رحمت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ اس (رحمت) کا زمانہ آ گیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ملت (اسلامیہ) کا گوشت گھل گیا ہے اور اس کی ہڈیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس کے دشمن بڑے بنا دیئے گئے ہیں اور اس کے خادم چھوٹے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے نشانوں کو دیکھتے ہو پھر انکار کر دیتے ہو۔ اور اپنی آنکھوں کے سامنے آفتاب صداقت دیکھتے ہو لیکن پھر بھی یقین نہیں کرتے۔

اے لوگو! اللہ کی حجت تم پر تمام ہو چکی پھر کس طرف بھاگ رہے ہو؟ اور یقیناً اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور اسلام غربت کی گہری غار میں اتر گیا ہے اور اس کے احکامات تعطّل کا شکار ہو گئے ہیں اور ہر آفت اور افتاد اس پر آن پڑی ہے اور ہر مصیبت نے اس (پر حملہ) کے لئے اپنی کچلیاں ظاہر کر دی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے۔ چھٹا ہزار جس میں ظہور مسیح کا وعدہ کیا گیا تھا وہ گزر چکا ہے پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اللہ نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اسے پورا کیا ہے؟

ألا ترون كيف اتّفقت الأمم على خلاف هٰذه الملّة، وصالوا عليه متّفقين كسباع تخرج من الاَجَمة الواحدة، وبقى الإسلام كوحيدٍ طريدٍ، وصار غَرَضَ كلِّ مَريدٍ، وللأغيار عيدٌ، وقمرُنا ذوالقعدة ، قَعَدْنا كالمنهزمين من الكَفَرة بكمال الخوف والرِّعْدة، وهم يُطعنون فى ديننا ولا كطَعْن الصَّعْدة؟ فعند ذالك بعثنى ربّى علٰى رأس المائة. أ تزعمون أنه أرسلنى من غير الضرورة؟ ووالله إنّى أرىٰ أن الضرورة قد زادت من زمانٍ سَبَقَ، وولّى الإقبال كغلامٍ أَبَقَ. وكان الإسلام كرجل لطيف البُنية، مليح الحلْية، والآن ترى على وجهه سواد البدعات، وقروح المحدَثات، ونُقل إلى الغثّ سمينُه، وإلى الكدر مَعينُه، وإلى الظلمات نوره، وإلى الأخرِبة قصوره،

کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام اقوام اس ملّت (اسلامیہ) کے خلاف کیسے متفق ہوگئیں ہیں۔اور انہوں نے ایک ہوکراُن درندوں کی طرح اِس پر حملہ کر دیا ہے جو درختوں کے ایک ہی جھنڈ سے باہر نکل آتے ہیں۔اوراسلام ایک تنہا دھتکارے ہوئے شخص کی طرح ہوگیا ہے۔اوروہ ہرسرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔اوراغیار کی عید ہے اور ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے۔ہم لرزاں وترساں کافروں سے شکست خوردہ (افراد) کی طرح بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے دین پر طعن کررہے ہیں لیکن (ان کی) یہ (طعنہ زنی) نیزہ زنی کی طرح نہیں (بلکہ اس سے شدید تر ہے)۔ایسے وقت میں میرے رب نے مجھے صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔کیاتم خیال کرتے ہوکہ اس نے مجھے بلاضرورت بھیج دیا ہے؟ اللہ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ضرورت زمانہ گذشتہ سے کہیں بڑھ گئی ہے اور خوش بختی بھگوڑے غلام کی طرح منہ پھیر کے چلی گئی ہے۔ اور اسلام ایک ایسے شخص کی طرح تھا جس کی بناوٹ عمدہ اور چہرہ خوبصورت تھا مگراب تُو اس کے چہرہ پر بدعات کی سیاہی اوررسومات کے زخم دیکھے گا۔ اسلام کا صحت مند جسم کمزور، اس کا صاف چشمہ گدلے پانی اوراس کا نورتاریکیوں میں

وصار كدارٍ ليس فيها أهلها، أو كوَقْبَةِ مَشارٍ ما بقى فيها إلّا نحلُها. فكيف تظنّون أن اللّٰه ما أرسل مجدّدًا فى هذا الزمان، وكان وقت نزولِ المائدة لا وقت رفعِ الخِوان. وكيف تزعمون أن اللّٰه الكريم عند ازدحام هٰذه البدعات وسيل السيّئاتِ، ما أراد إصلاح الخلق، بل سلّط على المسلمين دجّالا منهم ليهلكهم بسمّ الضلالات؟ ﴿۲۲﴾ أكان دجلُ النصارى قليلًا غير تامٍّ فى الإضلال، فكمّله اللّٰه بهذا الدجّال؟

فواللّٰه ليس هٰذا الرأى من عين العقول والأبصار، بل هو صوت أنكرُ مِن صوت الحمارِ، وأضعف مِن رَجْعِ الحوار. ثم مع ذالک كيف نزلت الآيات تَتْرىٰ لتأييد رجل يعلمه اللّٰه أنه من المفترين؟ أليس فيكم شىء من تقوى القلوب يا معشر المنكرين؟

اوراس کے محلّات ویرانوں میں بدل گئے ہیں اور وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہوگیا جس کے رہنے والے اس میں نہیں ہیں یا وہ ایسا شہد کا چھتا ہے جس میں صرف اس کی مکھیاں رہ گئی ہیں۔تم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ نے اس زمانے میں کوئی مجدد نہیں بھیجا جبکہ یہ وقت (آسمانی) مائدہ کے نزول کا وقت تھا نہ کہ اس (دسترخوان) کے اٹھائے جانے کا۔اورتم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ کریم نے ان بدعتوں کے ہجوم اور برائیوں اور بدیوں کے سیلاب کے وقت اصلاحِ خلق نہیں چاہی بلکہ مسلمانوں پر انہیں میں سے ایک دجال کو مسلط کر دیا تا وہ انہیں گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے۔کیا عیسائیوں کا دجل گمراہ کرنے میں کچھ کم اور ناتمام تھا کہ اللہ نے اس دجال کے ذریعہ اسے مکمل کیا۔

اللہ کی قسم! یہ عقل اور بصیرت کے چشمہ سے نکلی ہوئی رائے نہیں بلکہ یہ آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے اور اونٹنی کے (چھوٹے) بچے کی آواز سے بھی زیادہ کمزور ہے۔پھر اس کے باوجود ایک ایسے شخص کی تائید کے لئے لگاتار نشانات کیسے نازل ہوگئے جس شخص کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ وہ مفتری ہے۔اے منکروں کی جماعت! کیا تم میں دلوں کے تقویٰ کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔

ما كان لعبد أن يفترى على الله ثم ينصره الله كالمقبولين. فإن مِنْ هذا يُرفَع الأمان ويشتبه الأمر ويتزلزل الإيمان، وفيه بلاء للطالبين. أ تزعمون أن رجلا يفترى على الله كلّ ليلٍ ونهارٍ وآصال وأبكارٍ ويقول يوحى إلىّ وما أوحى إليه شيء ، ثم ينصره ربّه كما ينصر الصادقين؟ أهٰذا أمر يقبله العقل السليم؟ ما لكم لا تفكّرون كالمتقين؟ أبقِيت لكم دجّالون.. وأين المُجدّدون والمصلحون، وقد أكل الدينَ دودُ الكفر.. ألا تنظرون؟

أَلا ترون علماء النصارى كيف يخدعون الجهّال، ويلمعون الأقوال والأعمال، لعلهم يرجعون؟ وإن الله أنزل لكم حجّة عليهم، فلم لا تنتفعون بحجّته أيها العاقلون؟

کسی بندہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ پر افترا کرے پھر بھی اللہ اس کی ایسے مدد کرے جس طرح مقبول بندوں کی مدد فرماتا ہے۔اس طرح تو دنیا سے امان اٹھ جائیگی اور معاملہ مشتبہ اور ایمان متزلزل ہوجائے گا اوراس میں (حق) کے طالبوں کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایک شخص ہر رات دن اور صبح وشام اللہ پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، پھر بھی اس کا رب اس کی ایسی مدد کرتا ہے جیسی مدد وہ صادقوں کی کرتا ہے۔ کیا عقل سلیم یہ بات قبول کر سکتی ہے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم متقیوں کی طرح غور وفکر نہیں کرتے کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے ہیں اور مجدد اور مصلح کہاں گئے؟ حالانکہ کفر کے کیڑے دین کو کھا گئے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں؟

کیا تم نہیں دیکھتے کہ عیسائیوں کے علماء کس طرح جاہلوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اقوال اور اعمال کو دلفریب شکل میں پیش کرتے ہیں تا کہ وہ (ان کی طرف) رجوع کریں۔ اور اے عقلمندو! اللہ نے تمہارے لئے ان کے خلاف ایک حجت نازل فرمائی پھر تم اس کی حجت سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔

ووالـلّٰـــه لـو اجتـمـع أوّلهـم وآخـرهم، وخواصهم وعوامهم، ورجالهم ونساؤهم، ما استطاعوا أن يـأتـوا بآية كما نُعطٰى من ربّنا، ولـو كـان بـعضهم لبعض ظهيرا. ذالک بأنهم على الباطل، ونحن عـلـى الحقّ، وإلٰهنا حيٌّ، وإلٰههم ميّت، فلا يسمع شهيقهم ولا زفيرا. وإنّ لـنا نبيّ نرىٰ آيات صدقه فى هٰـذا الزمن، وليس فى أيديهم إلّا خـضـراء الدمن، فأين تفرّون من حصنِ الأمن أيها الغافلون؟

وإن نبيّـنا خاتم الأنبياء، **لا نبيّ بعده**، إلّا الذى ينوَّر بنوره، ويكون ظهـوره ظِلَّ ظهوره. فالوحى لنا حقٌّ ومِـلْـکٌ بـعد الِاتّبـاع، وهو ضالّةُ فِطرتنا وجدناه من هٰذا النبىّ المطاع، فأُعطينا مجانًا من غير الاشتراء. والـمـؤمن الكامل هو الذى رُزق مـن هذه النعمة على سبيل الموهبة، والذى لَمْ يُـرزَق منه شيئًا يُخاف عليه سوء الخاتمة.

اور اللہ کی قسم! اگر ان کے پہلے اور پچھلے اور ان کے خواص اور عوام اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں اکٹھے ہو جائیں تو بھی ویسا ایک نشان نہیں پیش کر سکتے جیسے نشان ہمارے رب نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باطل پر ہیں اور ہم حق پر۔ اور ہمارا خدا زندہ اور ان کا خدا مردہ ہے اور وہ ان کی چیخ و پکار نہیں سنتا۔ اور ہمارا نبی وہ نبی ہے جس کی سچائی کے نشان ہم اپنے اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں۔ اور ان (عیسائیوں) کے ہاتھ میں گندگی کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزہ کے سوا کچھ نہیں۔ پس اے غافلو! تم امن کے قلعہ سے کس طرف بھاگ رہے ہو۔

ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس اتباع کے بعد وحی کا ملنا ہمارا حق اور ہماری ملکیت ہے اور وہ ہماری فطرت کی گمشدہ متاع ہے۔ جسے ہم نے اس نبی مطاع (کے فیض) سے پایا ہے اس طرح وہ ہمیں خریدے بغیر مفت دی گئی۔ کامل مومن وہ ہے جسے یہ نعمت (وحی) عطیہ کے طور پر عطا کی گئی اور جسے اس میں سے کچھ بھی حصہ نہ دیا گیا اس کے برے انجام کا خدشہ ہے۔ ﴿۲۳﴾

هـذه مـلّـتـنـا نـرىٰ كلّ آنٍ ثـمـارهـا، ونشاهد أنوارها. وأما دين الـنـصـارى فليـس إلّا كدارٍ يـخـوّف الـنـاسَ دُجـاهـا، ويعمى الـعيـونَ دُخـاهـا،وهـل لهـا آية لنـراهـا؟ ووالـلّـه لو لم يكن دين الإسلام لتعسّـرت معـرفة ربّ الـعـالـميـن. فـمـا ظهرت خبيئة الـمـعـارف إلّا بهٰذا الدّين. وإنه كشـجـرة تؤتى أُكُلها كلّ حين، ويـدعـو الآكـليـن الـذين هم من العاقلين. وأمّا دين عيسٰى فما هو إلّا كشـجرة اجُتثّتْ من الأرض، وأزالـت الـصـراصـر قرارها، ثم اللصوص ما أبقَوا آثارها. وليس فى دينهم إلّا قصص منقولة، ومن الـمشـاهـدات مـعـزولة. ومـن الـمعلوم أن القصص المجرّدة لا تهب اليـقـيـن، ولـيـس فيهـا قوّة تـجـذب إلى ربّ الـعـالـميـن. وإنّـمـا الـجـذب فى الآيـات المشهودة، والكرامات الموجودة،

یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر آن دیکھ رہے اور اس کے انوار کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جو نصاریٰ کا دین ہے تو (حقیقتاً) وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی ہے۔ اور اس کا اندھیرا آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔ کیا اس (عیسائیت) میں کوئی نشان ہے جسے ہم دیکھ سکیں اور اللہ کی قسم اگر دین اسلام نہ ہوتا تو رب العالمین کی معرفت دشوار ہو جاتی۔ پوشیدہ معارف صرف اس دین اسلام سے ظہور میں آئے ہیں اور یہ دین ایک ایسے درخت کی طرح ہے جو اپنے پھل ہر وقت دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو دعوت دیتا ہے جو عقلمندوں میں سے ہیں۔ اور جو عیسائی مذہب ہے تو وہ ایک ایسے درخت کی طرح ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو۔ اور تیز و تند آندھیوں نے اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا ہو اور پھر چور اچکوں نے اس کے آثار باقی نہ رہنے دیئے ہوں۔ اور ان کے مذہب میں صرف منقولی قصے ہیں اور مشاہدات کا فقدان ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ محض قصے یقین عطا نہیں کرتے اور ان میں وہ قوت نہیں ہوتی جو رب العالمین کی طرف کھینچ کر لائے۔ (قوت جذب) صرف آیات مشہودہ اور کرامات موجودہ میں ہوتی ہے۔

وبھا تتبدّل القلوب، وتزکّی النفوس وتزول العیوب، فھی مختصّ بالإسلام، واتّباع نبیّنا خیر الأنام، وانا علٰی ھٰذا من الشاھدین، بل من أھلھا ومن المجرّبین، ونتمّ بھا الحجّة علی المنکرین. وأیّ شیءٍ الدینُ الذی کان کدارٍ عفَت آثارھا، أو کروضةٍ أُجیحت أشجارھا؟ ولا یرضی العاقل بدینٍ کان کدارٍ خربت، أو کعصا انکسرت، أو کامْرأةٍ عَقَرت، أو کعین عمیت. فالحمد للّٰہ کلّ الحمد، أن الإسلام دین حیٌّ یُحیی الأموات، ویُخضّر المَوات، ویُنضّر الحیاة. وإنّی أعجب، واللّٰہ، کلَّ العجب من قومٍ یقولون إنّا من فِرق الإسلام، ثم ینکرون فیوض ھٰذا الدّین وفیوض نبیّنا خیر الأنام، ومکالمة اللّٰہ العلّام. ما لھم لا یھبّون من رقُدتھم، ولا یفتحون عیون فطنتھم؟

اور اس سے دل بدل جاتے اور نفوس پاک ہوتے اور تمام عیوب دور ہوجاتے ہیں۔ اور یہ اسلام اور ہمارے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مختص ہیں اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ بلکہ میں انہیں لوگوں میں سے اور اہل تجربہ میں سے ہوں۔ اور اس سے ہم منکرین پر حجت تمام کرتے ہیں۔ اور وہ دین کیا شَے ہے جو اُس گھر کی طرح ہو جس کے آثار مٹ چکے ہوں یا اس باغ کی طرح ہے جس کے درخت جڑ سے اکھاڑ دیئے گئے ہوں۔ اور کوئی صاحب عقل ایسے دین پر راضی نہیں ہوگا جو ایسے گھر کی طرح ہو جو ویران ہو چکا ہو یا ایسے عصا کی طرح ہو جو ٹوٹ چکا ہو یا اس عورت کی طرح ہو جو بانجھ ہوگئی ہو یا اس آنکھ کی طرح ہو جو اندھی ہوگئی ہو پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کرتا ہے اور زندگی کو رونق بخشتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! مجھے ایسے لوگوں پر سخت تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے فرقوں میں سے ہیں مگر بایں ہمہ اس دین کے فیوض اور ہمارے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور علیم خدا کی ہمکلامی سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے جو اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی فطانت کی آنکھیں نہیں کھولتے،

فأستعيذ بالله من مثل حالهم وأعجب لهم ولأقوالهم! وقد قُمت فيهم مأمورًا من الله فلا يؤمنون، وأدعو إلى الله فلا يأتون، ويمرّون كأنهم ما سمعوا وهم يسمعون. أما بَلَغَتْهُمْ قصص قوم كانوا يكذّبون رسلهم ولا ينتهون؟ أم لهم براء ة في القرآن فهم بها يتمسّكون؟ وإنّي، والله، من الرحمٰن، يكلّمني ربّي ويوحي إليّ بالفضل والإحسان. وإني نشدتُه حتّى وجدتُه، وطلبتُه حتّى أصبتُه. وإنّي أُعطيتُ حياةً بعد الممات، ووجدت الحقّ بعد ترك الفانيات. وإنّ ربّنا لا يضيع قومًا طالبين، ولا يترك في الشبهات من طلب اليقين. وإنّكم مكرتم كلّ المكر، ولو لا فضل الله ورحمته لكنت من الهالكين.

پس میں ان کی اس طرح کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور مجھے ان پر اور ان کے اقوال پر سخت تعجب ہوتا ہے۔ یقیناً میں ان میں مامور من اللہ کے طور پر کھڑا ہوں پر وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پر وہ نہیں آتے اور وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں ﴿۲۴﴾ حالانکہ وہ سن رہے ہوتے ہیں۔ کیا ان تک ان لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو اپنے رسولوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور باز نہیں آتے تھے۔ کیا ان کے لئے قرآن میں بریت موجود ہے جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں خدائے رحمان کی طرف سے ہوں۔ میرا رب مجھ سے ہمکلام ہوتا اور فضل واحسان کے ساتھ میری طرف وحی کرتا ہے میں نے اسے ڈھونڈا تو اسے پایا اور میں نے اس کی تلاش کی تو وہ مجھے مل گیا اور ایک موت کے بعد مجھے زندگی عطا کی گئی۔ اور فانی چیزوں کو چھوڑ دینے کے بعد میں نے حق کو پایا یقیناً ہمارا رب طلب کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا اور جس نے یقین کی تلاش کی وہ اسے شبہات میں پڑا رہنے نہیں دیتا۔ تم نے ہر طرح کی تدبیروں کو آزما دیکھا اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو میں ضرور ہلاک ہونے والوں میں سے ہوتا۔

وخاطبني ربّي وقال: إنّک بأعيننا، فأوفٰى وعده في كل موطنٍ وعند كلّ كيدٍ من الكائدين. ونصرني وآواني إليه، وكرَّ كلُّ واحدٍ منكم عليّ، فلم يتمكّن بشر منّي فرجعوا خائبين. وقطعتم ما أمر اللّٰه به أن يوصل، وأشعتم بين النّاس أن هؤلاء ليسوا من المسلمين، وتمنّيتم أن نكون من المخذولين، فقلّب اللّٰه عليكم أمانيكم، ونشر ذكرنا في العالمين. أهٰذا جزاء المفترين؟

أيّها النّاس.. لكم لونان: لون في القلب، ولون في اللسان. الإيمان على الألْسُن والكفر في الجنان. جعلتم الأقوال للرحمٰن، والأعمال للشيطان فأين أنتم من هداية القرآن؟ أنتم تقرؤون في كتاب اللّٰه أن عيسٰى ذاق كأس الممات، ثم ترفعونه مع جسمه العنصريّ إلى السماوات، فلا أدري حقيقة إيمانكم بالآيات.

اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ’’تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔‘‘ پھر اس نے ہر میدان اور تدبیر کرنے والوں کی ہر تدبیر کے موقع پر اپنے اس وعدہ کو پورا کیا اور میری نصرت فرمائی اور مجھے اپنے پاس پناہ دی اور تم میں سے ہر شخص نے مجھ پر حملہ کیا لیکن کوئی بشر مجھ پر غالب نہ آسکا تب وہ سب کے سب ناکام لوٹے۔ اور جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا تھا اسے تم نے کاٹا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ یہ لوگ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ اور تم نے تمنا کی کہ ہم بے یارو مددگار ہو جائیں لیکن اللہ نے تمہاری یہ خواہشات تم پر الٹا دیں۔ اور ہمارے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا۔ کیا یہی مفتریوں کی جزا ہے؟

اے لوگو! تمہارے دو رنگ ہیں، ایک دل کا رنگ ہے اور دوسرا زبان کا رنگ ہے۔ زبانوں پر تو ایمان ہے اور دل میں کفر ہے۔ تم نے اقوال رحمان خدا کے لئے اور اعمال شیطان کے لئے بنا رکھے ہیں، سو قرآن کی ہدایت سے تمہارا کیا سروکار؟ تم کتاب اللہ میں تو پڑھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا پیالہ چکھا پھر تم اسے مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر بھی چڑھاتے ہو۔ پس آیات پر تمہارے ایمان لانے کی حقیقت مجھے سمجھ نہیں آتی۔

تتلون فی صلواتکم أن عیسٰی مات، ولا رفع الجسمِ ولا حیاۃ، ☆ ثم بعد الصلاۃ تتربّعون فی رکن المحراب، وتُقبِلون بوجوھکم علی الأصحاب، فتقولون: من اعتقد بموتہ فھو کافر وجزاؤہ السعیر ووجب لہ التکفیر. تلک صلواتکم، وھذہ کلماتکم تقرؤون فی الفرقان: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ [1] وبہ تؤمنون، ثم تترکون معناہ وراء ظھورکم وأنتم تعلمون. أ تجدون فی کتاب اللّٰہ نزول عیسٰی بعد موتہ؟ فما معنی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ یا ذوی الحَصاۃ؟

تم اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام فوت ہوگئے جبکہ جسمانی رفع اورزندگی نہیں ☆ (پڑھتے۔) پھر نماز کے بعد محراب کے ستون کے پاس چوکڑی مار کر اپنا رخ ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہو کہ جو اُن کی (حضرت عیسٰی علیہ السلام کی) وفات کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور اس کی سزا جہنم ہے، اور اس کی تکفیر واجب ہو جاتی ہے۔ یہ ہیں تمہاری نمازیں اور یہ ہیں تمہارے کلمات۔ تم قرآن میں فلمّا توفّیتنی پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر تم اس کے معانی کو سمجھتے بوجھتے ہوئے پسِ پشت ڈال دیتے ہو۔ کیا تم کتاب اللہ میں عیسٰی علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے نزول کا ذکر پاتے ہو؟ تو اے صاحبانِ عقل فلمّا توفّیتنی کے کیا معنی ہوئے؟ ﴿۲۵﴾

☆ وأمّا ما قال سبحانہ تعالٰی: يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ [2] فلیس معناہ رفع الجسم مع الروح. والدلیل علیہ ذکرُ التوفّی قبل الرفع، وإنّ ھٰذا الرفع حقٌّ کل مؤمنٍ بعد الممات، وھو ثابت من القرآن والأحادیث والروایات. وإن الیھود کانوا مُنکرین برفع عیسٰی، ویقولون إنّ عیسٰی لا یُرفَع کمثل المؤمنین ولا یُحییٰ، وذالک بأنّھم کانوا یُکفّرونہ ولا یحسبونہ من المؤمنین. فردّ اللّٰہ علیھم فی ھذہ الآیۃ، وکذالک فی آیات أخری وقال: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ [3] وإنّھم من الکاذبین. منہ

☆ اور یہ جو اللہ سبحانہ نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ فرمایا ہے تو اس کے معنی روح کے ساتھ جسم کا اٹھایا جانا نہیں ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع سے پہلے توفی کا ذکر ہے اور یہ رفع مرنے کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور یہ قرآن، احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ اور یہودی عیسٰی علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عیسٰی کا مومنوں کی طرح رفع نہیں ہوگا اور نہ وہ زندہ کئے جائیں گے وجہ یہ کہ وہ اسے کافر قرار دیتے تھے اور مومنوں میں سے نہیں سمجھتے تھے اس لئے اللہ نے اس آیت اور دوسری آیات میں ان کا ردّ کیا اور فرمایا: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کہ اللہ نے اس کا اپنی طرف رفع کیا اور یہ کہ یہود جھوٹوں میں سے ہیں۔ منہ

[1] المائدۃ:۱۱۸ [2] آل عمران:۵۶ [3] النساء:۱۵۹

أتكفرون بكتاب اللّه بعد إيمانكم، ولا تتّقون اللّه وتبغون مرضاة إخوانكم؟ أتعادون من أُرسل على رأس المائة، وهو منكم ومن هذه الأمّة، وجاء في وقت الضرورة، وعند فتن النصرانيّة، ووافى دروب صحف اللّه بالحقّ والحكمة، وشهد اللّه علىٰ صدقه بالآيات المنيرة. ما لكم تردّون رحمة اللّٰه بعد نزولها، ولا تكونون من الشاكرين؟ غشى الإسلامَ ليلُكم، وانهمر إليه سيلُكم ، وتَحْسَبون أنكم تحسنون؟ ما لكم لا تنظرون إلى الزمان وآفاته، وإلى طوفان الكفر وسطواته؟ أليس فيكم رجل من المتفرّسين؟ فعجِبْنا واللّٰه، كلّ العجب، وحَيَّرَنا ما تقولون وما تفعلون، وما تصنعون بحذاء الكافرين، وما أعددتم في جواب المتنصّرين؟ إنكم تقطعون أصلكم بأيديكم،

کیا تم ایمان لانے کے بعد کتاب اللہ کا انکار کرتے ہو؟ اور اللہ سے نہیں ڈرتے اور اپنے بھائی بندوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ کیا تم اس شخص سے دشمنی کرتے ہو جو اس صدی کے سر پر بھیجا گیا اور وہ تم میں سے ہے اور اس امت کا فرد ہے۔ اور وہ عین ضرورت کے وقت اور عیسائیت کے فتنوں کے موقعہ پر آیا۔ اور اس نے اللہ کے صحیفوں کی کھلی کھلی راہوں کو حق وحکمت کے ساتھ پالیا۔ اور اللہ نے درخشاں نشانوں کے ساتھ اس کی سچائی کی شہادت دی۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی رحمت کو اس کے نازل ہونے کے بعد تم ردّ کر رہے ہو اور تم شکر گزروں میں سے نہیں بنتے۔ تمہای رات نے اسلام کو ڈھانپ لیا۔ اور تمہارا سیل رواں تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور تم سمجھتے ہو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم زمانے اور اس کی آفات اور کفر کے طوفان اور اس کے حملوں کی طرف نہیں دیکھتے؟ کیا تم میں فراست رکھنے والا کوئی مرد نہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہمیں سخت تعجب ہوا اور ہمیں حیرت میں ڈال دیا اس نے جو تم کہتے ہو اور جو تم کرتے ہو نیز جو تم کافروں کے مقابل میں منصوبے بناتے ہو اور عیسائیوں کے جواب میں جو تم نے تیاری کی ہے تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کاٹ رہے ہو

وتنصرون بأقوالكم أعداء الدّين. إن الله أرسل عبدًا عند هٰذا الطوفان، وأنتم تُكفّرونه وتخرجونه من دائرة الإيمان، وقد جاء بنورٍ تجلَّى، وبالمعارف تحلَّى، ليكون حجّة الله على صدق الإسلام، ولتخرج شمس الدّين من الظلام، وليدافع الله عنه الضرَّ، والزمنَ المُرَّ، وليمدّ ظلّه ويكثر ثماره، ويُرى الخلْقَ أنواره، وليشاهد الناس أنه أزيد من كلّ دينٍ، فی كيفٍ وكمٍّ وثَمٍّ ورَمٍّ، ثم أنتم تكفرون به، بل أنتم أوّل المعادين. وظَنَنَّا أنكم صَفْو الزّمان، وعينٌ جارية للظمْآن، فظهر أنكم ماء كدر لا يوجد فی الكدورة مثلكم فی البلدان. وجادلتم، فأكثرتم جدالكم حتى سبقتم السابقين، وجاوزتم الحدود، ونقضتم العهود، وكفّرتم المسلمين.

اوراپنے اقوال کے ذریعہ دین کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہو۔اللہ نے اس طوفان کے وقت پر ایک بندہ کومبعوث فرمایا ہے اورتم ہو کہ اس کی تکفیر کر رہے ہواوراسے دائرہ ایمان سے خارج کررہے ہو حالانکہ وہ روشن نور اور خوبصورت معارف کے ساتھ آیا ہے تا کہ اسلام کی سچائی پر اللہ کی حجت ہو اور تا دین کا سورج تاریکی سے باہر نکل آئے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کو اور تلخ زمانے کو دور کرے اورتا وہ اسلام کے سایہ کو لمبا کرے اوراس کے پھلوں کو بڑھائے اوراس کے انوار خلق خدا کو دکھائے۔اورتا لوگ مشاہدہ کرلیں کہ وہ (اسلام) ہر دوسرے دین سے کیفیت اور کمیت اور اصلاح و درستگی میں بڑھ کر ہے۔ پھر بھی تم اس کا انکار کررہے ہو۔ بلکہ تم اول درجہ کے دشمن ہو۔ اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ تم زمانے کے چنیدہ اور پیاسوں کے لیے جاری چشمہ ہو۔مگر ظاہر یہ ہوا کہ تم گدلا پانی ہواوراس گدلے پن میں تمام دنیا میں تم جیسی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پس تم نے جھگڑا کیا اورخوب جھگڑا کیا یہاں تک کہ پہلے تمام لوگوں پر سبقت لے گئے اورتم نے حدود سے تجاوز کیا،عہدوں کو توڑا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔

أَلا تــرون أنــي كـنــت عبـدًا مستورًا في زاوية الخمول، بعيدا من الإعزاز والقبول، لا يُؤْمٰى إليّ ولا يشار، ولا يـرجىٰ مني النفع ولا الـضـرار، ومـا كـنت مـن الـمعـروفيـن. فـأوحى إليّ ربّي وقـال: إني اخترتك وآثرتك، فـقُـلْ إنّـي أُمـرتُ وأنـا أوّل الـمـؤمـنيـن. وقـال: أنـت منّي بـمـنـزلة تـوحيدي وتفريدي، فـحـان أن تـعـان وتُـعـرَف بيـن الـنّـاس. يـأتون من كلّ فجٍّ عميق. يـنصرك رجال نوحي إليهم من السّمـاء. يـأتيك من كلّ فجٍّ عـميق. هٰذا مـا قـال ربّي، فأنتم تـرون كيف أرى الـعـون. إن الـنّـاس أتتُـنـي أفـواجًـا، وانثالتْ عـلـيّ الهـدايـا كـأنّهـا بحر تهيج فـي كـل آن أمـواجًـا. هذه آيات الـلّٰـه لا تـنـظـرون إلـى نورهـا، ﴿٢٦﴾

کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں گوشہ گمنامی میں چھپا ہوا ایک بندہ تھا۔ جو اعزاز اور مقبولیت سے اتنا دور تھا کہ میری طرف اشارہ تک نہیں کیا جاتا تھا۔ اور مجھ سے کسی نفع یا نقصان کی امید نہیں رکھی جاتی تھی۔ اور نہ ہی میں معروف لوگوں میں سے تھا۔ پھر میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ میں نے تجھے اختیار کیا اور چن لیا۔ پس تو کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اور اس (اللہ) نے فرمایا کہ ’’تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے کہ جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔‘‘ یہ ہے جو میرے رب نے فرمایا۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ کس طرح اس نے مدد کر کے دکھائی۔ لوگ میرے پاس فوج درفوج آئے اور مجھے تحائف اس کثرت سے بھیجے گئے گویا کہ وہ ایک سمندر ہے جو ہر آن ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جن کے نور کو تم دیکھ نہیں رہے۔

وتنكرون بعد ظهورها. ألا تفكّرون في أمري؟ أسمعتم اسمي قبل ما أنبأ به ربّي؟ فإنّي كنت مستورًا كأحدٍ من الأنام، غير مذكور في الخواصّ ولا العوامّ. ومضٰى عليّ دهرٌ ما كنت شيئًا مذكورًا، وكنت أعيش كرجل اتّخذه النّاس مهجورًا وكانت قريتي أبْعَدَ من قصدِ السيّارة، وأحقرَ في عيون النظّارة، درستْ طلولها وكُرِهَ حلولها، وقلّت بركاتها وكثرت مضرّاتها ومعرّاتها؛ والذين يسكنون فيها كانوا كبهائم، وبذِلَّتِهم الظاهرة يدعون اللائم؛ لا يعلمون ما الإسلام، وما القرآن وما الأحكام. فهٰذا من عجائب قضاء اللّٰه وغرائب القدرة، أنه بعثني من مثل هذه الخربة، لأكون على أعداء الدين كالحَرْبة.

اورتم ان کے ظہور کے بعد بھی انکار کر رہے ہو۔تم میرے معاملہ میں کیوں غور وفکر نہیں کرتے۔میرے رب کے خبر دینے سے پہلے کیا تم نے میرا نام بھی کبھی سنا تھا۔اور میں لوگوں میں سے ایسے عام شخص کی طرح مخفی تھا جو خواص اور عوام میں کبھی مذکور نہ ہوا ہو اور مجھ پر ایک لمبا زمانہ گزرا کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔اور میں ایک ایسے شخص کی طرح زندگی گزار رہا تھا کہ جسے لوگ چھوڑ چکے ہوں۔اور میری بستی مسافروں کے قصد سے بہت دور اور نظّارہ کرنے والوں کی نظروں میں حقیر ترین جگہ تھی۔جس کے ٹیلوں کے نشان مٹ چکے تھے۔اور جہاں ٹھہرنا ناپسند کیا جاتا تھا۔اور جس کی برکتیں کم ہوگئیں تھیں اور جس کی تکالیف ومصائب بڑھ گئے تھے اور جو لوگ وہاں (قادیان میں) رہتے تھے وہ جانوروں کی طرح تھے اور وہ اپنی ظاہری ذلت کی وجہ سے ملامت کرنے والوں کو دعوت دے رہے تھے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ اسلام کیا ہے اور قرآن کیا ہے اور احکام کیا ہیں۔پس یہ اللہ کی عجیب وغریب قضا وقدر میں سے ہے کہ اُس نے مجھے اس ویرانے میں مبعوث فرمایا تاکہ میں دین کے دشمنوں کے لئے برچھی کی مانند بن جاؤں۔

وبشّرني في زمن خمولي وأيّام قبولي بأني سَأكُون مرجع الخلائق، ولِصَولِ الكفرة كالسدّ العائق، وأُجلَسُ على الصدر، وأُجعل للقلوب كالصدر. يأتونني من كلّ فجّ عميق، بالهدايا وبكلّ ما يليق. هٰذا وحي من السّماء، من حضرة الكبرياء، ما كان حديثًا يُفترٰى، ولا كلامًا ينسج من الهوى، بل وعد من ربّي الأعلٰى. وكُتب وطُبع وأُشيع قبل ظهوره في الورٰى، وأُرسل في المدائن والقُرٰى، ثم ظهر كشمس الضحٰى. وترون الناس يجيئونني فوجًا بعد فوج مع الهدايا التي لا تعدّ ولا تحصٰى. أليس في ذالک آيةٌ لأولي النهى؟ وإن كنتَ تحسبني كاذبا فأَرِ الخلُق سرّي، واكشِفْ ستري، واسئلْ من أهل هذه القرية، لعلک تُنصَر من العدا. وإنما حدّثتک بهٰذا الحديث لعلک تفتّش وتهدٰى.

اور اس نے مجھے میری گمنامی کے زمانے اور میری قبولیت کے ایام میں بشارت دی کہ میں بہت جلد مرجع خلائق بن جاؤں گا اور کافروں کے حملہ کے مقابل ایک مضبوط دیوار بن جاؤں گا۔ اور میں صدر نشین کیا جاؤں گا اور میں دلوں کے لئے سینہ بنا دیا جاؤں گا۔ وہ دور دراز سے میرے پاس فوج درفوج تحائف اور قابل قدر ہدیے لے کر آئیں گے۔ یہ آسمانی وحی ہے جو حضرتِ کبریا کی طرف سے ہے کوئی من گھڑت بات نہیں اور نہ ہی خواہش نفس سے یہ کلام بنا یا گیا ہے بلکہ یہ میرے بزرگ و برتر خدا کا وعدہ تھا جو اس کے ظہور سے پہلے ہی تمام دنیا کو لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور اسے شہروں اور بستیوں میں بھیج دیا گیا، پھر وہ دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہو گیا، اور تم دیکھتے ہو کہ لوگ فوج درفوج اتنے تحفے لیکر میرے پاس آتے ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔ کیا اس میں عقلمندوں کے لئے نشان نہیں؟ اور اگر تو مجھے جھوٹا سمجھتا ہے تو خلق خدا کے سامنے میرا راز فاش کر اور میرا پردہ چاک کر۔ اور اس بستی کے رہنے والوں سے پوچھ شاید تجھے دشمن کی طرف سے مدد مل جائے۔ میں نے تو تجھے یہ بات بتا دی ہے تا کہ تو تحقیق کر کے صحیح راہ پا لے۔

﴿۲۷﴾

فإن كنت لا تخاف الله فامْضِ علٰى وجهك، يأتي اللّٰه بعوضك. وإن كنت تتّقيه، فالبرهان بيّنٌ والأمر هيّنٌ. قد رأى الإسلام صدمات الخريف، فانظُرْ.. ألم يأن وقت الربيع والنسيم اللطيف؟ وترى أن القلوب في زمننا هذا أجدبت، وطلّقها المبسرات وتركت، فجاءت رحمة اللّٰه بجَودها، وتداركت وأجادت. وأراد الله في هٰذه الأيام أن يميط شوكًا تجرّح أقدام الإسلام، ويقطع كلّ قتاد وقع في سبيله، ويُطهّر الأرض من اللئام. فتقبّلْ أو لا تقبّلْ.. إني أنا مطر الربيع، وما ادعيتُ بهوى النفس بل أُرسلت من اللّٰه البديع، لأطهّر الدّنيا من أوثانها، وأزكّي النفوس من الشهوات وشيطانها. ألا ترى ما نزل علٰى هذه الملّة؟ وكيف زادتْ علل على العلّة؟

پس اگر تجھے خوف خدا نہیں تو پھر اپنی ڈگر پر چلتا جا، اللہ تیری جگہ کسی اور کو لے آئے گا اور اگر تو اس سے ڈرتا ہے تو پھر دلیل بالکل واضح ہے اور معاملہ آسان ہے۔ اسلام نے موسم خزاں کے تھپیڑے کھائے ہیں۔ پس اب دیکھ کیا موسم بہار اور خوشگوار بادِ نسیم کا وقت نہیں آیا؟ اور تو دیکھتا ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں دل خشک سالی کا شکار ہوگئے ہیں اور بارش کی نوید لانے والی ہواؤں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ پھر اللہ کی رحمت اپنی موسلا دھار بارش کے ساتھ نازل ہوئی اور قحط کا تدارک کیا اور کمال کر دیا۔ اور اللہ نے اس زمانہ میں چاہا کہ وہ ان کانٹوں کو دور کرے جو اسلام کے قدموں کو زخمی کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کی راہ میں آنے والے ہر خاردار درخت کو کاٹ دے۔ اور زمین کو کمینوں سے پاک کرے۔ پس تو قبول کر یا قبول نہ کر۔ میں ہی موسم بہار کی بارش ہوں۔ اور میں نے نفسانی خواہش سے دعویٰ نہیں کیا بلکہ میں بلا نمونہ پیدا کرنے والے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا میں دنیا کو اُس کے بتوں سے اور نفوس کو شہوات اور ان کے شیطان سے پاک کروں۔ کیا تو اس افتاد کو نہیں دیکھتا جو اس ملت پر آپڑی ہے اور کیسے ایک خرابی پر خرابیوں کا اضافہ ہوگیا ہے۔

وتجاوز الوباء مِن أهل دارٍ، إلى مَن كان في جوارٍ، ودعا الحَينُ أخاه، بمثل ما دعاه. ووُطِئَ الدّين تحت أقدام عَبَدَةِ إنسانٍ، وصال الأعداء عليه كثعُبان، حتى صار كقرية يُطرِّقها السَّيل، أو كأرض تعدو عليها الخَيل. هناك رأى اللّٰه أن الأرض خربت، وخيالات الناس فسدت، وما بقى فيهم إلّا أماني الدُّنيا وأهواؤها، وتمايَلَ عليها أبناؤها. فعند ذالک أقامني فيكم لتجديد الدين، وإصلاح الملّة والتزيين. فانظروا، رحمكم اللّٰه، أجئتكم في غير المحلّ كالمفترين، أو أدركتُكم عند نهبِ الشياطين؟

واعلموا، هداكم اللّٰه، أن هذا الأمر بقضاء من الله وقدره، وهذا النّور ليس من ظلمةٍ بل من بدره. وكم من ذئبٍ افترس عباد اللّٰه، أفلا تنظرون؟

اور وبا اہل خانہ سے نکل کر اڑوس پڑوس تک جا پہنچی ہے۔ اور موت نے مرنے والے کو اسی طرح پکارا جیسے اس نے اُسے دعوت دی تھی اور دین انسان پرستوں کے قدموں تلے روند دیا گیا ہے اور دشمنوں نے اس پر اژدھا کی طرح حملہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک ایسی بستی کی طرح ہو گیا جسے سیلاب نے تباہ و برباد کر دیا ہو یا اس زمین کی طرح جس پر گھوڑے چڑھ دوڑے ہوں۔ اس موقع پر اللہ نے یہ دیکھا کہ زمین ویران ہوگئی ہے۔ اور لوگوں کے خیالات بگڑ گئے ہیں۔ اور ان میں صرف دنیا کی خواہشات اور ہواو ہوس باقی رہ گئے ہیں۔ اور دنیادار اس پر جھک گئے ہیں۔ پس ایسے وقت میں اللہ نے تمہارے درمیان مجھے تجدید دین اور ملت کی اصلاح وتزئین کے لئے کھڑا کیا۔ پس غور کرو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ کیا میں تمہارے پاس مفتریوں کی طرح بے محل آ گیا ہوں؟ یا کہ میں شیطانوں کی چھینا جھپٹی کے وقت تمہاری مدد کے لئے آ پہنچا ہوں۔

جان لو اللہ تمہیں ہدایت دے کہ یہ معاملہ اللہ کی قضا وقدر سے ہے۔ اور یہ نور کسی ظلمت سے نہیں بلکہ اس بدر کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے۔ کتنے ہی بھیڑیے ہیں جنہوں نے اللہ کے بندوں کو چیر پھاڑ دیا کیا تم غور نہیں کرتے؟

وكم من لصٍّ نهب أموال الدِّين، أفلا تشاهدون؟ فما زعمكم.. ألم يأْنِ وقت نصرة الرحمٰن؟ كلَّا.. بل جاء ت أيّام فضل الله والإحسان. وما جئتكم من غير سلطان مبين، وعندى شهادات من اللّٰه تزيد يقينًا على يقين. وكنتُ فى حَيّةِ قومى كمَيْتٍ، وبيت كلا بيت. وكنتُ مستورًا غير معروفٍ، لا يعرفنى أحد فى القرية، إلَّا قليل من الطائفة. وكنت أعيش فى زاوية الكتمان، لا يجيئنى أحد من الرجال والنسوان. وكنت مخفيًّا من أهل الزمان، ما قصدت بلدةً من البلدان، وما جُبْتُ الآفاق، وما رأيت العرب وما تقصّيتُ العراق. وما كان لى، واللّٰه، سعة المال، وما ارتضعت من الدّهر إلَّا ثدْىَ عقيمٍ لا يُرجى منه لبن الكمال، وما ركبتُ إلَّا ظهر بهيمٍ ليس فيه شِيَةُ يُسْرِ الحال.

اور کتنے ہی چور اچکے ہیں جنہوں نے دین کے اموال کو لوٹ لیا ہے کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے ؟۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا اب بھی رحمان خدا کی مدد کا وقت نہیں آیا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ کے فضل و احسان کے دن آ گئے ہیں۔ اور میں واضح دلیل کے بغیر تمہاری طرف نہیں آیا جبکہ میرے پاس اللہ کی طرف سے آنے والی شہادتیں موجود ہیں جو یقین پر یقین کو بڑھاتی ہیں۔ اور میں اپنی قوم کے زندوں میں ایک مردہ کی طرح تھا اور گھر میں بھی بے گھر تھا۔ لوگوں کی نگاہوں سے نہاں اور غیر معروف۔ خود قادیان کی بستی میں چند لوگوں کے سوا مجھے کوئی نہ جانتا تھا اور میں گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ مرد و زن میں سے کوئی بھی میرے پاس نہیں آتا تھا۔ اور میں زمانے کے لوگوں میں پوشیدہ تھا۔ میں کسی بھی ملک میں نہیں گیا اور نہ ہی میں نے دنیا جہاں کے سفر کئے تھے۔ نہ عرب دیکھا تھا اور نہ عراق کا رخ کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! مجھے وسعت مال بھی میسر نہ تھی۔ میں نے زمانے کی (چھاتی) سے دودھ نہیں پیا ہاں ایک بانجھ کے پستان سے، جس سے کامل دودھ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اور میں نے صرف ایسے جانور کی پُشت پر سواری کی جس میں شان وشوکت کی کوئی علامت نہ تھی۔ ﴿۲۸﴾

فبشّرنی ربّی فی تلک الزمن بأنه
سیکفینی فی جمیع المهمّات،
ویفتح علیّ باب کلّ نعمة من
التفضّلات. وکما ذکرت، کان
ذالک الوقت وقتَ العُسرِ
وأنواعِ الحاجات، وبشّرنی ربّی
بتسهیل أموری وتیسیر مناهجی،
وتکفُّلِه بکلّ حوائجی. فعند
ذالک وفی زمنٍ أبعد مِن أمنٍ
أمرت أن یُصنَع خاتمٌ فیه نقوش
هٰذه الأنباء، لیکون عند ظهورها
آیة للطُّلباء، وحُجّة علی الأعداء.
والخاتم موجود وهذا نقشه
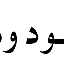 یا أهل الآراء☆ ثم فعَلَ
اللّٰه کما وَعَدَ، ومَطَرَ سحابُ
فضله کما رَعَدَ، وجعل اللّٰهُ حبّةً
صغیرة أشجارًا باسقة وأثمارًا
یانعة. ولا سبیلَ إلی الإنکار،

پس میرے رب نے اُس زمانے میں مجھے بشارت
دی کہ وہ بہت جلد تمام مہمات میں میرے لئے
کافی ہوگا اور سرفرازیوں کی ہر نعمت کا دروازہ مجھ پر
کھول دے گا۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ
وقت بڑی تنگی اور طرح طرح کی حاجات کا وقت
تھا۔ (ایسے وقت میں) میرے رب نے میرے
تمام امور اور میری راہوں میں سہولت اور آسانی
پیدا کرنے کی اور میری تمام ضرورتوں کا خود کفیل
ہونے کی مجھے بشارت دی۔ سو اُس وقت اور امن
سے دور زمانے میں مجھے حکم دیا گیا کہ ایک ایسی
انگوٹھی بنائی جائے جس میں ان پیش گوئیوں کے
نقوش ہوں تا کہ وہ ان (خوشخبریوں) کے ظہور کے
وقت متلاشیانِ حق کے لئے ایک نشان اور دشمنوں پر
حجت ہو۔ اے اہل رائے! یہ انگوٹھی موجود ہے اور
یہ اس کا نقش ہے پھر اللہ نے اپنے وعدہ کے موافق
کیا اور اس کے فضل کا بادل جیسے گرجا ویسے ہی برسا
اور اللہ نے چھوٹے سے بیج کو اونچے درخت اور پکے
ہوئے پھل بنا دیا اور اس سے کوئی جائے انکار نہیں

☆ قد مضی علی صُنعِ هٰذا الخاتم أزیَدُ من ثلاثین سنة، وما ضاع إلی هذا الوقت فضلًا من اللّٰه ورحمةً. وما کان فی ذالک الزمن أثرٌ من عزّتی، ولا ذکرٌ من شهرتی، وکنتُ فی زاویة الخمول، محروما من الإعزاز والقبول. منه

☆ اس انگوٹھی کو بنے ہوئے تیس سال سے اوپر ہو گئے ہیں اور وہ اب تک خدا کے فضل ورحمت سے ضائع نہیں ہوئی۔ اور اُس زمانہ میں میری عزت کا کوئی نشان اور میری شہرت کا کوئی ذکر تک نہ تھا اور میں گمنامی کے گوشہ میں اعزاز اور قبولیت سے محروم تھا۔ منه

ولو اتّفق فِرَق الكفّار، فإن شهادة الشهداء تُسوّد وجهَ مَن أبٰى، وكيف الإنكار مِن شمس الضّحٰى؟ ثم إذا تمّتْ كلمة ربّى وملأ اللّٰهُ جِرابى، تبادَرَ القومُ بابى، وصرت من القطرة كالبحار، ومن الذرّة كالجبال الكبار، ومِن زرع صغير كالأشجار المملوّة من الثمار، ومن دودة ككُمَاةِ المضمار، إن فى ذالک لآية لأولى الأبصار. وكذالک بشّرنى ربّى بطول عمرى فى بدْء أمرى وقال: ترى نسلًا بعيدًا. فعمّرنى ربّى حتى رأيت نسلى ونسل نسلى، ولم يتركنى كالأبتر الذى لم يُرزق وليدًا، وتكفى هٰذه الآية سعيدا. فأفتونى أيها العلماء والمحدّثون والفقهاء .. أتجوّز عقولكم أنّ تلک المعاملات كلّها يعامل اللّٰه برجل يعلم أنه يفترى عليه، ويكذب أمام عينيه؟

خواہ کافروں کے تمام فرقے باہم متحد ہوجائیں کیونکہ گواہوں کی گواہی نے ہر انکار کرنے والے کے منہ کو کالا کر دیا ہے۔ دوپہر کے سورج کا انکار کیسے ممکن ہوسکتا ہے جب میرے رب کی بات پوری ہوئی اور اللہ نے میری تھیلی کو بھر دیا تو لوگ میرے در پر دوڑتے چلے آئے اور میں قطرے سے سمندر اور ذرے سے بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح ہوگیا اور چھوٹے پودوں سے پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور ایک کیڑے سے میدان کارزار کا بطل جلیل بن گیا یقیناً اس میں بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔ اسی طرح میرے رب نے میرے آغاز میں ہی میری درازی عمر کی مجھے بشارت دے دی تھی اور فرمایا تھا کہ ’’تو دور کی نسل دیکھے گا‘‘ سو میرے رب نے مجھے اتنی لمبی عمر عطا فرمائی کہ میں نے اپنی نسل اور نسل کی نسل دیکھی اور اس نے مجھے ابتر نہیں رکھا جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور یہ نشان ایک سعید الفطرت کے لئے کافی ہے۔ پس اے عالمو! محدثو! اور فقیہو! مجھے فتویٰ دو کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ اللہ ایک ایسے شخص کے ساتھ جسے وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر افترا کرتا اور اس کی آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتا ہے ان تمام معاملات میں یہ سلوک روا رکھے۔

﴿۲۹﴾ وَ هل تجدون فی سنّة اللّٰه أنه يُظهر علی غيبه إلی عمر طويل أحدا من المفترين؟ ويتمّ عليه كلّ نعمته كالنبيّين الصادقين؟ وينصره فی كلّ موطن بإكرامٍ مبين؟ ويمهّله مع هٰذا الافتراء حتی يبلغ الشيبَ من الشباب، ويُلحق به ألوفا من الأصحاب، ويعينه ويطرد أعداء ه المؤذين كالكلاب؟ ويؤتيه ما لم يؤتَ أحد من المعاصرين، ويُهلِك من باهله أمام عينيه أو يخزی ويهين؟ ومن كان علی الدنيا مُكِبًّا ولزينتها محبًّا، ومن أهل الافتراء والفرية.. أرأيتم نصرته كهذه النصرة؟ أو أحسستم له عونةَ اللّٰه كهٰذه العونة؟ ما لكم لا تفكّرون كالمتّقين؟ هداكم اللّٰه! إلام تُكفّرون عباد اللّٰه المؤيّدين؟ وإنكم تكذّبونني، ولا أعلم بم تكذّبون!

اور کیا تمہیں اللہ کی سنت میں کہیں یہ ملتا ہے کہ وہ کسی مفتری کو ایک لمبی عمر تک کثرت سے اپنے امور غیبیہ سے مطلع کرتا رہے۔ اور سچے انبیاء کی طرح اس پر اپنی ہر نعمت تمام کردے۔ اور اس کو ہر میدان میں واضح عزت و اکرام سے مدد دے۔ اور اس افتراء کے باوجود اسے اتنی مہلت دے کہ وہ جوانی سے بڑھاپے تک جا پہنچے اور ہزاروں دوست اس سے ملادے اور وہ اس کی تو مدد کرے اور اسے ایذاء دینے والے دشمنوں کو ایسے دھتکار دے جیسے کتوں کو دھتکارا جاتا ہے۔ اور اسے وہ کچھ دے جو اس کے کسی ہم عصر کو نہ دیا گیا ہو۔ اور جو بھی اُس سے مباہلہ کرے وہ اُسے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کردے یا اسے ذلیل و رسوا کرے اور جو شخص دنیا پر جھکا ہوا ہو اور اس کی زینت سے پیار کرنے والا ہو اور مفتری اور جھوٹا ہو کیا تم نے اس کی نصرت (میری) اس نصرت کی طرح مشاہدہ کی ہے؟ یا اس (میری) مدد کی طرح تم نے اللہ کی مدد اس کے لئے دیکھی ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم متقیوں کی طرح غور نہیں کرتے۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ تم کب تک اللہ کے تائید یافتہ بندوں کو کافر قرار دیتے رہو گے؟ تم میری تکذیب کرتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے تم مجھے جھٹلاتے ہو!

أَكَفرتُ بكتاب الله، أو أنكرتُ ما جاء به المرسلون؟ أو ما رأيتم آيات الله فلذالك ترتابون؟ أو جئتكم في غير الوقت فقلتم جاء كما يجيء المزوّرون؟ ما لكم لا تعرفون الحقّ ولا تبصرون؟ انظروا إلى الأمم الخالية من المفترين، والخليقة الفانية من المتقوّلين.. كيف انتسفهم الله لافترائهم، وأهلكهم وما أبقى شيئًا من نبئهم، ومحا آثارهم، وأفنٰى أنصارهم، لما كانوا كاذبين، وللصادقين منافسين. ولو لا تفريق الله بين الحق والباطل لارتفع الأمان، وتشابهَ الخبيث والطيب والخرب والعمران، ولم يبْقَ فرق بين المقبولين والمردودين.

اعلموا رحمكم الله أن عمر الافتراء قليل والمفترى في آخر عمره ذليل. ثم المفترون قوم مخذولون لا ينصرهم ربٌّ علّام، ولا يشهد الله لهم وليست في كنانتهم سهامٌ،

کیا میں نے کتاب اللہ کا انکار کیا ہے یا اس کا جو رسول لے کر آئے؟ یا تم نے اللہ کے نشانوں کو نہیں دیکھا جس کی وجہ سے تم شک کر رہے ہو یا میں تمہارے پاس بے وقت آیا ہوں۔ پس تم نے کہا یہ آیا ہے جیسے جھوٹے آیا کرتے ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نہ تو تم حق کو پہچانتے ہو اور نہ اسے دیکھتے ہو۔ گزشتہ امتوں کے مفتریوں اور خدا پر جھوٹ باندھنے والی فانی مخلوق پر نگاہ دوڑاؤ، کس طرح اللہ نے ان کے افتراء کی وجہ سے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا، انہیں ہلاک کیا اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہنے دیا۔ اور ان کے نشان مٹا دیئے اور ان کے مددگاروں کو نابود کر دیا اس لئے کہ وہ جھوٹے تھے اور صادقوں سے مقابلہ کرتے تھے اور اگر حق و باطل کے درمیان اللہ کی تفریق نہ ہوتی تو امان اٹھ جاتی اور ناپاک اور پاک، ویرانے اور آبادیاں یکساں ہو جاتے۔ اور مقبولوں اور مردودوں کے درمیان کوئی فرق نہ رہتا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ افتراء کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور مفتری اپنی عمر کے آخر پر ذلیل ہوتا ہے۔ مزید براں مفتری لوگ بے یار و مددگار قوم ہوتے ہیں۔ ربّ علّام الغیوب ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ ان کے حق میں شہادت دیتا ہے اور نہ ان کے ترکش میں تیر ہوتے ہیں

ولیس متاعهم إلّا کلام، ولا یؤیَّدون ولا یبارکون کالمقبولین. ومن سنن اللّٰه أنّه إذا بارز أحد من المکذّبین صادقا وقام للمنازعة، أو اشتبک معه بنیّةِ المباهلة، صرعه اللّٰه بالخزی والذلّة، وکذالک جرتْ عادة حضرة الأحدیّة، لیفرّق بین الصدّیقین والمزوّرین. إنّ المزوّرین لا یُنصرون من اللّٰه، ولا یؤیَّدون بروح منه، ولا توافیهم نور من السماء، ولا تُقدَّم إلیهم مائدة الصلحاء، وما هم إلّا کلاب الدُّنیا، تجدهم علیها متمایلین، وتجد صدورهم مملوّة من شحّها وهم علی أنفسهم من الشاهدین. ویُخزَون فی مآل أمرهم، وهناک یُعرَف وجود ممیّز یمیّز الخبیث من الطیّبین. والّذین صدقوا عند ربّهم قد ثنی اللّٰه تعالٰی عن الدُّنیا عِنانَهم، وعطف إلیه جنانهم، ﴿۳۰﴾

صرف باتیں ہی ان کا اثاثہ ہوتی ہیں۔نہ ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ انہیں مقبولوں کی طرح برکت دی جاتی ہے اور سنت الٰہی یہی ہے کہ جب مکذبوں میں سے کوئی کسی صادق کا مقابلہ کرتا اور اس سے برسر پیکار ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا مباہلے کی نیت سے اس سے پنجہ آزمائی کرتا ہے تو اللہ اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ زمین پر پٹخ دیتا ہے۔حضرت احدیّت کی سنت اسی طرح جاری ہے تا کہ وہ سچوں اور جھوٹ گھڑنے والوں کے درمیان فرق کردے کیونکہ اللہ کی طرف سے جھوٹوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ روح اللہ سے ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ آسمانی نور انہیں حاصل ہوتا ہے اور نہ صلحاء کا مائدہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور وہ محض دنیا کے کتے ہوتے ہیں تو انہیں اس پر جھکے ہوئے پائے گا۔نیز تو ان کے سینوں کو اس (دنیا) کی طمع سے بھرے ہوئے پائے گا اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دینے والے ہیں اور انجام کار وہ رسوا کئے جاتے ہیں۔تب ایک امتیاز کرنے والا وجود پہچانا جائے گا جو ناپاک کو پاکیزہ لوگوں سے الگ کرے گا۔اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نزدیک صادق ٹھہرے تو اللہ نے ان کی عنانِ توجہ کو دنیا سے پھیر دیا اور ان کے دلوں کو اپنی طرف جھکا لیا

فاختاروا له اليوم الأسود والموت الأحمر، وأعطَوه الظاهر والمضمَر، وسعوا إليه بوجدهم، وقضوا مناسك عشقهم، وأتمّوا طواف محبّتهم، أولئک لا يُخزون فی هٰذه وفی يوم الدّين، وسيسكنون فی مقاصر عزّ ورفعة. لا يرون تجاهَ العدا مِن عثرةٍ، ويحفظهم الله من كلّ صرعةٍ، ويقيلهم وينعشهم عند كلّ سقطة، فيعيشون محفوظين. والفرق بينهم وبين المفترين كشمس الضحٰی واللّيلِ إذا سجٰی، أو كحليبٍ لطيفٍ وخلّ ثقيف. يتراء ی نور جبُهتهم للناظرين. إنهم سرّحوا امرأة الدُّنيا وزينتها، واختاروا الآخرة وذاقوا سكينتها، واستراحوا مع اللّٰه بعد ترک أهوائهم، وخرّوا علی حضرة الله وفرّوا إليه منقطعين، وقنِعوا من الدنيا بثوبٍ كثيفٍ، وبقلٍ قطيفٍ،

پس انہوں نے اس کی خاطر روزِ سیاہ اور موت احمر (یعنی شہادت کی موت) کو منتخب کرلیا۔ اور اپنا ظاہر و باطن اس کو دے دیا اور اپنی مقدور بھر طاقت سے اس کی جانب دوڑتے چلے آئے اور اپنے مناسک عشق ادا کئے اور اپنی محبت کا طواف مکمل کیا۔ یہ لوگ اس دنیا میں اور جزا سزا کے دن رسوا نہیں کئے جائیں گے۔ اور وہ عزت و رفعت کے محلات میں سکونت اختیار کریں گے دشمنوں کے مقابل پر اپنی کوئی لغزش نہیں دیکھیں گے۔ اور اللہ انہیں ہر شکست سے محفوظ رکھے گا اور انہیں معاف کرے گا۔ اور ہر ٹھوکر کے وقت انہیں رفعت دے گا پس وہ محفوظ زندگی بسر کریں گے۔ ان کے اور مفتریوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دوپہر کے سورج اور تاریک رات کے درمیان یا عمدہ دودھ اور نہایت ترش سرکے کے درمیان ہوتا ہے، دیکھنے والوں کیلئے ان کا نور جبیں ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے زنِ دنیا اور اس کی زینت کو خیر باد کہہ دیا اور آخرت کو اختیار کیا اور اس کی سکینت کا مزا چکھا۔ اپنی خواہشات ترک کرنے کے بعد وہ اللہ کے ساتھ تعلق کے نتیجہ میں آرام یافتہ ہوئے اور اللہ کے آستانہ پر گر گئے اور دنیا سے منقطع ہوکر اس کی طرف دوڑ کر آ گئے اور دنیا میں سے موٹے کپڑے اور ردّی سبزی پر قناعت کی،

فاعطى أرواحهم حللًا كبرقٍ مع غذاءٍ لطيفٍ، ورُدّ إليهم ما تركوا وكذالك يفعل الله بالمخلصين. ونظر الله إليهم فوجدهم الطيّبين الطاهرين، ورأى أنهم يؤثرونه على غيرهم، فآثرهم على الأغيار، ورأى أنهم كانوا له فكان لهم، وجعلهم مهبط الأنوار، وكذالك جرت سنّته من الأوّلين إلى الآخرين. وكم بئرٍ تُحفَر لهم، فيخرجهم الله بأيديه، ولا تصيبهم مصيبة ليهلكوا، بل ليرى الله بها كراماتهم، ولا تنزل عليهم آفة ليدمَّروا بل ليثبّت الله بها أنهم من المؤيَّدين. أولئك رجال صافاهم حِبُّهم. ولا يخزى الله قوما إلّا بعد أن يتألّم قلوبهم بإيذاء تلك الخبيثين،

تو اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کی ارواح کو عمدہ غذاؤں کے ساتھ ساتھ چمکدار پوشاکیں عطا کیں۔ اور جو کچھ انہوں نے چھوڑا تھا ان کی طرف دوبارہ لوٹا دیا گیا اللہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ اللہ نے ان پر نگاہ ڈالی تو انہیں طیّب وطاہر پایا اور اس نے دیکھا کہ وہ اسے اس کے غیر پر ترجیح دیتے ہیں تو اس نے انہیں اغیار پر ترجیح دی اور اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ ان کا ہو گیا اور اس نے انہیں انوار کے اترنے کی جگہ بنا دیا۔ اسی طرح اس کی یہی سنت اولین سے آخرین تک جاری ہے اور بہت سے کنوئیں ان کے لئے کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں باہر نکال لیتا ہے اور انہیں مصیبت اس لئے نہیں پہنچتی کہ وہ ہلاک کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ اللہ اس کے ذریعہ اُن کی کرامت دکھائے۔ اور کوئی آفت ان پر اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ وہ تباہ کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا اللہ اس کے ذریعہ یہ ثابت کرے کہ یہ تائید یافتہ افراد میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے پیارے (خدا) نے چن لیا ہے۔ اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک رسوا نہیں کرتا جب تک ان مخلصین کے دل ان خبیثوں کی ایذاء سے درد میں مبتلا نہ ہوں۔

كذالك جرت سنّة الله فی المخلوقین. وإذا أقبلوا علی الله سُمع لهم، وإذا استفتحوا فخاب كلّ ظلّام ضنین. یعیشون تحت رداء الله.. تراهم أحیاءً وهم من الفانین. أ تظُنّ أن هذا القوم قد خلوا من قبل ولا یرید الله أن یخلق مثلهم فی الآخرین؟ ثقلتک☆ أُمّک! إنْ هذا إلّا خطأ مبین. یا عافاک الله.. بعدتَ بُعدًا عظیمًا من سنن الله ربّ العالمین. لو لا وجودهم لفسدت الأرض ومن فیها، فلذالک وجب وجودهم إلٰی یوم الدین.

وما أرسلنی ربّی إلّا لیکفّ عنکم أیدی الکفّار، ویُهیّئکم لنزول الأنوار، فما لکم لا تشکرون بل تعرضون عن الهُدیٰ؟ أتعلمون أنکم تُترَکون سُدیٰ؟ وإنّ مع الیوم غدا. وما جئتکم من هوی النفس،

مخلوق میں اللہ کی یہی سنت جاری ہے اور جب وہ
اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ان کی (دعا) سنی
﴿۳۱﴾ جاتی ہے۔ اور جب وہ فتح کی دعا کرتے ہیں تو ہر
ظالم بخیل نامراد ونا کام ہوجاتا ہے۔ وہ اللہ کی چادر
کے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تُو انہیں زندہ دیکھتا
ہے حالانکہ وہ فنافی اللہ ہیں۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ
ایسے لوگ صرف پہلے زمانے میں ہی ہو چکے ہیں
اور یہ کہ اللہ آخرین میں ان جیسے لوگ پیدا کرنا نہیں
چاہتا۔ تیری ماں تجھے کھوئے ایسا خیال صریح غلطی
ہے۔ اے (بھائی) اللہ تیرا بھلا کرے۔ تو تمام
کائنات کے پروردگار اللہ کی سنتوں سے بہت دور
جاپڑا۔ اگر ان (مرسلین) کا وجود نہ ہوتا تو زمین اور
اس میں بسنے والوں میں ایک فساد برپا ہوجاتا یہی
وجہ ہے کہ روز جزا تک کے لئے ان کا وجود لازم
اور ضروری ہوگیا۔

میرے رب نے مجھے اس لئے بھیجا تا وہ کفار کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روکے اور تمہیں نزولِ انوار کے لئے تیار کرے۔ پھر کیا ہوگیا ہے کہ تم شکر ادا نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے منہ موڑ رہے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں بے لگام چھوڑ دیا جائے گا اور ہر آج کے لئے کل ہے۔ میں اپنی کسی خواہش نفس کے تحت تمہارے پاس نہیں آیا

☆ ثقلتک سہوکتابت معلوم ہوتا ہے۔ ثکلتک ہونا چاہئے۔ (ناشر)

وما كنت مشتاق الظهور، بل كنت أحبّ أن أعيش مكتومًا كأهل القبور، فأخرجنى ربّى على كراهتى من الخروج، وأضاء اسمى فى العالم مع هربى من الشهرة والعروج، ولبثتُ عمرًا كالسرّ المستور، أو القنفذ المذعور، أو كرميم فى التراب، أو كفتيل خارج من الحساب. ثم أعطانى ربّى ما يحفظ العدا، ومنَّ علىّ بوحى أجلٰى. فاشتعل السُّفهاء وظلموا، وكان بعضهم من البعض أطغٰى، وسفَتْ منهم علىّ الأعاصرُ والصراصر العظمٰى، فرأيتم مآلهم يا أولى النهٰى. ثم بعدهم أدعوكم إلى اللّٰه، فإن تقبلوا فاللّٰه حسبكم، وإن تكفروا فاللّٰه حسيبكم، والسَّلام علٰى من اتّبع الهُدٰى.

يا فتيان رحمكم اللّٰه. ترون انقلابًا عظيمًا فى العالم، وتشاهدون من أنواع المعالم. وأشقى النّاسِ فى هذا الزمن المسلمون. نُهب دُنياهم،

اور نہ مجھے ظاہر ہونے کا شوق تھا بلکہ میں پسند کرتا تھا کہ اہل قبور کی مانند پوشیدہ زندگی بسر کروں لیکن میرے رب نے مجھے میرے باہر نکلنے کی کراہت کے باوجود باہر نکالا۔ اور شہرت اور عروج سے میرے فرار کے باوجود اس نے تمام عالم میں میرا نام روشن کیا۔ عمر کا ایک حصہ میں نے ایک رازِ نہاں کی مانند یا ایک خوفزدہ خارپشت کی طرح، یا مٹی میں بوسیدہ ہڈی یا کھجور کی گٹھلی کے حقیر ریشے کی مانند گزارا۔ پھر میرے رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غصہ دلا رہا ہے اور روشن وحی سے اس نے مجھ پر احسان فرمایا جس پر نادان بھڑک اٹھے اور ظلم ڈھایا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ سرکش تھا۔ ان کی طرف سے میرے خلاف بگولے اور نہایت تیز آندھیاں آئیں۔ پس اے اہل دانش تم نے ان کا انجام دیکھ لیا۔ پھر ان کے بعد میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

اے جوانو! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھ رہے ہو۔ اور مختلف قسم کے نشان مشاہدہ کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سب سے بدبخت لوگ مسلمان ہیں جن کی دنیا چھین لی گئی

وكثير منهم من الدين يرتدّون. لا ينـــزل بلاءٌ إلّا عليهم، ولا تُهلِك داهية إلّا قومهم. ما حدثتُ بدعة إلّا ولَجتْ بينهم، وما عرَضتْ عليهم الدُّنيا عينَها إلّا فقأتْ بها عينهم. نرى شبّانهم تركوا شعار الملّة الإسلامية، ومحوا آثار سنن النبويّة. يحلقون اللُّحى، ويعظّمون السبال، ويطوّلون الشوارب، مع تلبُّس الحلل النصرانية. فهم فى هذا الزمن أشقٰى مَن أظلّته السّماء، وآوتُه الغبراء. يعرضون عن فضل اللّٰه إذا أتٰى، ويفرّون من رحم اللّٰه إذا وافٰى. تَنحَّوا عن خِوان اللّٰه إذا دنا، واتّبعوا طرقًا أُخرىٰ. لا يخافون حرّ النار واللّظى، ويخافون مرارة هٰذه الدّنيا، والطريق الذى ما نصّفه الشيطان وطئوا كلّه، فسبقوا الخنّاس الأطغٰى. ومنهم قوم يقولون إنا نحن العلماء،

اور اُن میں سے بہت سے دین سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر ان پر، کوئی مصیبت ہلاک نہیں کرتی مگرانہی لوگوں کو، کوئی بدعت پیدانہیں ہوتی مگروہ اُن میں راہ پالیتی ہے۔ اور دنیا نے اپنا مال وزر ان کے سامنے پیش نہیں کیا مگر اس کے ذریعہ ان کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ہم ان کے نوجوانوں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کے شعار کو ترک کردیا ہے اور سنن نبویہ کے نشان مٹادیئے ہیں۔ نصرانی لباس پہننے کے ساتھ ساتھ داڑھیاں مونڈتے موچھوں کو لمبا کرتے ہیں۔ پس وہ اس زمانہ میں ان سب سے زیادہ بدبخت ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا ہے اور جنہیں زمین نے پناہ دی ہے۔ اللہ کا فضل جب بھی آتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور اللہ کا رحم جب بھی آتا ہے تو اس سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور اللہ کا خوان جب بھی قریب آتا ہے تو اس سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری راہوں کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ آگ کی گرمی اور شعلوں سے نہیں ڈرتے مگر اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور انہوں نے اس ساری راہ کو پائمال کردیا ہے جس کے نصف تک بھی شیطان نہیں پہنچا۔ پس وہ سرکش خناس شیطان سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ اور ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی علماء ہیں

﴿۳۲﴾

ويتكلّمون كما يتكلّم السفهاء، يضلّون النّاس بغير علم وهُدًى، ويعرضون عن الحقّ الذی حصحص وتجلّٰی. ويُدفنون خيرَ الرسل فی التراب، ويُصعِدون عيسٰی إلی السماوات العلٰی. فتلک إذًا قسمةٌ ضيزٰی! يبصرون ثم لا يبصرون، يرون الحقّ ثم يتعامون وهم يعلمون، ويكتمون الحقّ الذی ظهر كشمس الضحٰی. ألا يرون نصرالله كيف أتٰی؟ ويُريهم الله كلّ سنةٍ ما يكرهونها من آياتٍ عظمٰی،☆

جبکہ باتیں بے وقوفوں جیسی کرتے ہیں۔علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جو حق کھل کر ظاہر ہو چکا ہے اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔ وہ خیر الرسل ﷺ کو تو خاک میں دفن کرتے ہیں مگر عیسیٰ کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں۔ یہ تو پھر بہت ہی ناقص تقسیم ہے۔وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔وہ حق کو دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے اندھے بن جاتے ہیں اور وہ اس حق کو چھپاتے ہیں جو روشن آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔کیا وہ اللہ کی مدد کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح آئی۔اللہ انہیں ہر سال وہ عظیم نشانات دکھاتا ہے جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں،☆

☆ إنی كتبت غير مرّة أنّ من أعظم آی الله ما أنبأنی بكثرة الجماعة، ورجوع الناس إلیّ فوجا بعد فوج، ودخولهم فی هذه السلسلة. وكان هذا الوحی فی زمن كنت فيه رجلا خاملا لا يعرفنی أحد، لا من الخواصّ ولا من العامّة. ثم بعد ذالک زادت جماعتی إلی حدّ لا يعرف عددهم علی الوجه الكامل إلّا عالم الغيب والشهادة، وانتشروا فی هذه البلاد وبلادٍ أخرٰی كصيّب يعمّ كلّ أقطار البلدة. ففكّروا.. أليس ذالک من الآيات العظيمة؟ وقد أيّد كلامی هذا المكتوب الذی بلغنی اليوم فی آخر جنوری سنة ۱۹۰۷ء من أرض مصر، فأكتب منه السطرين لملاحظة أهل النّصفة، وهو هذا: إلی ذی الجلال والاحترام المسيح الموعودً ميرزا غلام أحمد القاديانی الهندی الفنجابی، بعد التحيّة، لقد كثرت أتباعكم فی هذه البلاد وصارت عدد الرمل والحصا، ولم يبق أحد إلّا وعمل برأيكم واتّبع أنصاركم.
الراقم: أحمد زهری بدر الدين، من اسكندرية، ۱۹ دسمبر سنة ۱۹۰۶ء. منه

☆ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ اللہ کے عظیم نشانات میں سے ایک وہ پیشگوئی ہے جس میں مجھے جماعت کی کثرت ، لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور ان کے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔اور یہ وحی اس زمانے کی ہے جب میں ایک گمنام شخص تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا نہ خواصوں میں سے اور نہ عوام میں سے۔اس کے بعد میری جماعت اس حد تک بڑھی کہ اس کی پوری اور صحیح تعداد عالم الغیب والشہادہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں پھیل گئے ہیں اس موسلا دھار بارش کی طرح جو ملک کے تمام اطراف میں برستی ہے۔پس غور وفکر کرو کیا یہ عظیم نشانات میں سے نہیں؟ اور میری بات کی تائید اس خط نے بھی کی ہے جو مجھے آج آخر جنوری 1907ء کو سرزمین مصر سے پہنچا ہے۔میں اہل انصاف کے ملاحظہ کے لئے اس کی دو سطریں تحریر میں لاتا ہوں جو یہ ہیں: بطرف ذی شان وقابل احترام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ہندی، پنجابی۔تحیہ سلام کے بعد عرض ہے کہ آپ کی اتباع کرنیوالوں کی تعداد ہمارے ملک میں بڑی کثرت سے ہے جو کثرت تعداد میں ریت کے ذرّوں اور کنکریوں کے برابر ہیں اور ہر ایک آپ کے عقیدہ پر عمل کرنے والا اور آپ کے انصار کی اتباع کرنے والا ہے۔
الراقم: أحمد زہری بدرالدین از اسکندریہ 19 دسمبر 1906ء۔منه

ثم یمرّون کأنّهم ما رأوا ویتحامون عن طرق التقوٰی، کأنّ أسدًا یفترس فیها أو تأخذهم آفاتٌ أُخرٰی. أیظُنّون أنهم لا یُسألون ویُترکون کشیء یُنسٰی؟ ألا یرون الآیات من ربّی، أو رأوا کمثله معاملة الله برجل افتریٰ؟ ما لهم لا یترکون عادة الإیذاء، والسبّ والازدراء؟ أأقسموا وآلوا وعاهدوا علیه؟ والله یسمع ویرٰی. یا حسرات علیهم! إنّهم جاوزوا حدّ التّقٰی، وطُبع علی القلوب فآثروا العَشا والعمٰی. یخافون الخَلق ولا یخافون الله، ولا یتّقون حرّ النّار واللّظی. وقد أوتوا مفاتیح دار الدّین فما دخلوها، وما رضوا بأن یدخلها زمرٌ أخریٰ. أ یُرجٰی منهم أن یؤمنوا بإمام وقتهم، بل یقولون کذّابٌ یُضلّ الورٰی،

پھر وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور وہ تقویٰ کی راہوں سے دور ہو رہے ہیں۔ گویا ایک شیر ہے جو ان راہوں میں چیر پھاڑ کر رہا ہو یا انہیں دوسری آفات گرفت میں لے رہی ہوں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ان سے باز پرس نہیں کی جائے گی اور وہ بھولی بسری شے کی طرح چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کیا وہ میرے رب کے نشانوں کو نہیں دیکھتے یا انہوں نے اس کی مانند کسی مفتری کے ساتھ اللہ کا معاملہ دیکھا ہے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایذا رسانی، گالیوں اور تحقیر کی عادت کو نہیں چھوڑتے؟ کیا انہوں نے قسمیں کھائیں اور حلف اٹھائے ہیں اور اس پر عہد کر رکھا ہے؟ حالانکہ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ان پر افسوس انہوں نے تقویٰ کی حد سے تجاوز کیا اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس انہوں نے اندھے پن کو ترجیح دی۔ وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اور وہ جہنم کی حرارت اور اس کے شعلوں سے نہیں ڈرتے۔ انہیں دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں لیکن وہ نہ تو خود اس میں داخل ہوئے اور نہ انہوں نے پسند کیا کہ دوسرے گروہ ہی اس میں داخل ہوں۔ کیا ان سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اپنے امام وقت پر ایمان لائیں بلکہ وہ تو اسے کذّاب کہتے ہیں جو دنیا کو گمراہ کر رہا ہے

أریٰ نفسَه فی زیّ المسلمین ولا یؤمن باللّٰہ ورسوله المصطفٰی. وما شَقّوا صدری، فما أعثرهم علی کفر یُخفٰی؟ وَقد رأوا آیاتٍ ﴿۳۳﴾
إن رآها قوم أُهلکوا فی قرونٍ أولٰی ما عُذّبوا فی الدنیا ولا فی العُقبٰی. فهٰذه شقوتهم.. طلعت الشمس علیهم وأضحٰی، وهم یختفون فی الغار ویؤثرون الدُّجٰی. لا یفرّقون بین خائنٍ وأمینٍ، وبین نهارٍ ولیلٍ سجٰی. یریدون أن یطفئوا نورًا نزل من اللّٰه ذی الجلال، واللّٰه غالب علٰی أمره وإن کان مکرهم تزول به الجبال. أیحسبون أنهم قومٌ لیس لهم زوال؟ وسیبطل اللّٰه کیدهم، وإن کان کیدهم کحلیبٍ أَجریٰ فی الحلوق، وأمضٰی فی العروق، أو کغذاء أخریٰ هی ألطف وأَحْلٰی. أیستطیعون أن یردّوا قضاءه؟ سبحان ربّنا الأعلٰی! إنه یَغلِب ولا یُغلَب،

اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور انہوں نے میرا سینہ تو نہیں چیرا پھر انہیں کس چیز نے میرے مخفی کفر پر اطلاع دی؟ انہوں نے وہ نشانات دیکھے کہ اگر ان نشانات کو قرون اولیٰ کی ہلاک ہونے والی قومیں دیکھ لیتیں تو انہیں اس دنیا اور اگلے جہاں میں عذاب نہ دیا جاتا۔ پس یہ ان کی بدبختی ہے۔ ان پر آفتاب طلوع ہوا اور خوب روشن ہوگیا اور وہ غار میں چھپے بیٹھے ہیں اور وہ تاریکی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ خائن اور امین اور روشن دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ اس نور کو جو اللہ ذوالجلال کی طرف سے نازل ہوا بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی قوم ہیں جن کو زوال نہیں۔ اللہ بہت جلد ان کی تدبیر کو باطل کردے گا اگرچہ ان کی تدبیر ایسے دودھ کی طرح ہو جو حلق سے تیزی سے نیچے اترتا ہوا اور رگ وپے میں سرایت کر جانے والا ہو یا وہ کسی دوسری غذا کی طرح ہو جو بہت عمدہ اور نہایت شیریں ہو۔ کیا وہ اللہ کی قضا کو ردّ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ہمارا بزرگ و برتر ربّ پاک ہے وہ غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا۔

وينفذ أمره من السّماء إلٰى تحت الثرٰى. فهل من فتى يخافه ولا يطغى؟ وهل من حُرّ يطيعه ولا يأبٰى؟ أيتّكئون على آراء آبائهم الأوّلين؟ وليس لآرائهم ثبات وتجدهم فيها مختلفين، وما زالت النوىٰ تطرح برأيهم كلَّ مطرح، فلا يثبت وليس له قرار ويتبدّل كلّ حين. وواللّٰه، إنّي صادق وجحدوا بما جئت به بغير علم ولا بُرهان مبين. وإنّي أعرض نفسي للذبح فما دونه إن كانوا من الصادقين. إن يقولون إلّا رجمًا بالغيب، وليسوا على الحق مُعْثرين. ويقولون إن الزلازل والطاعون ما جاءت إلّا بنحوسة هٰؤلاء، وإنّهم قوم منحوسون. انظرْ إلٰى أقوالهم كيف يهذَرون! يا أعداء الكتاب والرسول، بماذا تَطيَّرون؟ أجاء العذاب بما أرسل اللّٰه عبده ليتمّ به حجّته ولينذر قومًا غافلين؟

اوروہ آسمان سے زمین کی پاتال تک حکم نافذ کرتا ہے پس کیا کوئی ایسا جوان ہے جو اس سے ڈرے اور سرکشی نہ کرے اور کیا کوئی ایسا شریف انسان ہے جو اس کی اطاعت کرے اور انکار نہ کرے۔ کیا وہ اپنے پہلے آباء واجداد کے خیالات پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں حالانکہ ان کے خیالات میں کوئی پختگی نہ تھی اور تو ان کو اس میں باہم اختلاف کرنے والا پائے گا۔ اوران کی رائے (کا سفر) ان کی آراء کو ہر لحہ پھینکتا رہا پس اسے ثبات نہ ملا اور نہ کوئی قرار اور وہ ہر لحہ تبدیل ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ کی قسم میں صادق ہوں اور انہوں نے بغیر کسی علم اور واضح دلیل کے اس چیز کا انکار کر دیا جو میں لایا ہوں اور اگر وہ سچے ہیں تو میں اپنے آپ کو ذبح کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟ وہ صرف اندازے سے بات کرتے ہیں اور حق سے آگاہ نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ زلزلے اور طاعون صرف ان لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے ہیں اور یہ منحوس قوم ہیں۔ ان کے اقوال پر نگاہ ڈال! کہ وہ کیسی بے ہودہ گوئی کر رہے ہیں۔ اے کتاب اور رسول کے دشمنو! تم کس بنا پر بدشگونی کر رہے ہو کیا عذاب اس لئے آیا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے کو رسول بنا کر بھیجا تا وہ اس کے ذریعہ اپنی حجت تمام کرے اور تا وہ غافل قوم کو متنبہ کرے۔

ویلٌ لکم ولما تزعمون! وقد أنبأ اللّٰہ بھا قبل ظھورھا ثم أنتم باللّٰہ ورسلہ تستھزؤ ون. وإن اللّٰہ یریٰ کلّ ما تصنعون. ترون لیالی الکفر وظُلماتھا، وتُحسّون حاجۃَ مرسل وأماراتھا ثم أنتم تعرضون کأنکم قوم عمون. وإذا ابتسم ثغرُ صبح الإسلام، وأراد اللّٰہ أن یجیح الشرک بآیاتہ العظام، فلکم مکرٌ فی آیاتہ لعل الناس إلی الحق لا یرجعون. وتقرؤون فی سورۃ النور من غیر الشکّ والغُمّۃ، ﴿۳۴﴾
أن الخلفاء کُلّھم یأتون من ھٰذہ الأُمّۃ، ثم تلتمسون عیسٰی الذی ھو من بنی إسرائیل، وتنسون ما فیھم قیل. وتقرؤون فی حدیث نبیّ اللّٰہ إِمَامُکُمْ مِنْکُمْ، ثم أنتم تتجاھلون. أ تکفرون بمن جاء من الرحمٰن بالآیات البیّنات والبرھان، وترون الکفّار کیف جرّحوا دینکم الذی ھو خیر الأدیان؟

ہلاکت ہے تم پر اور تمہاری سوچ پر۔ اور اللہ نے ان امور کے ظہور سے پہلے ان کی خبر دی تھی۔ پھر تم اللہ اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہو۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی راتوں اور انکی تاریکیوں کو دیکھتے ہو اور ایک مرسل کی ضرورت اور اس کی علامات کو محسوس کرتے ہو، پھر بھی تم اعراض کر رہے ہو۔ گویا تم اندھی قوم ہو۔ جب اسلام کی صبح متبسم ہوئی اور اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنے عظیم الشان نشانوں کے ذریعہ شرک کا استیصال کرے۔ تو اُس کے نشانوں کی نسبت سازشیں کرنا تمہارا وطیرہ ہو گیا کہ شاید لوگ حق کی طرف رجوع نہ کریں۔ جبکہ بلا شک وشبہ تم سورۃ نور میں یہ پڑھتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ پھر تم عیسٰی کی تلاش میں لگے ہوئے ہو جو بنی اسرائیل میں سے ہے اور جو ان (خلفاء امت) کے تعلق میں کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو۔ اور تم نبی ﷺ کی حدیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔) کے الفاظ پڑھتے ہو پھر بھی جاہلانہ رویہ اختیار کرتے ہو۔ کیا تم اس شخص کا انکار کرتے ہو جو رحمٰن خدا کی طرف سے کھلے کھلے نشان اور دلائل لے کر آیا ہے۔ اور تم کفار کو دیکھتے ہو کہ انہوں نے تمہارے دین کو جو تمام ادیان سے بہتر ہے کس طرح زخمی کیا ہے

وهمّوا بأن ترتدّوا وتكونوا كمثلهم حزب الشيطان. فاعلموا رحمكم الله أنّ غيرة الله قد اقتضت فى هذا الزمان، أن يرسل عبده وينجز وعده، وينجى حِزبه من أهل العُدوان. فأنا هو العبد المأمور، والوقت هو الوقت المسطور، فهل أنتم تؤمنون؟ والحقّ قد تبيّن، والوقت قد تعيّن، فما لكم لا تفهمون؟ يا حسراتٍ عليكم، إنكم صرتم أوّل كافرٍ بى، وكنتم من قبل تنتظرون. ألا ترون كيف شاع الشرك فى أعطاف الأرض وأطرافها، وأقطار البلدة وأكنافها؟ أتكفرون بما أنزل الله وأنتم تعلمون؟

يا عُلماء القوم، لا تعمّدوا لقداح النوم، واللّٰه يوقظكم بحوادث كُبرىٰ، وينبّئكم بدواهى عُظمىٰ. فأين الخوف كالأبرار، وأين ماء الدموع بذكر اللّٰه القهّار؟ كنتم إناء الدين،

اورانہوں نے یہ ارادہ کررکھا ہے کہ تم مرتد ہو جاؤ اور ان کی طرح حزب شیطان بن جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ جان لو کہ اللہ کی غیرت نے اس زمانے میں یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے بندے کو بھیجے اور اپنا وعدہ پورا کرے اور اپنے گروہ کو زیادتی کرنے والوں کے گروہ سے نجات دلائے۔ پس میں ہی وہ بندہ ہوں جسے مامور کیا گیا ہے اور یہ وقت وہی وقت ہے جو پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ اور حق واضح ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو گیا ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں سمجھتے۔ افسوس تم پر کہ سب سے پہلے تم میرا انکار کرنے والے بن گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے تم انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح شرک زمین کے تمام اطراف وجوانب اور ملک کے گوشے گوشے میں پھیل چکا ہے۔ کیا تم جانتے بوجھتے اس کا انکار کر رہے ہو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

اے قوم کے علماء! تم نیند کے پیالوں کا رخ نہ کرو۔ جبکہ اللہ تمہیں بڑے بڑے حوادث کے ذریعہ بیدار کر رہا ہے۔ اور تمہیں بڑی بڑی مصیبتوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ پس نیکوں والا خوف کہاں گیا۔ اور قہار خدا کے ذکر سے بہنے والے آنسوؤں کا پانی کہاں گیا ہے۔ تم دین کے برتن تھے

فتـرشّـح الـكـفـر منـه وفـاضَ، فـأعجبنی أن طير نفسكم ما فرّخ ومـا باض. أخُلِقتم لأكل رغيف، مـع شـواء صـفيفٍ، عـلـى خوانٍ نظيفٍ، أيها المُسرفون؟ وقد قال اللّٰـه تـعـالـى: مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[1] ومـا قـال "إلّا ليـأكـلون". يا سبحان اللّٰه! أیّ طريق اخترتم، وأیّ نهج آثـرتم؟ أتعيشون إلى آخر الدُّنيا ولا تـمـوتـون؟ وتقطفون ثمارها خـالـدين فيها أبدا، ولا تهلكون؟ إن الـدنيـا قـد انتهت إلى آخرها فـلـم لا تستيـقـظـون؟ وقـد حـلّ أرضَـكـم هـذه وبـاءُ الـطـاعـون، وآفات أُخرى ألا تنظرون؟ وإن أَشْتَيْتُمْ أو أصَفْتم، فهی معكم ولا تـفـارقكم، ألا تبصرون؟ أآخذكم العَشا، أم أنتم قومٌ عمون؟ وعنّت أمـامـكـم مـصـائـب شتّى، حتّى صُبّت عـلـىٰ أنفسكم وأولادكم ونسـائـكـم وذوی الـقُـربٰـى، ﴿۳۵﴾

پھر ان سے کفر چھلکا بلکہ بہنے لگا پس مجھے تعجب ہوا کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ چوزے نکالے اور نہ ہی انڈے دیئے۔ اے اسراف کرنے والو! کیا تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ تم صاف ستھرے دسترخوانوں پر آگ پر بھُنے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھاؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" اور یہ نہیں فرمایا کہ صرف کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ واہ سبحان اللہ! کیا طریق ہے جو تم نے اختیار کیا ہے اور کیا راستہ ہے جو تم نے منتخب کیا ہے۔ کیا تم رہتی دنیا تک زندہ رہو گے۔ اور مرو گے نہیں؟ اور ابدالآباد تک ہمیشہ اس دنیا کے پھل چنتے رہو گے؟ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ دنیا کا آخر آ گیا۔ پس تم کیوں بیدار نہیں ہوتے حالانکہ تمہاری اس سرزمین پر طاعون کی وباء اور دوسری آفات نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے؟ سردیوں کا موسم ہو یا گرمیوں کا یہ (وبائیں) تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے؟ کیا تمہیں نظر کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے یا تم ہو ہی اندھے۔ اور گوناگوں مصائب تمہارے سامنے ظاہر ہو چکے۔ حتیٰ کہ خود تم پر، تمہاری اولاد، تمہاری خواتین اور تمہارے اعزاء واقارب پر بھی وارد ہو گئے

[1] الذاریات: ۵۷

وتفارقكم كلَّ سنة أَعِزّتُكم بموتهم، فلا تستطيعون غير أن يفزع ويبكى. وما كان اللّٰه معذّب قوم حتّى يبعث رسولًا، ليتمّ الحجّة، والأمر يُقضٰى. هٰكذا قال اللّٰه فى كتابه وهٰكذا خلت سُنّته فى أمم أولٰى. فما لكم لا تعرفون إمامًا أُرسل إليكم، ولا تتّبعون داعيًا أقيم فيكم؟ ألا تعلمون مآل من كذّب وأبٰى؟ أرضِيتم أن تموتوا ميتة الجاهلية ثم تُسألوا فى العُقبٰى؟ وأنتم تُهدَون إلى الطيّب من القول، فما لكم تؤثرون الكدر وتتركون الأصفٰى؟ تَدعون من جاء كم، وتَدْعون الميّت من السماوات العلٰى. وتسبّون وتشتمون، وتقولون ما تقولون، ولا تخافون يومًا تحضر فيه كلّ نفسٍ لتجزىٰ. وليس نبىّ ذليلًا إلّا فى وطنه، فسُبّوا واشتُموا واللّٰه يسمع ويرىٰ.

اور ہر سال تمہارے عزیز مر کر تم سے بچھڑ رہے ہیں پس تمہارے بس میں جزع فزع اور آہ وبکا کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک وہ رسول نہ بھیج لے تا کہ وہ حجت تمام کرے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اور اللہ نے اپنی کتاب میں ایسا ہی فرمایا ہے۔اور پہلی امتوں میں بھی ایسی ہی اس کی سنت جاری رہی ہے۔پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس امام کو نہیں پہچانتے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور اس داعی کی اتباع نہیں کرتے جو تم میں کھڑا کیا گیا ہے؟ کیا تم تکذیب کرنے والے اور انکار کرنے والے کا انجام نہیں جانتے؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جاہلیت کی موت مرو اور پھر آخرت میں تمہاری باز پرس ہو؟۔ اور تمہاری راہنمائی تو قول طیب کی جانب کی جارہی ہے پھر نہ جانے تم کیوں پاک صاف چیز کو چھوڑتے ہوئے گدلی چیز کو ترجیح دیتے ہو۔جو تمہارے پاس آیا اسے تو تم چھوڑتے ہو اور مُردے کو بلند وبالا آسمانوں سے بلا رہے ہو اور سب وشتم کرتے ہو اور جو منہ میں آئے کہتے چلے جاتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر نفس جزاء وسزا کے لئے حاضر کیا جائے گا اور نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔بے شک سب وشتم سے کام لو، اللہ تو سنتا اور دیکھتا ہے۔

یـا قـوم لـم تتـعـامون وأنتم تبـصـرون؟ ولـم تتجاهلون وأنتم تـعـلمون؟ أما علمتم عاقبة الذين كـانـوا يستهـزؤون؟ تـلـدغـون كـالـزّنبـور، وتـؤذون رجلا اِعْتمّ كـالسراج بالنّور، وتَهرّون برؤية البـدور. وأبـدرَ الـصـلحاءُ وأنتم تُـظـلـمـون، وجـاء الناس وأنتم تهـربـون. وكَـمْ مـن مُستهـزءٍ أخبـروا بموتى كأنهم أُلهموا من الـلّـه العلّام، وأصـرّوا عـلـيـه وأشـاعـوه فى الأقوام، فإذا الأمر بـالضدّ، وردّ اللّٰه مزاحهم عليهم كـالـجِدّ، وماتوا فى أَسْرع وقت بـعـد إلهامهم، وتركـوا حشيش ندامة وذلّة لأنعامهم.

ورُبَّ مـؤذٍ مـا آذونـى إلّا ليـظهـر الـلّـه بهم بعض الآيات، وقـد قـصـصْـنـا قـصـصـهـم فـى ”حـقـيـقة الـوحـى“ لتـكـون تبـصرةً لـلـطـالبـيـن والـطـالبات.

اے میری قوم! تم جان بوجھ کر کیوں اندھے بنتے ہو جبکہ تم دیکھتے ہو اور عمداً کیوں جاہل بنتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔ کیا تمہیں ان لوگوں کا انجام معلوم نہیں جو استہزاء کیا کرتے تھے؟ تم بِھڑ کی طرح کاٹتے ہو اور تم اس شخص کو اذیت دیتے ہو جس نے چراغ کی طرح نور کا عمامہ پہنا ہوا ہے۔ اور چودھویں کے چاند کو دیکھ کر بھونکتے ہو اور صلحاء چودھویں کے چاند کی روشنی سے فیض پا رہے ہیں جبکہ تم اندھیرے میں ہو۔ اور لوگ میری جانب آئے حالانکہ تم مجھ سے بھاگ رہے ہو اور کتنے ایسے استہزاء کرنے والے ہیں جنہوں نے میری موت کی پیشگوئی کی گویا انہیں علّام خدا سے الہام ہوا ہے اور انہوں نے اس پر اصرار کیا اور قوموں میں اس کی تشہیر کی۔ پس تب معاملہ اس کے برعکس رہا۔ اور اللہ نے ان کے اس استہزاء کو حقیقت بنا کر انہیں پر الٹا دیا اور وہ اپنے الہام کے بعد بہت جلد مر گئے اور انہوں نے اپنے چار پایوں کے لئے ندامت اور ذلت کا خشک گھاس چھوڑا۔

اور کچھ ایذا دینے والوں نے مجھے صرف اس لئے اذیت دی تا کہ ان کے ذریعے اللہ بعض نشان ظاہر کرے۔ اور ہم نے ان کے قصے حقیقۃ الوحی میں بیان کر دیئے ہیں تا کہ وہ حق کے طالبوں اور طالبات کے لئے بصیرت افروز ہوں۔

وأقرب القصص من هذا الوقت قصّة رجلٍ مات فی ذی القعدة، وکان یلعننی ویسبّنی، وکان اسمه سعد الله ، وکان سبُّه کالصَّعُدة. وإذا بلغ شتمه إلی منتهاه، وسبق فی الإیذاء کلّ من سواه، أوحیٰ إلیّ ربّی فی أمر موته وخِزْیه وقطع نسله بما قضاه، وقال: إن شانئک هو الأبتر، فأشعتُ بین الناس ما أوحی ربی الأکبر. ثم بعد ذالک صدّق اللّٰه إلهامی، فأردتُّ أن أفصّله فی کلامی، وأشیع ما صنع اللّٰه بذالک الفتّان، وعدوّ عباد الله الرحمٰن. فمنعنی من ذالک وکیلٌ کان من جماعتی، وخوّفنی من إرادة إشاعتی، وقال: لو أشعتها لا تأمَن مَقْتَ الحکّام، ویجُرّک القانون إلی الاٰثام، ولا سبیل إلی الخلاص، ولات حین مناص،

اس وقت قریب ترین واقعہ اس شخص کا ہے جو ذیقعدہ میں مرا۔اور وہ شخص مجھ پر لعنتیں ڈالا کرتا اور مجھے گالیاں دیا کرتا تھا۔اور اس کا نام سعداللہ تھا ﴿۳۶﴾
اور اس کی گالیاں نیزہ کی مانند تھیں اور جب اس کا گالی گلوچ انتہا کو پہنچ گیا اور وہ اذیت دینے میں دوسروں سے سبقت لے گیا تو میرے رب نے مجھے اس کی موت کی نسبت اور اس کی رسوائی اور اس کی قطع نسل جس کا اس نے فیصلہ کر دیا تھا وحی کی اور اس نے کہا ”تیرا دشمن ابتر رہے گا“۔چنانچہ میں نے اس وحی کو لوگوں میں شائع کر دیا جو میرے بزرگ و برتر رب نے کی تھی۔ پھر اس کے بعد اللہ نے میرے الہام کو سچ کر دکھایا۔تب میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنی گفتگو میں اس کی تفصیل بیان کروں۔اور اسے شائع کروں جو فتنہ پرداز اور رحمان خدا کے بندوں کے دشمن کے ساتھ اللہ نے سلوک کیا لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت سے تھا مجھے اس سے روکا اور میرے اشاعت کے ارادہ سے مجھے ڈرایا۔اور کہا کہ اگر آپ نے اسے شائع کیا تو آپ حکام کی ناراضگی سے بچ نہ سکیں گے۔اور قانون آپ کو جرم کی طرف کھینچ لے جائے گا اور مخلصی کی کوئی سبیل نہ ہو گی اور نجات کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی

وتلزمك المصائب ملازمة الغريم، والمآل معلوم بعد التعب العظيم، وليست الحكومة تاركَ المجرمين، فالخير فی إخفاء هذا الوحی كالمحتاطين. فقلت إنی أری الصواب فی تعظيم الإلهام، وإن الإخفاء معصية عندی ومن سير اللئام، وما كان لأحد أن يضرّ من دون بارئ الأنام، ولا أبالی بعده تهديد الحُكّام، وندعو ربّنا الذی هو منبت الفضل، وإن لم يستجبْ فنرضی بالعيش الرذل. والله، إنه لا يسلّط علیّ هذا الشرير، وينزل عليه آفةً وينجی عبده المستجير. فسمع كلامی بعض زبدة المخلصين.. الفاضل الجليل فی علم الدين.. أعنی محبّنا المولوی الحكيم نورُ الدِّين، فجری علی لسانه حديث: ''رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ''، واطمأنّ القلوب بقولی وقوله،

اور آپ کو مصائب قرض خواہ کے چمٹنے کی طرح چمٹ جائیں گے۔ اور بڑی تگ ودو کے بعد جو نتیجہ نکلے گا وہ معلوم ہے۔ اور حکومت مجرموں کو چھوڑنے والی نہیں۔ پس محتاط لوگوں کی طرح اس وحی کے پردۂ اخفا میں رکھنے ہی میں بھلائی ہے۔ اس پر میں نے کہا میں الہام کو عظمت دینا ہی درست سمجھتا ہوں اور اس کا اخفاء میرے نزدیک معصیت اور کمینوں کے خصائل میں سے ہے۔ اور مخلوق کے خالق کے علاوہ کسی کی مجال نہیں کہ وہ نقصان پہنچا سکے۔ اور اس کے بعد مجھے حکام کی دھمکی کی پرواہ نہیں۔ اور ہم اپنے رب کو پکارتے ہیں جو فضل کا اصل منبع ہے۔ اور اگر وہ دعا قبول نہ فرمائے تو ہم حقیر زندگی پر راضی ہیں اور اللہ کی قسم وہ اس شریر (سعداللہ) کو مجھ پر مسلط نہیں کریگا۔ اور وہ اس پر آفت نازل کرے گا اور پناہ کے طالب اپنے بندہ کو نجات دیگا۔ پس مخلصوں میں سے ایک چوٹی کے مخلص نے جو علم دین میں فاضل اجل ہے میری بات کو سنا۔ اس سے میری مراد ہمارے پیارے مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں۔ تو انکی زبان پر رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ والی حدیث جاری ہوئی۔ اور میری اور ان کی اس بات سے دل مطمئن ہوگئے۔

وخطّأوا المحذِّر، واستضعفوا بناء هوله. ثم دعوت على "سعد اللّٰه" إلى ثلاثة أيّام، وتمنّيت موته من ربّ علّام. فأوحى إليّ:

رُبَّ أشعَثَ أَغْبَرَ لَو أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لأبرَّه، يعني إنه تعالٰى يدافع عنك شرّه. فواللّٰه، ما مضى عليّ إلّا ليالي حتى جاءني نعي موته، فالحمد للّٰه على ما ضرب العدوّ بسوطه.

أيها الناس.. إنّي جئتُ من ربّي بمائدةٍ لأطعم البائس الفقير، فهل فيكم من يأخذ هذا الخوان ويأمن الجوع المبير؟ ومن لم يوافقه هذا الغذاءُ فهو من قوم يقال لهم أشقياء، ومن أكله فله في هٰذه أجر كبير، ثم وراءها فضل كثير. يريد اللّٰه ليحطّ عنكم الأثقال، ويضع السلاسل والأغلال، وينقلكم من الأرض المُجدبة، إلى بلدة النعمة والرفاهة

اور انہوں نے اس غیر ضروری احتیاط کرنے والے کو غلطی خوردہ قرار دیا اور انہوں نے اس کے خوف کی بنیاد کو کمزور قرار دیا۔ پھر میں نے سعداللہ کے خلاف تین دن تک دعا کی اور ربّ علاّم سے اس کی موت کی تمنا کی جس پر مجھے وحی ہوئی ''کئی ایسے پراگندہ بال غبار آلود لوگ ہیں کہ اگر وہ اللہ پر (کسی بات کے لئے) قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے''۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کے شر کو دور رکھے گا۔ پس اللہ کی قسم مجھ پر ابھی چند راتیں ہی گزری تھیں کہ مجھے اس کی موت کی خبر آئی۔ پس الحمدللہ کہ اس نے اپنے تازیانے اُس دشمن پر برسائے۔

اے لوگو! میں اپنے رب کی طرف سے ایک مائدہ لے کر آیا ہوں تا میں ہر مفلوک الحال اور محتاج کو کھانا کھلاؤں۔ پس ہے کوئی تم میں سے جو اس خوانِ نعمت کو لے اور جان لیوا بھوک سے محفوظ ہو جائے۔ اور جسے یہ غذا راس نہ آئی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں بدبخت کہا جاتا ہے اور جس نے اسے کھایا تو اس کے لئے اس میں بہت بڑا اجر ہے۔ پھر اس کے بعد فضل کثیر ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے بوجھ اتار دے اور زنجیریں اور طوق اتارے اور وہ تمہیں قحط زدہ زمین سے نعمت اور خوشحالی کے علاقہ کی طرف منتقل کر دے ﴿۳۷﴾

وينجيكم من ظلمات اشتدّت فيها الريح، ويبلّغكم إلى مقاصر أُشعلت فيها المصابيح، و يطهّركم من الذنب والزور، لتكونوا كالذى قفل من الحجّ المبرور. ولكنّكم رضيتم بأن تتّسخ ابدانكم بوسخ الذنوب، وأن تبعدوا أبدًا من ديار المحبوب. وإنّى عرضت عليكم ماء الحياة، فآثرتم كأس الممات، ودعوتكم إلى البيت العتيق، ففررتم إلى الغرانيق. وإنكم تسبّون و إنّا نقاسى لكم الضجر والكرُبة، وندعو لكم فى ظلمات الغمّ كأنّا نصلّى العتمةَ. وإنّ الأمر فى يد الله يفعل ما يشاء، وفى يده القضاء، ويأتى يوم يلين ذالك الحجر، وإلى متٰى هٰذا الضَّجَر؟ أيها الناس لا تَمايلوا على قول العامّة، وإنهم قد أعرضوا عن طرق السلامة. وإن عجبتم فما أعجب من قولهم إنّ عيسٰى حىٌّ مع الجسم فى السّماوات،

اور تمہیں ان تاریکیوں سے نجات دے جن میں تیز ہوائیں چلتی ہیں اور وہ تمہیں ایسے محلات میں پہنچا دے جن میں چراغ روشن کئے گئے ہیں اور وہ (چاہتا ہے کہ تمہیں) گناہ اور جھوٹ سے پاک کرے تا تم اس شخص کی مانند ہو جاؤ جو (ادائیگی) حج مبرور سے لوٹا ہو۔ لیکن تم اس بات پر خوش ہوگئے ہو کہ تمہارے جسم گناہوں کی میل سے آلودہ ہو جائیں۔ اور یہ کہ تم ہمیشہ کے لئے بارگاہِ ایزدی سے دور ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے سامنے آبِ حیات پیش کیا ہے۔ لیکن تم نے موت کے پیالے کو ترجیح دی اور میں نے تمہیں بیت عتیق (خانہ کعبہ) کی طرف بلایا لیکن تم بتوں کی طرف بھاگے اور ہم تمہاری خاطر ہر قسم کی بے چینی اور کرب برداشت کرتے ہیں اور ہم تمہارے لئے غم کی تاریکیوں میں اس طرح دعا کرتے ہیں گویا ہم نماز عشاء ادا کر رہے ہوں۔ یقیناً سب معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور فیصلہ کرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ اور وہ دن آتا ہے جب یہ پتھر موم ہوگا اور یہ اضطراب کب تک۔ اے لوگو! عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہوو۔ وہ تو سلامتی کی راہوں سے منہ موڑ چکے اور اگر تمہیں تعجب ہے تو ان کی اس بات سے بڑھ کر تعجب والی کوئی بات نہیں کہ عیسیٰ جسم سمیت آسمانوں پر زندہ ہے

ثم مع ذالک لحِق بالأموات، ودخل
معهم فی الجنّات ويقولون إنه
يترک صحبة الموتٰى فی آخر الأيام،
وينزل إلٰى بعض أرضين، ويمكث
إلى أربعين، ثم يرحل من هٰذا
المقام، ويلحق بالأموات إلى
الدوام. هذه خلاصة اعتقاداتهم،
وملخّص خرافاتهم. فبقينا متحيّرين
من هٰذا البيان، مع هٰذا الهذيان.
لا أعلم أجَرَّتهم إليه الأهواء ، أو
غلبت عليهم السوداء؟ ما لهم إنهم
مع طول الزمان، وتلاوة القرآن،
ما اهتدوا إلى الحق إلٰى هٰذا الأوان؟
فما أفهم مِن أیّ قسمٍ هٰذا الجنون،
وقد مضتُ عليه القرون؟ فوالله،
قد حيّرني إصرارهم علٰى أمرٍ ﴿۳۸﴾
يخالف القرآن، ويجيح الإيمان.
وقد جاء هم حَكَمٌ من الله بالحق
والحكمة علٰى رأس المائة،
وعند غلبة كلِّ نوع البدعة
وغلبة الكَفَرةِ، فأعجبنی أنهم
لأیّ سبب أنكروه، وهو يدعو
الزمان والزمان يدعوه.

پھر بھی اس کے باوجود مردوں سے جاملا ہے اوران کے ساتھ جنتوں میں داخل ہوگیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ آخری زمانے میں مُردوں کی صحبت ترک کردے گا اور کسی سرزمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر وہ اس جگہ سے کوچ کرے گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مُردوں سے جا ملے گا۔ یہ ان کے اعتقادات کا لب لباب اوران کی خرافات کا خلاصہ ہے۔ پس ہم اس ہذیان آمیز بیان سے حیرت زدہ ہوگئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا خواہشات نے انہیں اس کی طرف کھینچا ہے یا وہ سودائی ہوگئے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ باوجود ایک زمانہ گزر جانے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے وہ اب تک حق کی طرف ہدایت نہیں پا سکے؟؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ جنون کس قسم کا ہے حالانکہ اس پر صدیاں بیت گئیں۔ پس اللہ کی قسم! مجھے مخالف قرآن اور ایمان کی بیخ کنی کرنے والے امر پر ان کے اصرار نے حیران کر دیا ہے۔ جب کہ صدی کے سر پر ہر قسم کی بدعت کے غلبہ اور کافروں کے غلبہ پا جانے کے وقت اللہ کا حَکَم حق اور حکمت لے کر ان کے پاس آیا۔ پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے حالانکہ وہ زمانے کو پکار رہا ہے اور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔

وواللّٰہ، إنّی أنا المسیح الموعودُ، وأعطانی ربّی سلطانًا مبینًا، وإنّی علٰی بصیرۃ من ربّی، ولو رُفع الحجاب لما ازددتُ یقینًا. إن اللّٰہ رأی نفوسًا عاصیۃ وزمنًا کلیلۃٍ قاسیۃ، فأرسلنی لعلھم یتوبون. وکیف ننصح لھم وإنھم قوم لا یسمعون، وإنھم عن صراط الحقّ لناکبون؟ فرّوا من مائدۃ اللّٰہ ورُغفانھا، وانتشروا وبقیت الخوانُ علی مکانھا، وآثروا عصیدۃ الدنیا وتحلّبتْ لھا أفواھھم، وتلمّظَتْ لھا شفاھھم، فأقلّ ما یکون فی صدقی أن یصیبھم بعض الذی أَعِدُھم، فما لھم لا ینتظرون؟ وقالوا إن عیسٰی حیٌّ، وذالک لقلّۃِ عِلْمھم بالقرآن والآثار، فینکرون موت عیسٰی أشدّ الإنکار، وعلٰی حیاتہ یصرّون. وتلک کلمۃ بھا یموتون. فاجتنِبْ ذالک إن کنت من الذین یؤمنون بالفرقان ولا یکفرون.

اور اللہ کی قسم! میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطان مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے رب کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اور اگر حجاب اٹھ بھی جائے تو میرے یقین میں کوئی اضافہ نہ ہو۔ اللہ نے لوگوں کو نافرمان اور زمانہ کو تاریک وتار رات کی طرح پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا کہ وہ توبہ کریں۔ ہم انہیں نصیحت کیسے کریں جبکہ وہ لوگ سنتے ہی نہیں اور وہ حق کی راہ سے ہٹتے جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے مائدہ اور اس کی روٹی سے فرار اختیار کیا اور بکھر گئے اور خوان اپنی جگہ پر دھرے کا دھرا رہ گیا اور انہوں نے دنیا کے روغنی نانوں کو ترجیح دی اور اس کے لئے ان کے منہ سے رال ٹپکی اور ان کے ہونٹوں نے اس کا مزہ لیا۔ پس میری سچائی کے اظہار میں کم از کم یہ ہوگا کہ جن مصائب کی میں نے وعید کی ہے ان میں سے بعض مصیبتیں انہیں پہنچ کر رہیں گی۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ انتظار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہے اور یہ قرآن اور حدیث سے ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔ پس وہ عیسیٰ کی موت کا شدت سے انکار اور اس کی زندگی پر اصرار کر رہے ہیں اور اسی عقیدہ پہ وہ مرتے ہیں۔ پس تو اس سے اجتناب کر۔ اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جو فرقانِ حمید پر ایمان لاتے ہیں اور انکار نہیں کرتے۔

ولا تكنْ كمثل الذين تركوا كلام اللّٰه وراء ظهورهم فلا يبالون. ويقولون إن المسلمين أجمعوا على حياته.. كلا، بل هم يكذبون. وأين الإجماع وفيهم المعتزلون؟ وإذا قيل لهم ألا تفكّرون فى قول ربّكم : فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي أو به لا تؤمنون؟ فليس جوابهم إلّا أن يحرّفوا آيات اللّٰه ويقولوا إنّ معنى التوفّى رفْع الروح مع الجسم العنصريّ. انظرْ كيف عن الحقّ يعدلون ويعلمون أنّ هٰذا القول قول يجيب به عيسٰى بحضرة العزّة يوم القيامة إذ يسأله اللّٰه عن ضلالة الأمّة، وكذالك فى الفرقان تقرؤون. فعجبت، واللّٰه، كلّ العجب من شأنهم، ومن عقلهم وعرفانهم ألا يعلمون أنه ما كان لبشر أن يحضر يوم النشور، من قبل أن يُقبَض روحه ويكون من أصحاب القبور؟ ما لهم لا يتدبّرون؟ وقد حثا الصحابة التراب فوق خير البريّة، ومزاره موجود إلى هٰذا الوقت فى المدينة المنوّرة.

تو ان لوگوں جیسا نہ بن جنہوں نے کلام الٰہی کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور وہ پرواہ نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اُس کی حیات پر اجماع ہے۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ جب ان میں معتزلہ موجود ہیں تو پھر اجماع کیسا؟ جب ان سے کہا جائے کہ کیا تم اپنے ربّ کے فرمان فلما توفیتنی پر غور نہیں کرتے یا کیا تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ تو اس کا جواب ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی آیات کی تحریف کریں اور یہ کہیں کہ توفّی کے معنی روح کا بجسد عنصری اٹھایا جانا ہے۔ تو دیکھ وہ کس طرح راہِ حق سے ہٹ رہے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قول وہ قول ہے جو عیسٰی قیامت کے روز بارگاہِ ربّ العزت میں جواباً کہیں گے جب اللہ ان سے امت کی گمراہی کی نسبت پوچھے گا اور یہی کچھ تم فرقان حمید میں پڑھتے ہو۔ اللہ کی قسم! مجھے ان کی حالت اور عقل وعرفان پر سخت تعجب ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنی روح قبض کئے جانے اور اصحاب قبور کے زمرہ میں شامل ہونے سے قبل حشر ونشر کے روز حاضر ہو۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ غور نہیں کرتے اور صحابہ نے خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین میں دفن کیا اور ﴿۳۹﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

فمِن سوء الأدب أن يقال إن عيسٰی ما مات، وإنْ هو إلّا شرك عظيم.. يأكل الحسنات ويخالف الحصاة. بل هو تُوفّی كمثل إخوانه، ومات كمثل أهل زمانه. وإنّ عقيدة حياته قد جاء تْ فی المسلمين من الملّة النصرانية، وما اتّخذوه إلٰـهًا إلّا بهٰذه الخصوصيّة، ثم أشاعها النصارىٰ ببذل الأموال فی جميع أهل البدْو والحضر، بما لم يكن أحد فيهم من أهل الفكر والنظر. وأما المتقدّمون من المسلمين فلم يصدر منهم هٰذا القول إلّا علٰی طريق العثار والعثرة، فهم قوم معذورون عند الحضرة، بما كانوا خاطئين غير متعمّدين. وما أخطأوا إلّا من وجه الطبايع الساذجة، واللّٰه يعفو عن كلّ مجتهد يجتهد بصحّة النيّة، ويؤدّی حقّ التحقيق من غير خيانة علی قدر الاستطاعة. إلّا الذين جاء هم الإمام الحَكَم مع البيّنات من الهُدٰی، وفرّق الرُّشد من الغیّ وأظهر ما اختفٰی،

پس یہ کہنا بے ادبی ہوگی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ اور یہ ہے بھی عقل کے خلاف۔ بلکہ وہ (عیسیٰ) اپنے دوسرے (رسول) بھائیوں کی طرح فوت ہوگئے اور اپنے ہم عصر لوگوں کی طرح وفات پا گئے۔ اور ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے۔ اور انہوں نے صرف اسی خصوصیت کی وجہ سے اُسے معبود بنالیا ہے۔ پھر نصاریٰ نے مال و دولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی تمام دیہاتوں اور شہروں میں اشاعت کی۔ کیونکہ ان میں کوئی بھی اہل فکر و نظر نہ تھا۔ اور وہ جو مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں ان سے یہ بات صرف ٹھوکر اور لغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔ پس نادانستہ طور پر خطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک معذور قوم ہیں۔ اور انہوں نے یہ غلطی محض سادہ لوحی کی وجہ سے کی ہے۔ اور اللہ صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے ہر مجتہد کو جو کسی خیانت کے بغیر حتی المقدور تحقیق کا حق ادا کرتا ہے، معاف فرما دیتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے، جن کے پاس امام حَکَم ہدایت کے کھلے دلائل لے کر آیا۔ اور اس نے ہدایت کو گمراہی سے علیحدہ کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اسے ظاہر کر دیا۔

ثم أعرضوا عن قوله وما وافَوا دروب الحقّ بل منعوا من وافٰى. وخالفوه وماتوا علٰى عناد وفساد كالعدا، وفرحوا بهٰذه ونسوا غدا. أينكرون ما أنذر اللّٰه به، ولا يجاوزون حَدَّ مصرعهم إذا القدر أتٰى، وترىٰ كلُّ نفس ما عمل من الهوىٰ. ومن أتى اللّٰه بقلب سليم فنُجّي من اللّظى، وأمّا المعرض الأثيم فله الجحيم، لا يموت فيه ولا يحيىٰ. وإنّا نُصبح ونمسى فى هٰذا الانتظار، ونُجيل طَرْفَنا فى كلّ طرفةٍ إلى الأقدار. وإنّ عذاب اللّٰه قد قرع بابكم، وكسّر أنيابكم، أفلا تنظرون؟ وإنّ نفوسكم قد قربت أَسَد الممات فى الفلوات، فأَعِدّوا لها حصنَ النجاة، ولا تهلكوا أنفسكم بأيديكم أيها الغافلون. إن حياتكم بالإيمان والدّين، لا بالرُّغفان والماء المعين.

پھر بھی انہوں نے اس کی بات سے اعراض کیا اور حق کی راہوں کو نہ اپنایا بلکہ اسے روکا جس نے انہیں اختیار کیا۔ اور انہوں نے اس کی مخالفت کی اور وہ دشمنوں کی طرح عناد اور فساد کی حالت میں مر گئے۔ اور اس پر خوش ہوئے اور انہوں نے آنے والے کو بھلا دیا۔ کیا وہ اس کا انکار کر دینگے جس سے اللہ نے ڈرایا ہے اور جب اجل مقدر آئے گی تو وہ اپنی موت کی جگہ سے تجاوز نہیں کر سکیں گے اور ہر جان جو اپنے ہوائے نفس سے کر چکی ہوگی اسے دیکھ لے گی اور جو شخص اللہ کے حضور قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا وہ جہنم کے شعلوں سے بچایا جائے گا۔ اور اعراض کرنے والے گناہ گار کے لئے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ اور ہم اسی انتظار میں صبح وشام کرتے ہیں۔ اور اپنی نگاہ کو ہر آن قضا وقدر کی طرف دوڑاتے ہیں۔ یقیناً اللہ کے عذاب نے تمہارے دروازے پر دستک دی ہے اور اس نے تمہاری کچلیاں توڑ دی ہیں تو پھر کیا تم دیکھتے نہیں اور تم جنگل میں موت کے شیر کے قریب پہنچ گئے ہو۔ سواے غافلو! تم اس کے لئے نجات کا قلعہ تیار کرو۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ تمہاری زندگی ایمان اور دین سے وابستہ ہے نہ کہ روٹیوں اور چشمہ کے بہنے والے پانی سے

وإذا ذهب الدين فلا حيات،
والذى ضاع دينه يشابه الأموات.
وترون أنّ الكُفر كسّر ضلوع
الإسلام، وما بقى منه إلّا اسم
علٰى أَلْسُنِ العوامّ. وواللّٰه، إنّ
هٰذا الأسد قد جُرّح من الكلاب، ﴿۴۰﴾
ورضى من الافتراس بالإياب،
وقعد من الفُلْكِ بمثابة الهُلْك،
ولذالك مسّكم مِن كلّ طرفٍ
ضُرٌّ، وعيش مُرٌّ، والآفات
اختارتْكم صَحْبًا، كأنها وجدتْ
فناء كم رَحْبًا، وإنكم تحتها كلّ
يومٍ تكسَّرون. وترون أنّ الآفات
تنزّل عليكم تَتْرًا، وتبتُر بَتْرًا،
ولا تسقط عليكم آفة إلّا وهى
أكبر من أُختها، ثم لا تخافون.

وقد رأيتم ما نزل من الآفات،
وبعضها نازل بعدها فى أسرع
الأوقاتِ، فتوبوا إلى بارئكم
لعلكم تُفلحون. وكيف تُرجٰى
منكم التوبة وما تأتيكم
آيةٌ إلّا عنها تُعرِضُون؟

اور جب دین چلا جائے تو پھر کوئی زندگی نہیں اور جس کا دین ضائع ہوگیا تو وہ مردوں کے مشابہ ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں توڑ دی ہیں اور عوام کی زبان پر اب اس کا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شیر (یعنی اسلام) کتوں سے زخمی ہو گیا ہے اور شکار کرنے کی بجائے پسپائی پر راضی ہو گیا ہے۔ اور کشتی میں ہلاک ہونے والوں کی جگہ پر جا بیٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ تمھیں ہر طرف سے دکھ اور تلخ زندگی ملی اور آفات نے تمہیں اپنا رفیق منتخب کر لیا ہے گویا ان (آفات) نے تمہارے صحنوں کو کشادہ پایا اور تم ہر روز ان آفتوں کے نیچے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاتے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ تم پر آفتیں پے در پے نازل ہو رہی ہیں اور تمہیں تہس نہس کر رہی ہیں اور کوئی آفت تم پر نازل نہیں ہوتی مگر وہ اپنے جیسی پہلی آفت سے بڑی ہوتی ہے مگر پھر بھی تم خوف نہیں کرتے۔

اور تم نے دیکھا ہے جو آفات نازل ہو چکیں، کچھ آفات ان کے بعد بھی جلد نازل ہونے والی ہیں۔ پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ تم سے توبہ کی امید کیسے رکھی جا سکتی ہے جب کہ جو نشان بھی تمہارے پاس آتا ہے تم اس سے بے رخی کرتے ہو

فسوف تأتيكم أنباءُ ما كنتم به تستهزؤون. ومن الآفات أن قومًا يدعونكم إلى الكفر، إطماعًا فى نجار الصُّفر، ويعرِضون ذهبًا علىٰ كلّ ذاهبٍ لعلّهم يتنصّرون. وإنّهم أولو الطَّول وأنتم الفقراء، وفُتح عليهم أبواب الدّنيا وأنتم فى البؤس تصبحون وتُمسُون. وتلك فتنة أكبر من كلّ فتنةٍ، وبليّةٌ أشدّ من كلّ بليّة، فإنكم تحتاجون إلى رُغفانهم وهم لا يحتاجون. وحلّوا أرضكم وملكتُها ملوكهم، فلا بدّ من تأثّرٍ كما تشاهدون. ثم من إحدى المصائب أنّ أمرائكم على الدّين يستهزؤون، وفقرائكم على الدنيا يتجائؤون، فلا نجد قرّة العين من أولئكم ولا من هؤلاء، وإنّا من كلٍّ آيسون. وسَرّحْنا الطرْف فى الطرفين، فأَخَذَنا ما يأخذ السقيم عند آثار المنون. وما كان لكافرٍ أن يهزمكم،

جن باتوں کا تم مذاق اڑا رہے تھے اس کی خبریں عنقریب تمھارے پاس آئیں گی اور آفات میں سے (ایک آفت) یہ بھی ہے کہ ایک قوم تمہیں سونے چاندی کا طمع دے کر کفر کی طرف بلا رہی ہے۔ اور وہ ہر جانے والے کو سونا پیش کر رہے ہیں اس خیال سے کہ شاید اس طرح وہ عیسائی ہو جائیں۔ یقیناً وہ دولت مند ہیں اور تم قلاش۔ ان پر دنیا کہ دروازے کھولے گئے ہیں اور تم دن رات تنگ دستی میں صبح وشام کرتے ہو۔ یہ فتنہ ہر فتنے سے بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے شدید تر ہے تم ان کی روٹیوں کے محتاج ہو اور وہ محتاج نہیں۔ وہ تمہاری سرزمین پر اترے اور ان کے بادشاہوں نے اس پر قبضہ جمالیا اس لئے (اس سے) متاثر ہونا ایک لازمی امر ہے جیسا تم مشاہدہ کر رہے ہو پھر ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ تمہارے امراء دین پر پھبتیاں کستے ہیں اور تمہارے فقراء دنیا پر گرے پڑتے ہیں۔ پس ہمیں آنکھ کی ٹھنڈک نہ تم سے ملتی ہے اور نہ ان سے۔ ہم ان میں سے ہر ایک سے مایوس ہیں ہم نے ان دونوں فریقوں پر نگاہ ڈالی تو ہمیں اس (حالت فکر) نے آلیا جو ایک بیمار کو موت کے آثار ظاہر ہونے پر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور کسی کافر کی مجال نہیں تھی کہ وہ تمہیں شکست دیتا

ولٰــكن ذنوبكم هزمتكم، وتركتم الـحضرة وكذالك تُتركون. وإنّ الـلّٰـه نـظر إلٰى قلوبكم، فما آنس فيهـا تُقا ةً، فسـلّـط عـليكم قومًا عُـصاةً، وأعـطـاهـم لتعذ يبكم قـناة، فهـل أنتـم منتهون؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ[1] فهـل أنتم مغيّرون؟ و مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ[2] فهل أنتم مؤمنون؟

أأنتـم تـظنّون أنكم أحياءٌ بهٰذا الـذنـب الـدائم، والموت خير لـلـفتٰى من عيشه عيش البهـائم، ﴿۴۱﴾ فــمــا لــكـم لا تتنبّهـون؟ وإنّ الـنـصرانية تأكُلكم كلّ يوم كما تـأكـل النار الحطب، ليتمّ ما قدّر الـلّٰـه وكـتـب. والـلّٰـه، إن هٰذا الـوبـاء أكبـر من كلّ وباءٍ، وهذه الـزلـزلة أكبر من كلّ زلزلة، وما نـزل عليكم ما نـزل إلّا من ذنوبكم أيّهــا الـفــاسـقون. وإن الآفـات الجسـمانية لا تُهلك إلّا جسمًا،

لیکن تمہارے گناہوں نے تمہیں شکست دی ہے۔ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسی طرح تم بھی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی تو اس نے ان میں تقویٰ نہ پایا جس کے نتیجے میں اس نے تم پر نافرمان قوم مسلط کر دی اور تمہیں عذاب دینے کے لئے انہیں نیزے دیئے۔ پس کیا تم باز آؤ گے؟ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں۔ کیا تم (اپنے اندر) تبدیلی پیدا کرو گے؟ اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہیں عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ سو کیا تم ایمان لاؤ گے؟

کیا تم اس دائمی گناہ کے ساتھ اپنے آپ کو زندہ سمجھتے ہو؟ ایک جواں مرد کے لئے چوپایوں جیسی زندگی گزارنے سے موت کہیں بہتر ہے۔ تم کیوں متنبہ نہیں ہوتے؟ عیسائیت ہر روز تمہیں ایسے کھا رہی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھاتی ہے تا اللہ نے جو تمہارے لئے مقدر کیا اور لکھ چھوڑا ہے وہ پورا ہو۔ خدا کی قسم! یہ وباء سب وباؤں سے بڑی اور یہ زلزلہ سب زلزلوں سے بڑھ کر ہے۔ اے فاسقو! جو عذاب تم پر نازل ہوا ہے وہ محض تمہارے گناہوں کے سبب نازل ہوا ہے۔ یہ جسمانی آفات صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں

[1] الرعد:۱۲ [2] النساء:۱۴۸

وأمّا الآفات الروحانية فيُهلك الجسم والروح والإيمان معًا. فلا تسبّوا أعداء كم، وسُبّوا أنفسكم إن كنتم تعقلون. ما لكم لا تنظرون إلى السماء، وصرتم بنى الغبْراء، وإن اللّٰه عرض عليكم حليب الدّين فأنتم تعافون، ثم قدّم قومٌ إليكم لحمَ الخنازير فأنتم بالشوق تتمشّشون. ومن دخل منهم فى دينكم فلا يدخل إلّا كأهل النفاق، ويطوف طامعًا فى الأسواق، مكدّيًا بالأوراق، وهم يكثرون وأنتم تقلّون. فإلام هٰذه الحياة أيها الجاهلون؟ تتمايلون على أموال الدنيا،وما تبصرون من أين تقتنئون۞ وترون الخوان وما ترون المُضلّ الخوّان، كأنكم قوم عمون. وتتركون العِشاء، وبالندامى تَغْتَبِقُون. وتعيشون كُسالٰى، ولا تمسّون الدّين بإصبع ولا له تتألّمون.

اور جو روحانی آفات ہیں وہ جسم اور روح اور ایمان کو ایک ساتھ ہلاک کرتی ہیں۔ سو اگر تم عقل مند ہو تو اپنے دشمنوں کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اپنے آپ کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی طرف نہیں دیکھتے اور (محض) دنیادار بن گئے ہو۔ اللہ نے تمہارے سامنے دین کا تازہ دودھ پیش کیا مگر تم ہو کہ اسے ناپسند کرتے ہو پھر ایک قوم نے تمہیں سؤر کا گوشت پیش کیا پس تم بڑے مزے لے لے کر اُسے کھاتے ہو اور جو اُن کے دین سے نکل کر تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے وہ منافقوں کی طرح داخل ہوتا ہے۔ اور لالچی بن کر بازاروں میں گھومتا اور پیسے مانگتا ہے۔ وہ (عیسائی) بڑھے جا رہے ہیں اور تم گھٹتے جا رہے ہو۔ اے جاہلو! یہ زندگی کب تک رہے گی!! تم دنیا کے اموال پر جھک گئے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم (یہ مال) کہاں سے جمع کر رہے ہو؟ تم دسترخوان کو تو دیکھتے ہو لیکن گمراہ کرنے والے خائنوں کو نہیں دیکھتے گویا تم اندھی قوم ہو۔ تم نمازِ عشاء چھوڑ کر ہم مشربوں کے ساتھ خُم کے خُم لنڈھاتے ہو اور کاہلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہو اور تم دین کو انگلی سے بھی نہیں چھوتے اور نہ تم دین کے لئے درد رکھتے ہو۔

۞ تقتنئون سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست تقتنون ہے۔ (ناشر)

ثم تقولون إنّا بذلنا الجهد حقّ الجهد وإنّا مستفرغون. فكّروا يا فتيان، ألم يأن أن يرسل اللّٰه إمامًا فی هذه العمران؟ وإنكم تنقضون عهد اللّٰه وتقطعون ما أمر اللّٰه به أن يوصل وفی الأرض تفسدون. وواللّٰه، إن الوقت هٰذا الوقت فما لكم لا تتقبّلون؟

وإنّی، واللّٰه، فی هٰذا الأمر كعبة المحتاج، كما أن فی مكّة كعبة الحجّاج، وإنّی أنا الحجر الأسود الذی وُضع له القبول فی الأرض والنّاس بمسّه يتبرّكون.☆ لعن اللّٰه قومًا يقولون إنه يريد الدنيا، وإنّا من الدُّنيا مُبْعَدون. وجئتُ لأُقيم الناس على التوحيد والصلٰوة، لا لإقناء أنواع الصِّلاة.

پھراس پر بھی تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے (دین کے لئے) پوری کوشش کر لی ہے اور اب ہم فارغ ہیں۔ نوجوانو! سوچو کہ کیا وہ وقت قریب نہیں آ گیا تھا کہ اللہ اس معمورۂ عالم میں امام بھیجے۔ تم اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑتے ہو اور جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ انہیں مضبوط کیا جائے قطع کرتے ہو اور زمین میں فساد برپا کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! (امام کے آنے کا) وقت یہی وقت ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اسے قبول نہیں کرتے۔

اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں ہر محتاج کا (اسی طرح) کعبہ ہوں جیسے حاجیوں کا مکہ معظّمہ میں کعبہ ہے اور میں ہی وہ حجرِ اسود ہوں جس کے لئے تمام کرّۂ ارض میں قبولیت رکھ دی گئی ہے اور جسے چھوکر لوگ برکت حاصل کرتے ہیں☆ اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ (امام) دنیا کا طالب ہے حالانکہ ہم دنیا سے الگ تھلگ ہیں اور میں اس لئے آیا ہوں تا لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کروں نہ اس لئے کہ طرح طرح کے تحفے تحائف عطا کروں۔

☆ هٰذا خلاصةُ ما أوحى اللّٰه إلیّ، وهٰذه استعارة من اللّٰه الكريم. وكذالك قال المعبّرون أن المراد من الحجر الأسود فی علم الرؤيا المرء العالم الفقيه الحكيم. منه

☆ یہ خلاصہ ہے اس کا جو اللہ نے میری طرف وحی کی، یہ اللہ کریم کی طرف سے استعارہ ہے۔ تعبیر کرنے والوں نے یہی کہا ہے کہ علم الرؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہ اور صاحب حکمت شخص ہوتا ہے۔ منہ

والله يعلم ما فی قلبی، ويشهد بآياته أنهم كاذبون. ما كان حديث يفترٰی، بل جئت بالحق، وبالحق أرسلت، فما لكم لا تعرفون.

وإنّی أنا ضالّتكم، لا مضلّكم أيها المسلمون. فهل فيكم من يقبل دعوتی، وينظر بحسن الظنّ إلی كلمتی؟ أليس فيكم رجل رشيد أيها المستكبرون؟ ولو لم أُبعَث، يا فتيان،فی هٰذا الزمان، لوطّأ الدِينَ أهلُ الصلبان. وإنّ هٰذا السَّيلَ بلغ الرؤوس،وأفنی النفوس، أَلا تعلمون القسوس كيف يُضلّون؟ وما أُرسلتُ إلّا عند ضلالٍ نجّس الأرض وأهلک أهلها، فما لكم لا تفهمون؟ ووالله، ليس فی الدهر أعجب من حالكم! كيف طال إعراضكم وصَفْحُكم عنی،

جو میرے دل میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ میرا دعویٰ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ میں حق لے کر آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے نہیں پہچانتے۔

اے مسلمانو! میں ہی تمہاری کھوئی ہوئی متاع ہوں، تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں۔ پس کیا کوئی ہے تم میں جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں پر حسنِ ظن سے غور کرے۔ اے متکبرو! کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھ دار آدمی بھی نہیں؟۔ اے عزیز جوانو! اگر میں اس زمانے میں مبعوث نہ کیا جاتا تو اہلِ صلیب دین (اسلام) کو پامال کر دیتے اور یہ (عیسائیت کا) سیلِ تند و تیز سروں تک پہنچ گیا ہے اور اس نے لوگوں کو فنا کر دیا ہے۔ کیا تم پادریوں کو نہیں جانتے کہ کس طرح گمراہ کر رہے ہیں اور میں ایسی گمراہی کے وقت میں بھیجا گیا ہوں جس نے ساری زمین ناپاک کر دی ہے اور اس میں بسنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سمجھتے نہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا میں تمہاری حالت سے زیادہ عجیب تر کوئی اور حالت نہیں تمہارا مجھ سے اعراض اور بے رُخی کتنی لمبی ہو گئی۔ ﴿۴۲﴾

وقـد رأيتـم الآيـات وأُعـطيتـم البيّـنـات فنبذتموها كالحصات. وفُتح لكـم بـاب الـحسـنـات، فغـلّقتم أبوابكم، لئلا تدخل فى العـرصـات. مـا لـكم لا تتّقون حـرمـات الـلّـه ولـلتـكـذيـب تـعـجلون؟ وإن الله سيّاف يسلّ سيفه على الذين يعتدون.

وإنى أنـا الـمسيح الموعود، وأنتـم تـكـذّبـونـنـى وتسبّون وتـقـولـون إنّ هٰذا الدعوىٰ باطلٌ وقـولٌ خـالفه الأوّلون. فأعجبنى قـولـكـم هٰـذا مع دعـاوى العلم والـفـضـل! أتـقـولـون ما يخالف الـقـرآن وأنتم تـعـلـمـون؟ وإن دعـوى الإجـمـاع بـعد الصحابة دعـوى بـاطـل وكـذب شنيع لا يـصـرّ عـلـيـه إلّا الظالمون. وأنّى الإجـمـاع؟ أتـنسـون مـا قـال المعتزلون؟ أتزعمون أنهم ليسوا من المسلمين وأنتم قوم مسلمون؟ فثبـت أنّ قـولكم ليس قولًا واحدًا

تم نے تو نشانات دیکھے اور تمہیں کھلے کھلے نشان عطا کئے گئے لیکن تم نے ان سب کو کنکریوں کی طرح پھینک دیا۔ اور تمہارے لئے نیکیوں کے دروازے کھولے گئے لیکن تم نے اپنے دروازے بند کر لئے تا کہ وہ (نیکیاں) تمہارے صحنوں میں داخل نہ ہو جائیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی ممنوعہ حدوں سے بچ کر نہیں رہتے اور تکذیب میں جلد بازی کرتے ہو۔ اللہ شمشیر زن ہے اور اس نے حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے اپنی تلوار کو سونت لیا ہے۔

میں ہی مسیح موعود ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے اور گالیاں دیتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ (میرا) یہ دعویٰ باطل ہے اور ایسا قول ہے جس کی پہلے لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ علم و فضل کے دعووں کے باوجود تمہاری بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیا جانتے بوجھتے ہوئے تم وہ بات کہہ رہے ہو جو مخالفِ قرآن ہے۔ صحابہ کے بعد اجماع کا دعویٰ ایک باطل دعویٰ اور بدترین کذب ہے۔ جس پر صرف ظالم لوگ ہی اصرار کرتے ہیں۔ اور کیسا اجماع۔ کیا تم بھول جاتے ہو جو معتزلہ نے کہا؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ مسلمانوں میں سے نہیں اور صرف تم ہی مسلمان ہو۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا قول ایک (متفق علیہ) قول نہیں۔

بل ادّارءْتم فيها، فالآن يحكم اللّٰه فيما كنتم فيه تختلفون. وعندى شهادات من ربّى وآيات رأيتموها أأنتم تنكرون؟ إن الذين خلوا من قبلى لا إثم عليهم وهم مبرّؤون، والذين بلغتُهم دعوتى، ورأوا آياتى، وعرفونى وعرّفتُهم بنفسى، وتمّتْ عليهم حُجّتى، ثم كفروا بآيات اللّٰه وآذونى.. أولٰئک قوم حقّ عليهم عقاب اللّٰه، بأنهم لا يخافون اللّٰه، وبآى اللّٰه ورسله يستهزؤون. وما جئتهم من غير بيّنةٍ، بل أراهم ربّى آيةً علٰى آيةٍ، ومعجزة على معجزة، وأقيمت الحجّة، وقُضى التنازع والخصومة، ثم على الإنكار يصرّون. أ يحاربون اللّٰه بما أنه جعلنى المسيح الموعود والمهدى المعهود، وله الأمر وله الحكم،

بلکہ اس میں تم نے اختلاف کیا ہے۔اس لئے اب اللہ ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں تم باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔میرے پاس میرے رب کی شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم نے دیکھا ہے، کیا تم (اب بھی) انکار کرتے ہو۔جو لوگ مجھ سے پہلے گذرے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں،وہ بَری ہیں۔ہاں البتہ وہ لوگ جن تک میری دعوت پہنچی اورانہوں نے میری نشانیاں دیکھیں اور انہوں نے مجھے پہچان لیااور خود میں نے بھی انہیں اپنی پہچان کروائی اور جن پر میری حجت تمام ہوچکی ہے۔اس کے باوجود انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی۔یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کا عذاب واجب ہوگیا۔کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتے نہیں اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہیں۔میں کھلے نشان کے بغیر تو ان کے پاس نہیں آیا۔بلکہ میرے رب نے انہیں نشان پر نشان اور معجزے پر معجزہ دکھایا اور حجت قائم کر دی گئی اور تنازعے اور جھگڑے کا فیصلہ کر دیا گیا۔پھر بھی وہ انکار پر اصرار کر رہے ہیں۔کیا وہ اللہ سے اس وجہ سے جنگ کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا جبکہ امر اور فیصلہ کا اختیار اسی کو ہے۔

لا يُسأل عمّا يفعل وهم يُسألون. وتنحّى بعضهم عن هٰذا النزاع خجلًا وجلًا ورجعوا إلىّ تائبين، وأكثرهم قاسطون.

﴿۴۳﴾ أيصرّون علٰى حياة عيسٰى، ويخفون إجماعًا اتفق عليه الصحابة كلّهم أجمعون؟ ويتّبعون غير سبيل قوم أدركوا صحبة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وكلّ واحدٍ منهم استفاض من النبيّ وتعلّمَ، وانعقد إجماعهم علٰى موت عيسٰى، وهو الإجماع الأوّل بعد رسول اللّٰه ويعلمه العالمون. أنسيتم قول اللّٰه:
قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [1]
أو أنتم للكفر متعمّدون؟ وقد مات علٰى هٰذا الإجماع من كان من الصّحابة، ثم صرتم شيعًا، وهبّتْ فيكم ريح التفرقة، وما أوتيتم سلطانًا على حياته، وإن أنتم إلّا تظنّون. وقد قال اللّٰه حكايةً عن عيسٰى: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي [2]

اس پر جو وہ کرتا ہے پوچھا نہیں جاتا البتہ ان سے پُرسش ہوگی۔ ان میں سے بعض اس جھگڑے سے بوجہ شرمندگی اور خوف الگ ہو گئے اور انہوں نے توبہ کرتے ہوئے میری طرف رجوع کیا لیکن ان میں سے اکثر ظالم ہیں۔

کیا وہ حیاتِ عیسٰی پر اصرار کرتے ہیں اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا اور ان لوگوں کی راہ کے خلاف چلتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم ﷺ سے فیض پایا اور تعلیم حاصل کی۔ اور ان کا اجماع عیسٰی کی وفات پر تھا اور یہ اجماع رسول کریم ﷺ کے بعد سب سے پہلا (اجماع) تھا۔ اور علماء اس بات کو جانتے ہیں۔ کیا تم اللہ کا ارشاد قد خلت من قبله الرسل بھول گئے اور کیا تم جان بوجھ کر کفر کو اختیار کرتے ہو اور صحابہ میں سے ہر ایک صحابی نے اسی اجماع پر وفات پائی۔ اس کے بعد تم مختلف گروہ بن گئے اور تم میں تفرقے کی ہوا چلنے لگی۔ تمہیں حیاتِ مسیح کی کوئی دلیل نہیں دی گئی صرف ظنّ سے کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسٰی کی زبان سے فلما توفیتنی فرمایا ہے

[1] ال عمران : ۱۴۵ [2] المائدة:۱۱۸

فلا تفكّرون فی قول اللّٰه ولا تتوجّهون. ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ[1] أو تقولون ما لا تعلمون؟

ثم اعلموا أنّ حقّ اللفظ الموضوع لمعنى أن يوجد المعنى الموضوع له فی جُمَعِ أفراده من غير تخصيص وتعيين، ولٰكنّكم تخصّصون عيسٰى فی المعنى الموضوع للتوفّی عندكم، وتقولون لا شريک له فی ذالک المعنى فی العالمين، كأنّ هٰذا المعنى تولّد عند تولّد ابن مريم، وما كان وجوده قبله ولا يكون بعده إلى يوم الدين! وهَبْ، يا فتٰى، أن عيسٰى لم يتولّدُ ولم يُرزَق الوجود من الحضرة، فبقى هٰذا اللفظ كعاطلٍ محرومة من الحلية. فتفكّرْ ولا تُرِنا الأنياب، واتّق اللّٰه التوّاب. أ تزعم أنّ هٰذا المعنٰى بساطُ ما وطّأه إلّا ابن مريم، أو سِماطُ ما أَمَّهم إلّا هٰذا الملک المكرّم؟ ولو فرضنا أنّ معنى التوفّی فی آية: فَلَمَّاتَوَفَّيْتَنِىْ[2] ليس إلّا الرفع مع الجسم العنصریّ إلى السماء،

پس پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور وفکر نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کرتے ہو۔ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ یا تم وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

پھر تم جان لو کہ کسی معنی کیلئے وضع کئے گئے لفظ کا یہ حق ہے کہ اس کے تمام افراد میں بغیر تخصیص وتعیین کے وہ وضعی معنی پائے جائیں۔ لیکن تم توفّی کے لئے اپنے وضع کردہ معنی میں صرف عیسٰی کو مخصوص کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تمام دنیا جہان میں اس معنیٰ میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ گویا (توفی کا) یہ معنی صرف ابن مریم کے تولد کے وقت پیدا ہوا اور اس معنی کا وجود نہ تو اس سے پہلے تھا اور نہ آئندہ یوم الدین تک ہوگا۔ اے مردِ جوان! فرض کرلے کہ عیسٰی پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی وجود دیا جاتا تو یہ لفظ (توفّی) زیور سے محروم ایک عورت کی طرح ہوتا۔ پس غور کر اور ہم پر دانت مت پیس اور خدائے توّاب سے ڈر۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ معنی وہ قالین ہے جس پر صرف ابن مریم نے قدم رکھا یا وہ راہ ہے جس کی رہبری صرف اس شاہِ مکرم (عیسٰی) نے کی۔ اگر ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ آیت فلمّا توفّيتنی میں توفّی کے معنی صرف جسدِ عنصری کے ساتھ آسمانوں کی طرف رفع ہی ہیں

[1] البقرة : ۱۴۱ [2] المائدة : ۱۱۸

ثم مع فرض هٰذا المعنى يكذّب هٰذه الآية نزول عيسٰى إلى الغبراء ، ولا يحصل مقصود الأعداء ، بل يبقى أمر عدم النزول على حاله كما لا يخفى على العقلاء . فإن عيسٰى يجيب بهٰذا الجواب يوم الحساب يعنى يقول: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي فى يوم يبعث الخلق ويحضرون، كما تقرؤون فى القرآن أيها العاقلون. وخلاصة جوابه أنّه يقول إنى تركتُ أمّتى على التوحيد والإيمان بالله الغيور، ثم فارقتهم إلٰى يوم القيامة وما رجعتُ إلى الدنيا إلى يوم البعث والنشور، فلذالک لا أعلم ما صنعوا بعدى من الشرک والفجور، ولستُ من الملومين. فلو كان رجوعه إلى الدنيا أمرًا حقًّا قبل يوم القيامة فيلزم منه أنه يكذب كذبًا شنيعًا عند سؤال حضرة العزّة. وهٰذا باطلٌ بالبداهة. فالنزول باطلٌ من غير الشکّ والشبهة. ﴿۴۴﴾

تو پھر بھی یہ آیت حضرت عیسٰی کے زمین پر نزول فرمانے کو جھٹلاتی ہے' اور دشمنوں کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ عدمِ نزول کا معاملہ جوں کا توں باقی رہتا ہے۔جیسا کہ صاحبانِ عقل سے مخفی نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسٰی ان الفاظ میں یوم الحساب کو جواب دیں گے۔یعنی آپؑ فلمّا توفّیتنی اُس دن کہیں گے جب مخلوق اٹھائی جائے گی اور وہ حاضر کئے جائیں گے۔جیسا کہ تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو۔اے عقلمندو! مسیح کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؑ کہیں گے کہ میں نے اپنی امت کو توحید اور غیور خدا پر ایمان لانے کی حالت میں چھوڑا تھا۔ پھر میں ان سے روزِ قیامت تک جدا رہا اور حشر نشر کے دن تک دنیا کی طرف واپس نہیں گیا۔اس لیے میں نہیں جانتا کہ انھوں نے میرے بعد کیسے کیسے شرک اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا۔اور میں قابلِ ملامت نہیں ہوں۔اگر قیامت سے پہلے دنیا کی طرف آپؑ کا واپس آنا یقینی امر ہوتا تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ربّ العزّت کے سوال کرنے پر آپؑ (عیسٰی) قبیح جھوٹ بولیں گے اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ لہٰذا بلا شک وشبہ (آپؑ کا) نزول بھی باطل ہے۔

فاستيقظوا يا فتيان! أين أنتم من تعليم القرآن؟ بل مات عيسٰى كما ماتت إخوانه من النبيّين، ولحق بهم كما تقرؤون فى أخبار خير المرسلين. أقرأتم فى حديث سيّد الكائنات أنّه فى السماء فى حجرة عَلٰى حِدَةٍ من الأموات؟ كلّا بل هو ميّت، ولا يعود إلى الدنيا إلى يوم يبعثون. ومن قال متعمّدا خلاف ذالك فهو من الذين هم بالقرآن يكفرون. إلّا الذين خلوا مِن قَبْلى فهم عند ربّهم معذورون. ويشهد القرآن أنه يقول يوم القيامة إنّى ما كنت مطّلعًا على ارتداد الأمّة، ولا أعلم أنهم اتّخذونى إلٰـهًا من دون ربّ البريّة، وكذالك يبرّء نفسه من علم فساد النصارٰى ووقوعهم فى الضلالة. فلو كان نازلًا قبل القيامة لكان من شأنه أن يصدق بحضرة الله كما هو طريق البررة،

پس اے نوجوانو! بیدار ہو جاؤ۔ تعلیم قرآن سے تم کتنے دور ہو (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت عیسٰی بھی اپنے دوسرے نبی بھائیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں' اوران میں شامل ہو گئے ہیں جیسا کہ تم خیر المرسلین کی احادیث میں پڑھتے ہو۔ کیا تم نے سید الکائنات ﷺ کی حدیث میں پڑھا ہے کہ آپؑ آسمان میں مرنے والوں سے علیحدہ ایک حجرے میں مقیم ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ فوت شدہ ہیں اور یوم البعث تک دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جس شخص نے اس کے خلاف عمداً کچھ اور کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن کا انکار کرتے ہیں سوائے اُن لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس وہ لوگ اپنے رب کے نزدیک معذور ہیں۔ اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آپ (عیسٰیؑ) قیامت کے روز فرمائیں گے کہ مجھے اپنی امت کے مرتد ہو جانے کا قطعی علم نہیں اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ انھوں نے مخلوق کے رب کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا لیا ہے۔ آپ اپنے آپ کو نصارٰی کے بگاڑ اوران کے گمراہی میں پڑنے کے متعلق علم رکھنے سے بَری قرار دیں گے۔ اگر انھوں نے قیامت سے پہلے نازل ہونا ہوتا تو آپؑ کی شان کا تقاضا تھا کہ آپ اللہ کے حضور سچ بات کہتے

بل هو من حُلل الرسالة والإمامة. فكيف يُظَنّ أنه يختار الكذب ويرتكب جُرم إخفاء الشهادة، ويقول: يا ربّ، ما عُدتُ إلى الدنيا، وليس لي علم بأحوال أُمّتي، ولا أعلم ما صنعوا بعدي. فإنّ هٰذا كذب شنيع تقشعرّ منه الجلدة، وتأخذ منه الرعدة☆ ولو فرضنا أنه يقول كمثل هذه الأقوال، ويُخفي متعمّدًا زمن عوده إلى الدنيا عند سؤال الله ذي الجلال ويُخفي حقيقة اطّلاعه على كفر أُمّته وإصرارهم على طريق الضلال، فلا شكّ أن اللّٰه يقول له: ياعيسٰى، ما لك لا تخاف عزّتي وجلالي،

جیسا کہ یہ ابرار کا طریق بلکہ رسالت و امامت کا لباس ہے۔ پھر یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ آپؑ جھوٹ اختیار کریں اور اخفاء شہادت کے جرم کے مرتکب ہوں گے اور یہ کہیں گے کہ اے میرے رب میں دنیا کی طرف واپس نہیں گیا اور نہ مجھے میری امت کے حالات کا کچھ علم ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا۔ پس یہ ایسا جھوٹ ہے جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے☆ اور اگر ہم فرض کر لیں کہ وہ ایسی باتیں کہے گا اور اللہ ذوالجلال کے سوال کرنے پر دنیا میں اپنے واپس جانے کے زمانے کو عمداً چھپائے گا اور اپنی امت کے کفر پر مطلع ہونے کی حقیقت اور ان کی گمراہی کی راہ پر مصر رہنے کو مخفی رکھے گا تو بلا شک اللہ اس سے کہے گا کہ اے عیسٰی! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور میرے جلال سے نہیں ڈرتا۔

☆ روى الإمام البخاري عن المغيرة بن النعمان قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه يجاء برجالٍ من أمّتي (يعني يوم القيامة)، فيؤخذ بهم ذات الشمال، فأقول: يا ربّ أصيحابي، فيقال: إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك. فأقول كما قال العبد الصالح (يعني عيسٰى) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ [1] وكذالك روى البخاريّ في معنى التوفّي عن ابن عباس قال: متوفّيك: مميتك. منه

☆ امام بخاری نے مغیرہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ (قیامت کے دن) لائے جائیں گے اور انہیں پکڑ کر بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ تُو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو ایک عبدالصالح (یعنی عیسٰی) کہے گا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی ان پر نگران رہا۔ اور اسی طرح توفّی کے معنی کے متعلق امام بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ متوفّیک کے معنی ممیتک یعنی ''میں تجھے وفات دوں'' گا کے ہیں۔ منہ

[1] المآئدة: ۱۱۸

وتكذب أمام وجهي عند سؤالي؟ ألستَ ذهبت إلى الدنيا عند رجُعتک، وأعثرت على شرک أمّتک؟ ألم تر الذين اتّخذوک إلهًا انتشروا في جميع البلاد، ونسلوا من كلّ حدب كالجياد، وأنت حاربْتهم وكسرت صليبهم بجهدک وطاقتک، ثم تنكر الآن من نزولک، فأعجبني كذبک وفريتک.

فخلاصة الكلام أنّ قولكم برفع عيسٰى باطل، ومضرّ للدّين كأنه قاتل. وتقولون: لفظ الرفع في القرآن موجود. نعم، موجود، ولٰكن معناه مِن لفظ مُتَوَفِّيْكَ مشهود، بل جميع كَلِمِ الآية على الرفع الروحاني شهود. أتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض؟ أهٰذا إسلامكم أو كفر وعنود؟أو تريدون أن تحرّفوا كتاب اللّٰه كما حرّف اليهود؟ ألا ترون أن لفظ مُتَوَفِّيْكَ مقدَّم علٰى لفظ الرفع وفي القرآن موجود؟ فما لكم تتركون رعاية الترتيب، ﴿۴۵﴾

اور میرے سوال کرنے پر میرے روبرو جھوٹ بولتا ہے۔کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا میں نہیں گیا تھا اور کیا تو اپنی امت کے شرک سے آگاہ نہیں ہے۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے تجھے معبود بنا لیا وہ تمام ممالک میں پھیل گئے اور عمدہ گھوڑوں کی طرح ہر بلندی سے دوڑے چلے آئے اور تو نے ان سے جنگ کی ہے اور اپنی کوشش اور طاقت سے ان کی صلیب توڑی ہے۔ پھر اب تو اپنے نزول سے انکار کر رہا ہے۔پس تیرے کذب اور افترا نے مجھے حیران کر دیا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ تمہارا رفع عیسٰی کے بارہ میں قول باطل اور دین کے لئے مضر ہے گویا یہ (دین کا) قاتل ہے۔اور تم کہتے ہو کہ رفع کا لفظ قرآن میں موجود ہے۔ ہاں موجود تو ہے لیکن اس کے معنی متوفّیک کے لفظ سے مشہود ہیں بلکہ آیت کے تمام کلمات رفع روحانی پر شاہد ہیں۔کیا تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو۔کیا یہ تمہارا اسلام ہے یا کفر اور عناد؟ یا تم اللہ کی کتاب کو یہودیوں کی طرح بدلنا چاہتے ہو۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ متوفّیک کا لفظ رفع کے لفظ سے پہلے آیا ہے اور قرآن میں موجود ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم رعایت ترتیب کو چھوڑتے ہو

وتختارون ما يضرّكم، وتعرضون عمّا ينفعكم، وتجاوزون الحدود؟ ألم يَنهَكم الله أن تحرّفوا معنى القرآن، ولا تتّبعوا سبل الشيطان؟ ووالله،ثم والله، ما صرفكم عن الحقّ إلّا التعصّب والعناد، وحسبتم الفساد الكبير كأنّ فيه رفُع الفساد. وتقولون لی: أنت كَفّرت أهل القبلة، وخالفت قول خير البريّة. يا سبحان الله! كيف نسيتم فتاواكم بهذه العجلة؟ وما ابتدرنا بالتكفير وما بدأْنا بالتحقير. أما أشعتم كُفرنا فی هذه الديار وفی الآفاق وفی السِّكَكِ والأسواق؟ أنسيتم قرطاس الإفتاء وما قلتم وما تقولون بترك الحياء ؟ وجاهدتم كُلّ الجهد لتنقضوا ما عقدْنا، ولتبطلوا ما أردْنا، وكذالک مكرتم كلّ المكر إلٰی عشرين حِجّةً بل أزيد من ذالک عِدّة، وأثرتم من كلّ نوعٍ فتنةً، وقُلتم كلّ ما أردتم فی شأنی من السبّ والشتم

اوراسے اختیار کرتے ہو جو تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔اورتم اس سے اعراض کرتے ہو جو تمہیں نفع پہنچاتا ہے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔کیا اللہ نے تمہیں قرآن کے معنی میں تحریف کرنے سے منع نہیں فرمایا اور کیا یہ نہیں کہا تم شیطان کی راہوں کی اتباع نہ کرو؟ اور اللہ کی قسم ! ہاں اللہ کی قسم!! تمہیں صرف اورصرف تعصب اورعناد نے حق سے ہٹایا ہے اورتم نے فسادکبیر کو یوں سمجھا ہے کہ گویا اسی سے فساد رفع ہوگا۔اورتم مجھے کہتے ہو کہ تو نے اہل قبلہ کی تکفیر اور خیر البریہ ﷺ کے قول کی مخالفت کی ہے۔واہ سبحان اللہ ! تم جلدی میں اپنے فتووں کو کیسے بھول گئے۔جبکہ ہم نے نہ تو کبھی تکفیر میں جلدی کی اور نہ تحقیر میں پہل کی۔کیاتم نے اس ملک اوراس کے آفاق اورگلی کوچوں اور بازاروں میں ہمیں کافرٹھہرانے کی اشاعت نہیں کی؟ کیا تم فتووں کے پرچہ کواوروہ جوتم کمال بےحیائی سے کہہ چکے ہواور کہہ رہے ہو بھول گئے ہو؟ اورتم نے پوری کوشش کی کہ ہمارے عقیدہ کوتوڑدواور ہمارے ارادہ کو باطل کردواوراسی طرح تم نے بیس بلکہ بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ سے، ہرقسم کے منصوبے باندھے اور ہرنوع کے فتنے اختیار کئے اورمیری ذات کے متعلق گالی گلوچ میں سے تم نے جو چاہا کہہ دیا۔

ثم أشعتموه فی الأغیار والأحباب، کَأَنَّکم مبرَّؤون من المؤاخذة والحساب. ولٰکن اللّٰه أتمّ نورًا أردتم إطفاءه، وملأ بحرًا تمنّیتم أن تغیض ماؤه، ودعوتم لنا أرضًا جدبة، فآوانا اللّٰہ إلی ربوة،☆ ووادٍ خضرٍ وروضة، ورزقنا نعماءً وآلائًا وبرکاتٍ ما رأیتموها ولا آباؤکم. أھٰذا جزاء الفریة؟ أأعثرتم علی مثله فی زمان من الأزمنة؟

فاعلموا، رحمکم اللّٰه، أن صدق دعوای وموت عیسٰی ما کان أمرًا متعسّرَ المعرفة، ولکن طوّعَتْ لکم أنفسکم تکذیب إمامکم،

پھر تم نے اس کی غیروں اور دوستوں میں اشاعت کی۔ گویا تم مؤاخذہ اور حساب سے بَری ہو لیکن اللہ نے اُس نور کو مکمل کیا جسے تم بجھانا چاہتے تھے اور اس سمندر کو بھر دیا جس کے پانی خشک ہونے کی تم امید کرتے تھے۔ اور تم نے ہمارے لئے قحط زدہ زمین کی دعا دی لیکن اللہ نے ہمیں ربوہ☆ اور سرسبز وشاداب وادی اور باغ میں پناہ دی۔ اور ہمیں وہ وہ نعمتیں، احسانات اور برکات عطا کیں جنہیں نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے دیکھا تھا۔ کیا یہ افتراء کا صلہ ہے؟ کیا تم نے کسی زمانے میں بھی ایسا ہونے کی اطلاع پائی ہے؟

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تمہیں معلوم ہو کہ میرے دعویٰ کی صداقت اور عیسٰیؑ کی وفات کوئی ایسا امر نہیں تھا جسے سمجھنا مشکل ہو لیکن تمہارے نفس نے تمہیں اپنے امام کی تکذیب پر ابھارا۔ ﴿۴۶﴾

☆ قد قال اللّٰہ عزّوجلّ فی القرآن: وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیۡنٍ[1] ولمّا جعلنی اللّٰه مثیل عیسٰی جعل لی السلطنة البرطانیة ربوةَ أمنٍ وراحةٍ ومستقرًّا حسنًا. فالحمد للّٰه مأوی المظلومین. ولِلّٰه الحِکَم والمصالح، ما کان لأحدٍ أن یؤذی من عصمه اللّٰه، واللّٰه خیر العاصمین. منه

☆ اللہ عزّوجلّ نے و آوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین (اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا) کے الفاظ قرآن کریم میں ارشاد فرمائے ہیں اور جب اللہ نے مجھے مثیل عیسٰی بنایا تو اس نے سلطنت برطانیہ کو میرے لئے امن وراحت کا ربوہ اور اچھا ٹھکانہ بنا دیا۔ پس سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مظلوموں کی پناہ گاہ ہے اور تمام حکمتیں اور مصلحتیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ ایسے شخص کو اذیّت دے سکے جسے اللہ بچائے اور اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔ منہ

[1] المؤمنون:۵۱

فزاغت قلوبكم، وما فكّرتم حقّ الفكرة. وقد جئتكم بالآيات والشواهد والبيّنات، وقد فتح اللّٰه عليّ أمرًا أخفاه عليكم في ابن مريم، وذالك فضله أنه فهّمني أمرًا ما أعثركم عليه وما فهّم. أم حسبتم أن أصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا عجبًا☆ إن اللّٰه أخفانا من أعينكم إلى قرون، وأَسْبَلَ عليها حجبا، فكنتم تنتظرون نزول المسيح من السماء، وصرف اللّٰه أفكاركم عن الحقيقة الغرّاء، ليظهر عليكم عجزكم في أسرار حضرة الكبرياء. ذالك من سنن اللّٰه ليعلّمكم أدبًا عند إظهار الآراء.

پس تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے اور تم نے ویسا نہ سوچا جو سوچنے کا حق ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے پاس نشانات، شواہد اور کھلے دلائل لے کر آیا اور اللہ نے وہ امر مجھ پر کھول دیا جو ابن مریم کے بارہ میں اس نے تم پر مخفی رکھا ہوا تھا۔ اور یہ اُس خدا کا فضل ہے کہ اُس نے مجھے وہ بات سمجھا دی جس سے اُس نے نہ تو تمہیں آگاہ کیا اور نہ ہی تمہیں سمجھایا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ غار والے اور کتبوں والے ہمارے عجیب نشانوں میں سے تھے۔☆ اللہ نے صدیوں تک ہمیں تمہاری آنکھوں سے چھپائے رکھا اور ان پر پردے ڈالے رکھے۔ پس تم آسمان سے مسیح کے نازل ہونے کا انتظار کرتے رہے اور اللہ نے تمہاری فکروں اور سوچوں کو اس درخشندہ حقیقت سے ہٹائے رکھا تا کہ وہ تم پر یہ ظاہر کر دے کہ تم حضرت کبریا کے اسرار و رموز سمجھنے سے عاجز ہو اور یہ اللہ کی سنت ہے تا کہ وہ تمہیں آراء کے اظہار کے وقت آداب سکھائے۔

☆ هذا ما أوحى إليّ ربي بوحي القرآن، وكذالك أخفاني ربي كما أخفى أصحاب الكهف، وإن ذالك من سنن اللّٰه أنه يخفي بعض أسراره من أعين الناس ليعلموا أن علمهم قاصر، وليبتلي اللّٰه عباده، وليرى المؤمنين منهم والمجرمين. منه

☆ یہ وہ وحی ہے جو میرے ربّ نے قرآنی الفاظ میں مجھے کی۔ اور اس طرح میرے رب نے مجھے اسی طرح مخفی رکھا جس طرح اس نے اصحاب کہف کو مخفی رکھا تھا اور یہ سنن الٰہی میں سے ہے کہ وہ اپنے بعض اسرار لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے تا کہ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کا علم محدود ہے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے اور ان میں سے مومنوں اور مجرموں کے فرق کو دکھا دے۔ منه

فـمـا تشـابه الأمر عليكم إلّا من فتنة أراد اللّٰه ليبتليكم بها، فأظهرها بعد هٰذا الإخفاء .

وأيّ ذنـب أكـبـر من ذالک أن اللّٰـه يـخبـر فـي الـقرآن بموت عيسٰى ويخبر بأن عيسٰى يقرّ يوم القيامة بموته قبل كُفُر أمّته وعدم عـلْمه به كما مضٰى، والنبيّ يقول إنـي رأيتـه لـيـلة الـمـعـراج فـي الـمـوتٰـى عـنـد يـحيٰـى، ثم أنتم ترفعونه مع الجسم إلى السّماء ؟ فـمـا رأيـنـا أعجب من هٰذا. فما لكم لا تفقهون حديثا؟ وإنّ قولي قـولٌ فـيـصـل، فـلـن تـجدوا عنه مـحـيـصـا . تـصـرّون على حياته، ولا تـؤتـون عـلـيـه دلـيـلا، وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا [1] ؟

ولـيـس جـوابكم من أن تقولوا إنّ آبـاء نـا كـانـوا عـلـى هٰـذا الاعتـقـاد، وإن كـان آبـاؤكم عـدلـوا عـن طـريـق السـداد.

یہ معاملہ تم پر صرف آزمائش کی وجہ سے مشتبہ رہا کہ اللہ اس کے ذریعہ تمہارا امتحان لے۔ پس اس نے اس اخفا کے بعد اسے ظاہر فرما دیا۔

اس سے بڑھ کر اور گناہ کیا ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ عیسٰیؑ کی وفات کی خبر دیتا ہے اور اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن عیسٰی اپنی امت کے کفر اور اس کے بارہ میں علم نہ ہونے سے قبل اپنی موت کا اقرار کریں گے جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے اور (ہمارے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اسے معراج کی رات وفات یافتہ لوگوں میں یحیٰی کے پاس دیکھا، پھر بھی تم اسے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہو۔ ہم نے اس سے عجیب تر کوئی بات نہیں دیکھی۔ تم کیوں بات نہیں سمجھتے۔ میرا قول قول فیصل ہے۔ پس اس سے تم ہرگز فرار نہ پاسکو گے۔ تم اس (مسیح) کی زندگی پر اصرار کرتے ہو لیکن اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون سچی بات کہہ سکتا ہے۔

اور اس کے سوا تمہارا جواب کوئی نہیں کہ تم کہو کہ ہمارے آباء واجداد اسی عقیدہ پر تھے اگرچہ تمہارے آباء واجداد سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں۔

[1] النساء:۱۲۳

وأیّ شیءٍ خیالاتُ أُناسٍ ظهروا بعد الصحابة بل بعد القرون الثلاثة ؟ وما کان حقّهم أن یُؤَوّلوا أنباء اللّٰہ قبل وقوعها، بل کان من حسن الأدب أن یفوّضوا إلی اللّٰہ مجاری ینبوعها، وکذالک کانت سیرة کبراء الأمّة. إنّهم کانوا لا یصرّون علٰی معنی عند بیان الأنباء الغیبیّة، بل کانوا یؤمنون بها ویفوّضون تفاصیلها إلٰی عالم الحقیقة. وھٰذا ھو المذھب الأحوط عند أھل التقوی وأھل الفطنة. ثم خلَف مِن بعدھم خلفٌ جاوزوا حدّ علمھم وحدّ المعرفة، ونسوا ما قیل: لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ[1] وطفَروا فی کلّ موطن طَفرَ البقّة، وأصرّوا علی أمرٍ ما أحاطوہ حقّ الإحاطة. یا حسراتٍ علیھم وعلٰی جرأتھم! قد أصابت الملّة منھم صدمةٌ ھی أُخت صدمة النصرانیة، وما ھم إلّا کجذب لسنوات الملّة. ﴿۴۷﴾

اوران لوگوں کے خیالات کی کیا حیثیت جو صحابہ کے بعد ظاہر ہوئے ، بلکہ تین صدیوں کے بعد۔ ان کا کوئی حق نہ تھا کہ وہ اللہ کی دی ہوئی خبروں کی ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی تاویل کرنے لگیں بلکہ حسن ادب کا تقاضا تھا کہ وہ ان (خبروں) کے چشموں کے رستوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتے۔ اور اکابرین امت کی سیرت یہی رہی ہے۔ کہ وہ اخبار غیبیہ کو بیان کرتے وقت کسی ایک معنٰی پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ اُن پر ایمان لاتے تھے۔ اور ان کی تفاصیل کو حقیقت کا علم رکھنے والے (خدا) کے سپرد کر دیتے تھے۔ اور یہی طریق اہل تقویٰ اور دانشمندوں کے نزدیک محتاط طریق ہے۔ پھر ان کے بعد ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے اپنے علم و معرفت کی حدود سے تجاوز کیا اور جو لا تقف مالیس لک بہ علم فرمایا گیا ہے یعنی جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کی پیروی نہ کر۔ کو بھول گئے۔ اور ہر جگہ پسوؤں کی طرح اچھلے کودے اور ایسے امر پر اصرار کیا جس کا انہوں نے پوری طرح احاطہ نہ کیا تھا۔ وائے افسوس! ان پر اور ان کی جرأت پر کہ ملت (اسلامیہ) کو ان سے ایسا صدمہ پہنچا ہے جو عیسائیت کی طرف سے پہنچنے والے صدمہ کی بہن ہے۔ اور ملت کے لئے محض قحط سالیوں کی مانند ہیں۔

[1] بنی اسرائیل: ۳۷

یـرفعون عیسٰی مع جسمه إلی السماء، ولا یتـدبّـرون قـولـــه تعالٰی: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ ☆ بـل یـزیـدون فـی البغض والشحناء .یا فتیان أین أنتم مـن تـلـک الآیـات، ولِمَ تتّبعون ما تشـابه من القول وتترکون البیّنات المحکمات؟ ألا تعلمون أنّ الکفّار طلبوا فی ھٰذہ الآیة معجزة الصعود إلـی السماء ، من نبیّنا خیر الأنبیاء وزُبـدة الأصفیاء، فأجابهم اللّٰه أنّ رفع بشرٍ مع جسمه لیس من عادته، بل هـو خـلاف مـواعیده وسنّتـه. ولو فُـرض أن عیسٰی رُفـع مع جسمـه إلـی السّـماء الثانیة، فما معنی ھٰذا الـمـنـع فــی ھٰـذه الآیة؟ ألـم یکن عیسٰی بشـرًا عـنـد حضرة العزّة؟

وہ عیسٰیؑ کو جسم سمیت آسمان پر اٹھاتے ہیں اور اللہ کے فرمان قل سبحان ربی پر غور نہیں کرتے☆ بلکہ وہ بغض اور کینہ میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اے جوانو! تم ان آیات (مذکورہ) کے مقابل کہاں کھڑے ہو اور تم مشتبہ بات کی پیروی کیوں کرتے ہو۔ اور جو محکم نشانات ہیں انہیں چھوڑ رہے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کافروں نے اس آیت (قل سبحان ربی) میں ہمارے نبی ﷺ جو خیر الانبیاء افضل الاصفیاء ہیں سے آسمان پر چڑھنے کے معجزہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کا اللہ نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ کسی بشر کا آسمان کی طرف اپنے جسم سمیت رفع اللہ کی سنت نہیں۔ بلکہ یہ اس کے وعدوں اور اس کے طریق کے خلاف ہے۔ اگر بالفرض عیسٰیؑ اپنے جسم سمیت دوسرے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ تو اس آیت میں اس ممانعت کے کیا معنیٰ ہوں گے؟ کیا عیسٰیؑ ربّ العزت کے نزدیک بشر نہ تھا؟

☆ أعنی آیة: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا[1] فـلا شک أن هـذه الآیة دلیـل واضـحٌ عـلـی امتناع صعود بشرٍ إلی السـمـاء مع جسمه العنصریّ، ولا ینکره إلا الـجـاهلون. وفـی قـولـه تعالٰی سُبْحَانَ رَبِّيْ إشـارة إلی آیة: فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ[2] فـإن رفـع بشرٍ إلی السـمـاء أمـرٌ یـنقض هذا الـعهـد، فسبـحـانه وتعالٰی عمّا ینقض عهده، ففکّروا أیها العاقلون. منه

☆ میری مراد قل سبحـان ربـی هل کنت الا بشـرًا رّسُـوْلا کی آیت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آیت کسی بشر کے جسم عنصری سمیت آسمان پر چڑھنے کے امتناع پر ایک واضح دلیل ہے اور صرف جاہل ہی اس کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سبحان ربی میں آیت فیها تحیون وفیها تموتون کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ کسی بشر کا آسمان کی طرف رفع ایسا امر ہے جو اس عہد کو توڑتا ہے اور اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔ کہ وہ اپنا عہد توڑے۔ پس اے عقل مندو! غور کرو۔ منہ

[1] بنی اسرائیل: ۹۴ [2] الاعراف: ۲۶

ثـم أيّ حـاجـة اشتـدّت لرفعه إلى السَّـمـاوات الـعُـلٰـى؟ أأَرْهَقَتْـه الأرض بـضيـقهـا، أو ما بقى مفرّ مـن أيـدى اليهود فيها، فرُفع إلى السّماء ليُخفٰى؟

أيُّها النّاس.. لا تجاوزوا حدود الـنهـج القويم، وزِنوا بالقسطاس المستقيم. وواللّٰه، إنّ موت عيسٰى خيـر للإسلام من حياته، وكلّ فتح الـدّين فى مماته. أتستبدلون الذى هـو شـرّ بالذى هو خير، ولا تُفرّقون بيـن النفع والضَّير؟ وواللّٰه، لن يجتمع حيـاة هٰذا الدين وحياة ابن مريم، وقـد رأيتم ما عَمَّرَ حياتُه إلٰى هٰذا الـوقـت ومـا هدّم، وترون كيف نـصَـر الـنـصـارىٰ حيـاتُـه وقدّم، وجـرّح الـدّينَ الأقوم. ولما ثبت ضيره فيما بين يدينا، فكيف يُتوقّع خيره فيما خَلْفَنا؟ وإذا جرّبنا إلٰى طـول الـزمـان مضرّات حيـاتـه، فـأيّ خيـر يرجٰى من هٰذه العقيدة بـعـد ذالك مـع ثبـوت معرّاتـه؟

تو پھر اس کے بلند آسمانوں کی طرف اٹھائے جانے کی کون سی اشد ضرورت آن پڑی تھی۔ کیا زمین اس پر تنگ پڑ گئی تھی یا یہودیوں کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے اس کے لئے زمین میں کوئی جائے مفر نہ رہا تھا کہ اسے چھپانے کے لئے آسمان پر اٹھایا گیا؟

اے لوگو! سیدھی راہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ اور اللہ کی قسم! اسلام کی زندگی کے لئے عیسیٰؑ کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے۔ اور دین اسلام کی تمام تر فتح اس کی موت میں ہے۔ کیا تم خیر کو شر سے بدلنا چاہتے ہو۔ اور نفع ونقصان کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اس دین (اسلام) کی زندگی اور ابن مریم کی زندگی ہرگز اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ ان کی حیات نے اب تک کیا تعمیر اور کیا تخریب کی اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان کی حیات نے نصاریٰ کی کیسی مدد کی اور انہیں آگے بڑھایا اور دین قیّم کو مجروح کیا۔ جب اس (حیات مسیح) کا نقصان بالکل ہمارے سامنے ثابت ہو چکا ہے تو پھر ہمارے بعد کے زمانہ میں اس سے خیر کی کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ اور جب ہم نے ایک طویل مدت تک ان کی حیات کے نقصانات کا تجربہ کر لیا ہے تو اس کے بعد اس عقیدہ سے کس خیر کی توقع کی جا سکتی ہے۔

والعاقل لا يعرض عن مجرّباته. وإن اللّٰه يوافی دروب الحكمة، ويرحم عباده ويعصمهم من أبواب الضلالة. ولا شكّ أنّ حياة عيسٰی وعقيدة نزوله باب من أبواب الإضلال، ولا يتوقّع منه إلّا أنواع الوبال. ولِلّٰه فی أفعاله حِكَم لا تعرفونها، ومصالح لا تمسّونها. ففكّروا، رحمكم الله.. إن عقيدة حياة عيسٰی كما تصرّون عليه إلٰی هٰذا الآن، ثم عقيدة نزوله فی آخر الزمان، أمرٌ ما أفادكم مثقال ذرّة، وما أيّد ديننا الذی هو خير الأديان، بل أيّد دين النصارٰی وأدخل أفواجا من المسلمين فی أهل الصّلبان. فلا أدری أیّ حاجة أحسستم لنزوله يا معشر المسلمين؟ وإن حياته يضرّكم ولا ينفعكم. أما رأيتم ضررًا فيما مضی من السنين؟ أنفعتُكم هٰذه العقيدة فيما مرّ من الزمان؟

عقلمند وہ ہے جو تجربات سے اعراض نہیں کرتا۔ اور اللہ حکمت کی راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور انہیں ضلالت کے دروازوں سے بچاتا ہے۔ اور بلا شبہ عیسیٰ کی زندگی اور اس کے نزول کا عقیدہ گم راہ کن کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور انواع واقسام کے وبال کے سوا اس سے کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ اور اللہ کے افعال میں ایسی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جنہیں تم نہیں جانتے۔ اور ایسی مصلحتیں ہوتی ہیں جن کو تم چھو بھی نہیں سکتے۔ اللہ تم پر رحم کرے سوچو تو کہ حیات مسیح کا عقیدہ جیسا کہ اب تک تم اُس پر اصرار کر رہے ہو۔ پھر زمانے کے آخر میں ان کے نزول کا عقیدہ ایسا امر ہے جس نے تمہیں ذرہ بھر فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور نہ اس نے ہمارے اس دین کی تائید کی ہے جو سب دینوں سے بہتر ہے بلکہ عیسائی مذہب کی تائید کی ہے۔ اور فوج در فوج مسلمانوں کو صلیبی مذہب میں داخل کیا ہے۔ اے مسلمانوں کے گروہ! مجھے معلوم نہیں کہ تم نے اس کے نزول کی کیا ضرورت محسوس کی، اور اُس کی حیات تمہیں نقصان پہنچاتی ہے فائدہ نہیں۔ کیا تمہیں گزشتہ سالوں میں اِس کا نقصان نظر نہیں آیا۔ کیا گذرے ہوئے زمانے میں اس عقیدے نے تمہیں کوئی فائدہ پہنچایا؟

﴿۴۸﴾

بل ما زادتُكم غير تتبيب وارتداد الـرجـال والنسوان. فأىّ خير يُرجٰى منه بعده يا فتيان؟ ورأيتم المتنصّرين ما جُذبوا إلى القسيسين إلّا بهٰذه الحبال، وهٰذا هو اللِّصّ الذى ألقاهم فى بئر الضلال. وكانوا ذرارى هذه الملّة، ثم صاروا كالحَيَوات أو كسباع الأجمة. وعادَوا الإسلام وسبّوه بأُنكرِ أصواتِ نهيقٍ، وتركوا أقاربهم ووالديهم فى زفيرٍ وشهيق، ووقفوا نفوسهم على سبّ خير البريّة وتوهينِ كتابٍ هو أكمل من الكتب السّابقة، وقالوا: قريضٌ، وأىّ رجل منه مستفيض؟ واتّخذوا ديننا سُخرة، ولا يذكرونه إلّا طعنة. وقالوا إنْ مِتُّم على هٰذا الدين دخلتم النار باليقين. فاعلمْ، وفّقك اللّٰه للصواب، وجنّبك طرق العتاب،

نہیں بلکہ تمہیں بربادی میں بڑھایا اور مرد و زن مرتد ہوئے۔ پس اے جوانو! اس کے بعد اُس سے کس خیر کی امید رکھی جاسکتی ہے۔اور تم دیکھ چکے ہو کہ عیسائیت قبول کرنے والے پادریوں کی طرف ان سے جالوں کے ذریعہ کھینچے گئے۔یہ وہ چور ہے جس نے انہیں ضلالت کے کنوئیں میں پھینک دیا۔حالانکہ وہ اس ملت (اسلامیہ) کی ذرّیت ونسل تھے۔اور پھر وہ سانپوں یا جنگل کے درندوں کی طرح ہو گئے۔اور انہوں نے اسلام سے عداوت کی اور اسے گدھوں جیسی ناپسندیدہ آواز کے ساتھ برا بھلا کہا۔اور اپنے قریبی رشتہ داروں اور والدین کو چیختے چلاتے چھوڑ دیا۔اور خیر البریہ ﷺ کو بُرا بھلا کہنے اور کتب سابقہ میں سے اکمل ترین کتاب (قرآن کریم) کی توہین کرنے میں اپنی زندگی وقف کر دی۔اور انہوں نے کہا کہ یہ تو شاعرانہ کلام ہے اور کون شخص اس سے فیضیاب ہورہا ہے۔اور انہوں نے ہمارے دین کو تمسخر کا نشانہ بنایا،اور اس کا ذکر صرف طعن کے رنگ میں کرتے ہیں اور کہا کہ اگر تم اس دین (اسلام) کی حالت میں مرے تو یقینی طور پر آگ میں داخل ہوگے۔اللہ تمہیں صحیح راہ کی توفیق دے۔اور عتاب کی راہوں سے بچائے

أنّ ھٰذہ الفتنة التی حسبتموھا ھیّنًا ھی عند اللّٰہ عظیم، وقد أھلکت أفواجًا منکم وأدخلتھا فی نار الجحیم، ولذالک ذکرھا اللّٰہ سبحانہ وتعالٰی فی مواضع من کتابہ الکریم، ونسب إلیھا تفطُّرَ السّماء وخرَّ الجبالِ وظھور آثار الغضب العظیم. فواللّٰہ، إنّی أعجب کلّ العجب من أنّ المسلمین نصروا النصارٰی بقول یخالف قول حضرة الکبریاء، وقالوا إنّ عیسٰی رُفع مع جسمہ العنصریّ إلی السماء، ثم ینزل فی زمانٍ إلی الغبراء . وھٰذا ھو الدلیل الأعظم عند النصارٰی علی اتّخاذہ إِلٰھًا، وبہ یُضلّون کثیرًا من الجُھلاء . والحَقُّ أنہ مات ولحق الأموات، وعلٰی ذالک دلایل کثیرة من الکتاب والسنّة، وقد ذکر القرآن موتہ فی المقامات المتعدّدة، ورآہ نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الموتٰی لیلة المعراج عند یحیٰی فی السماء الثانیة.

تمہیں معلوم ہو کہ یہ فتنہ (عیسائیت) جسے تم معمولی سمجھتے ہو اللہ کے نزدیک بہت سنگین فتنہ ہے۔ اوراس فتنہ نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کیا اور انہیں دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں کئی جگہوں میں اس (فتنے) کا ذکر فرمایا ہے۔اوراسی عقیدہ کی طرف آسمان کا پھٹنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہوکر گرنا اور عظیم غضب کے آثار کا ظہور منسوب کیا ہے۔اللہ کی قسم! میں اس امر سے سخت حیران ہوں کہ مسلمانوں نے ایسے قول کے ذریعہ جو حضرت کبریا کے قول کے مخالف ہے عیسائیوں کی مدد کی اور انہوں نے کہا کہ عیسیٰؑ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔اور وہ آئندہ کسی زمانہ میں زمین پر نازل ہوگا۔اور یہ عیسائیوں کے نزدیک مسیح کو معبود بنانے پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اوراسی دلیل کے ذریعہ وہ بہت سے جاہلوں کو گمراہ کرتے ہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ وہ وفات پا گیا اور مُردوں سے جاملا، اوراس پر کتاب وسنت میں بہت سے دلائل ہیں۔اور قرآن نے اس کی موت کا ذکر متعدد مقامات پر کیا ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شبِ معراج میں یحیٰؑ کے پاس دوسرے آسمان پر مُردوں میں دیکھا۔

وأیّ شھادۃ أکبر وأعظم من ھذہ الشھادۃ؟ ثم مع ذالک یصول الجھلاء علیّ عند سماع ھٰذہ الکلمۃ، ویقولون: لو کان السیف لقتلْناک. وإنّ سیف اللّٰہ ﴿۴۹﴾
أَحَدُّ من سیوف ھٰذہ الفرقۃ. ألم یر بعضھم ضرْب سیفہ عند المباھلۃ؟ وقد تکرّر فی القرآن ذکر موت عیسٰی، وذکر إیوائہٖ إلٰی ربوۃٍ ذات قرار ومعین. و ثبت بدلایل أُخریٰ أنھا أرض کاشمیر بالیقین. ووُجد فیھا قبر عیسٰی، ووُجد ھٰذہ القصّۃ فی کتب قدیمۃ لا بُدّ من قبولھا، وحصحص الحقّ، فالحمد للّٰہ ربّ العالمین. وشھد سکّان ھٰذہ الأرض أنہ قبر نبیّ کان من بنی إسرائیل، وکان ھاجر إلٰی ھٰذہ الأرض بعد إیذاء قومہ، ومرّ علیہ قریب من الألفین بالتخمین. فملخّص الکلام أنّ موت عیسٰی ثابت بالبرھان،

اور اس شہادت سے بڑی اور عظیم شہادت کیا ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود پھر بھی جاہل لوگ میری اس بات کو سن کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تلوار ہوتی تو ہم تجھے ضرور قتل کر دیتے۔ جب کہ اللہ کی تلوار اس گروہ کی تلواروں سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ کیا ان میں سے بعض نے مباہلہ کے وقت اللہ کی تلوار کی ضرب کا مشاہدہ نہیں کیا؟ اور قرآن میں عیسیٰؑ کی وفات کا ذکر بتکرار ہوا ہے اور اس کا ذکر بھی ہوا ہے کہ آپ کو ایک بلند جگہ میں پناہ دی جو نہایت پرسکون اور چشموں والی تھی۔ اور دیگر دلائل سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ قطعی طور پر سرزمین کشمیر ہے۔ اور وہاں عیسیٰؑ کی قبر ملی ہے اور یہ قصہ قدیم کتابوں میں موجود ہے۔ جسے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور حق کھل کر ظاہر ہو گیا اور ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اس سرزمین (کشمیر) کے رہنے والوں نے شہادت دی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے۔ جس نے اپنی قوم کی ایذا رسانی کے بعد اس سرزمین کی طرف ہجرت کی تھی اور اس واقعہ پر اندازاً دو ہزار سال کے لگ بھگ عرصہ گذر چکا ہے۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ عیسیٰؑ کی موت واضح دلیل سے ثابت شدہ ہے۔

ولا ینکره إلّا من أنکر نصوص الحدیث والقرآن. ولو شاء اللّٰه لفهّم من أنکره، ولٰکنّه یضلّ من یشاء ، ویهدی من یشاء ، وإلیه یرجعون. وإنْ یتّبعون إلّا ظنًّا، وما نریٰ فی أیدیهم حُجّة بها یتمسّکون. والتمسّک بالأقوال الظنیة تجاه النصوص التی هی قطعیّة الدلالة خیانة وخروج من طریق التقویٰ. فویلٌ للّذین لاینتهون. سیقول الذین لا یتدبّرون إنّ عیسٰی عَلَم للساعة ، وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ[1] ذالک قول سمعوا من الآباء ، وما تدبّروه کالعقلاء. ما لهم لا یعلمون أن المراد من العلم تولّده من غیر أبٍ علی طریق المعجزة، کما تقدّم ذکره فی الصحف السابقة، ولا ینکره أحد من أهل العلم والفطنة. وأما إیمان أهل الکتاب کلّهم بعیسٰی کما ظنّوا فی معنی الآیة المذکورة، فأنت تعلم حقیقة إیمانهم، لا حاجة إلی التذکرة.

اوراس کا انکارصرف وہی شخص کرتا ہے جوقرآن اور حدیث کی نصوص کا منکر ہے۔اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ ضرور ایسے منکر کواس کا فہم عطا کرتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ قرار دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے،اور وہ سب اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔وہ صرف ظن کی اتباع کرتے ہیں۔اور ہم ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی حجت نہیں دیکھتے جسے وہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور نصوص قطعیۃ الدلالت کے مقابل ظنّی اقوال کو پکڑے رہنا خیانت اورتقویٰ کی راہ سے خروج ہے۔پس ان لوگوں کے لئے جو باز نہیں آتے ہلاکت ہے۔ایسے لوگ جو تدبر سے کام نہیں لیتے وہ کہیں گے کہ عیسیٰؑ قیامت کی نشانی ہے۔اور تمام اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر ضرور ایمان لائیں گے۔یہ وہ قول ہے جوانہوں نے اپنے آباء سے سنا ہوا ہے۔لیکن عقلمندوں کی طرح انہوں نے اس پر غور نہیں کیا۔انہیں کیا ہوگیا کہ وہ نہیں جانتے کہ علم (نشان) سے مراد ان کا معجزانہ بغیر باپ کے پیدا ہونا ہے۔اور کوئی صاحب علم و دانش اس کا انکار نہیں کرتا۔باقی رہا تمام اہل کتاب کا عیسیٰؑ پر ایمان لانا جیسا کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے معنیٰ سے سمجھا ہے تو تم اُن کے ایمان کی حقیقت کو خوب جانتے ہو جس کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

[1] النساء:۱۶۰

وتعلم أنّ أفواجًا من اليهود قد
ماتوا ولم يؤمنوا به، فلا تُحرِّف
كلام اللّٰه لعقيدة هي باطلة
بالبداهة. وقد قال اللّٰه تعالٰى
اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[1] فكيف العداوة
بعد الإيمان بعيسٰى؟ ألم يبق فى
رأسكم ذرّة من الفطنة؟ أليس فى
هٰذه الآية ردٌّ على من زعم أن
جميع فرق اليهود يؤمنون بعيسٰى؟
فما لكم تخالفون النصّ الذى هو
أظهر وأجلٰى؟ فأىّ آية بقيتُ فى
أيديكم بها تتمسّكون؟ فأعجبنى ﴿۵۰﴾
حالكم! بأىّ دليل تخاصمون؟
وإن اللّٰه ذكر موت عيسٰى غير مرّة
فى القرآن، فما لكم لا تتذكّرون؟
ويستحيل التناقض فى كلام اللّٰه
ربّ العالمين. ما لكم إنكم
تعاندون المعقول، وتكذّبون
المنقول، ونَعرض عليكم
كلام اللّٰه ثم تمرّون معرضين.

اورتم جانتے ہو کہ بہت سے یہودی مر گئے لیکن وہ عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائے۔ پس تم بالبداہت باطل عقیدے کی خاطر اللہ کے کلام میں تحریف نہ کرو۔ جب کہ اللہ نے (واضح طور پر) یہ فرمادیا ہے کہ ’’ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک عداوت اور بغض ڈال دیا۔‘‘ پھر عیسیٰؑ پر ایمان لانے کے بعد عداوت کیسی؟ کیا تمہارے سر میں ذرہ بھر بھی عقل باقی نہیں رہی۔ کیا اس آیت میں اس شخص کا رد نہیں جو یہ خیال کرتا ہے کہ یہودیوں کے تمام فرقے عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس نص کی مخالفت کر رہے ہو جو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ پھر تمہارے ہاتھ میں وہ کونسی آیت باقی رہ گئی ہے جسے تم مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو۔ مجھے تمہاری حالت پر حیرانی ہے کہ کس دلیل کی بناء پر تم مخاصمت کر رہے ہو جبکہ اللہ نے قرآن میں متعدد بار عیسیٰؑ کی موت کا ذکر فرمایا ہے پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور اللہ رب العالمین کے کلام میں تناقض محال ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم معقول دلائل سے دشمنی رکھتے ہو اور منقول دلائل کی تکذیب کرتے ہو۔ اور ہم تمہارے سامنے اللہ کا کلام پیش کرتے ہیں لیکن تم منہ موڑ کر گزر جاتے ہو۔

[1] المآئدة:۶۵

وتعلمون أنّ نزول المسيح الموعود بدون تخصيصٍ أمرٌ نؤمن به وتؤمنون به من غير خلاف. فأصل النزاع بيننا وبينكم في نزول ابن مريم من السّماء ، فقضى اللّٰه هٰذا النزاع بإخبار موته في صُحفه الغرّاء . فمن يُرِدِ اللّٰه أن يهديه يشرَحْ صدره لبيان القرآن. وأيّ كتابٍ عندنا أو عندكم يُتمسّک به بعد الفرقان؟يا حسراتٍ عليكم.. لا تحضرون للمناظرة ولا تجيئون للمباهلة، ومِن بعيد تطعنون. وعندنا دلائل كثيرة من كتاب اللّٰه وسنّة رسوله فكيف نَعرض على الذين يُعرضون؟ ألا يعلمون أن المبتدعين والكافرين لا يؤيَّدون من اللّٰه ولا هم يُنصرون؟ ولا قبول لهم عند اللّٰه، ولا هُم كالأبرار يؤثَرون؟ وأيّ ذنب ينسبون إلىّ من غير أني نعيت إليهم بموت عيسٰى،

اورتم جانتے ہو کہ بلا کسی تخصیص مسیح موعود کا نزول ایسا امر ہے جس پر ہم اورتم بلا اختلاف ایمان رکھتے ہیں۔پس ہمارے اور تمہارے درمیان اصل جھگڑا ابن مریم کے آسمان سے نزول کے متعلق ہے۔اس لئے اللہ نے اپنے روشن صحیفوں میں اس کی موت کی خبر دے کر اس نزاع کا فیصلہ فرما دیا پس جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو وہ اس کے سینے کو قرآنی بیان کے لئے کھول دیتا ہے۔اور فرقان حمید کے بعد ہمارے اور تمہارے نزدیک وہ کون سی ایسی کتاب ہے جسے مضبوطی سے پکڑا جا سکتا ہے؟ حیف ہے تم پر کہ نہ تو تم مناظرہ کے لئے حاضر ہوتے ہو اور نہ مباہلہ کے لئے آتے ہو۔ ہاں دور سے حملے کر رہے ہو۔ اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے کثیر دلائل موجود ہیں۔ پس ہم ان لوگوں کے سامنے انہیں کیسے پیش کریں جو اعراض کر رہے ہیں۔کیا وہ نہیں جانتے کہ بدعتی اور کافر اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مدد دیئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی اللہ کے ہاں انہیں قبولیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی وہ نیکوکار لوگوں کی طرح ترجیح دیئے جاتے ہیں۔وہ کون سا گناہ میری طرف منسوب کرتے ہیں سوائے اس کے کہ میں نے انہیں عیسٰی کی موت کی خبر دی

وقد ماتتُ من قبله النبيّون. أيُعرضون عن الإجماع المستند إلى النصّ الجَلِيّ، أم هم الحاكمون؟ والله، إن عيسٰى مات، وإنهم يعاندون الحقّ الصريح، ويقولون ما يخالف القرآن وما يخافون. وأيّ إشكال يأخذهم فى موت عيسٰى، بل هم قوم مسرفون. يخصّصونه بصفة لا توجد فى أحدٍ من النّاس، ويؤيّدون النصارى وهم يعلمون. و كيف تقبل غيرةُ الله أن يُخصَّص أحد بصفة لا شريك له فيها من بدء الدنيا إلٰى آخرها، وأيّ عقيدة أقرب إلى الكفر منها، لو كانوا يتدبّرون. فإن التخصيص أساس الشرك، وأيّ ذنب أكبر من الشرك أيّها الجاهلون؟ وإذ قالت النصارٰى إن عيسٰى ابن الله بما تولّد من غير أبٍ، وكانوا به يتمسّكون، فأجابهم الله بقوله:

جب کہ ان سے پہلے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔کیا وہ اس مستند اجماع سے اعراض کریں گے جو واضح اور روشن نص پر قائم ہے یا وہ خود فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ کی قسم! عیسٰی فوت ہو گئے۔اور وہ حقِ صریح سے عناد رکھتے ہیں اور وہ کچھ کہہ رہے ہیں جو قرآن کے خلاف ہے اور وہ اللہ سے ڈرتے نہیں۔ اور انہیں عیسٰی کی موت کے بارے میں کیا اشکال درپیش ہے، دراصل وہ حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہیں۔وہ اسے (یعنی عیسٰی کو) ایسی صفت سے خاص کر رہے ہیں جو انسانوں میں سے کسی شخص میں نہیں پائی جاتی ۔وہ جانتے بوجھتے ہوئے عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی شخص ایسی صفت کیساتھ مخصوص کیا جائے جس میں ابتدائے دنیا سے اس کی انتہا تک اس کا کوئی شریک نہ ہو۔اس سے بڑھ کر کون سا عقیدہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔کاش وہ غور کرتے کیونکہ ایسی تخصیص شرک کی بنیاد ہے۔اے جاہلو! شرک سے بڑا کونسا گناہ ہے اور جب نصرانیوں نے کہا کہ عیسٰی بن باپ ولادت کی وجہ سے ابن اللہ ہے اور وہ اس عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں تو اللہ نے اس قول کے ذریعہ اُنہیں جواب میں فرمایا کہ

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۱؎ ولكنا لا نرٰى جوابَ خصوصيةِ رفعِ عيسٰى ونزوله فى القرآن، مع أنه أكبر الدلايل علٰى ألوهيّة عيسٰى عند أهل الصُّلبان. فلو كان أمر صعود عيسٰى وهبوطه صحيحًا فى علم ربّنا الرحمٰن، لكان من الواجب أن يذكر اللّٰه مثيلَ عيسٰى فى هٰذه الصفة فى الفرقان، كما ذكر آدم ليبطل به حُجّة أهل الصلبان. فلا شك أن فى ترك الجواب إشعار بأن هٰذه القصّة باطلة لا أصل لها وليس إلّا كالهذيان. أتعلمون أىّ مصلحة منعت اللّٰه من هٰذا الجواب؟ وقد كان حقًّا على اللّٰه أن يجيب ويجيح زعم النصارٰى بالاستيعاب. وإن علماء النصارٰى قوم يزيدون كلّ يوم فى غلوّهم، ولا يلتفتون إلى الحقّ من تكبّرهم وعلوّهم. وإنّى أتممت عليهم حجّة اللّٰه لتأييد الإسلام،

’’اللہ کے نزدیک عیسٰی کی حالت آدم کی حالت کی طرح ہے جسے اس نے خاک سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا‘‘، لیکن ہم عیسٰی کے رفع اور اس کے نزول کی خصوصیت کا جواب قرآن میں نہیں پاتے۔ جبکہ وہ صلیبیوں کے ہاں الوہیت عیسٰی پر تمام دلائل میں سے سب سے بڑی دلیل ہے۔ اگر ہمارے ربّ رحمٰن کے علم میں عیسٰیؑ کے آسمان پر چڑھنے اور وہاں سے اترنے کا معاملہ درست ہوتا تو لازمی تھا کہ
اللہ فرقانِ حمید میں بھی عیسٰی کے مثیل کا ذکر فرماتا ﴿۵۱﴾
جس طرح اس نے حضرت آدم کا ذکر فرمایا ہے تا کہ وہ اس طرح عیسائیوں کی حجت کو باطل کرے۔ بلاشبہ اس ترکِ جواب میں یہ اظہار موجود ہے کہ یہ قصہ باطل اور بے بنیاد ہے اور محض غیر معقول باتوں کی طرح ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسی مصلحت تھی جس نے خدا تعالیٰ کو اس جواب سے روکا۔ حالانکہ یہ اللہ پر لازم تھا کہ وہ جواب دیتا اور نصارٰی کے اس خیال کی بالاستیعاب بیخ کنی کرتا۔ اور عیسائی علماء ایسے لوگ ہیں جو ہر روز اپنے غُلو میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اپنے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور میں نے اسلام کی تائید کے لئے ان پر اللہ کی حجت تمام کر دی ہے۔

۱؎ آل عمران:۶۰

وألّفت فيها كُتبًا وأشعتها إلٰى ديار بعيدةٍ لنفع الأنام. فلمّا جرّ الجدال فينا ذيله، وما رأيت أحدًا أن يُظهر إلى الإسلام ميله، فهمت أن الأمر محتاج إلٰى نصرة اللّٰه المنّان، ولست بشيءٍ حتّى يدركني رحمة الرحمٰن. فخررت على الحضرة سائلًا للنصرة، وما كنت إلّا كالميّت. فأحياني ربّي بالكلمتين، ونوّر العينين، وقال: يا أحمدُ بارک اللّٰه فيک. الرّحمٰن علّم القرآن. لتنذر قومًا ما أُنذرَ آباؤهم، ولتستبين سبيل المجرمين. قُلْ إنّي أُمرت وأنا أوّل المؤمنين☆

اوراس بارہ میں مَیں نے بہت سی کتابیں تالیف کیں اور لوگوں کے فائدے کی خاطر دور دراز ملکوں تک ان کی اشاعت کی ہے۔ پھر جب ہمارے درمیان اس بحث نے طول پکڑا اور میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلام کی طرف میلان ظاہر کرے تو میں سمجھ گیا کہ یہ معاملہ منّان خدا کی نصرت کا محتاج ہے۔ اور میں خود تو کچھ بھی نہیں ہوں یہاں تک کہ خدائے رحمان کی رحمت مجھے آلے تو میں اس کی نصرت کا سوالی بن کر آستانہ الٰہی پر گر گیا اور میں محض مردہ کی طرح تھا۔ تب میرے رب نے دو کلمات سے مجھے زندہ کیا اور آنکھوں کو منور کیا اور فرمایا: یعنی ”اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔ وہ خدائے رحمان ہے جس نے تجھے قرآن سکھلایا ہے۔ کہ تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور تا خدا کی حجت پوری ہوجاوے اور مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ان کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر میں ایمان لانے والا ہوں☆ “۔

☆ إن الأعداء من أهل القبلة يسمّونني أوّل الكافرين، فسبق القول من اللّٰه لردّهم في كتابي ”البراهين“ وقال: قُلْ إني أُمرتُ وأنا أوّل المؤمنين. وقالوا لا يُدفن هذا الرجل في مقابر المسلمين، فسبق القول من الرسول لردّهم، وقال إن المسيح الموعود يُدفن في قبري، وإنه يُبعث معي يوم الدين.

☆ اہل قبلہ میں سے مرے دشمن میرا نام اوّل الکافرین رکھتے ہیں۔ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ کا قول جو میری کتاب براہین احمدیہ میں آچکا ہے۔ ”کہہ میں مامور ہوں اور میں اس بارہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں“۔ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ تو اس کے ردّ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول آچکا ہے کہ ”مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا اور قیامت کے روز میرے ساتھ ہی مبعوث کیا جائے گا“

وبشّرنی بأنّ الدّین یُعلٰی ویشاع، ومثلک دُرٌّ لا یضاع. وکان ھٰذا أوّل ما أُوحِیَ إلٰی ھٰذا الحقیر، من اللّٰہ القدیر النصیر. وبشّرنی ربّی بأنہ یُظھر لی آیاتٍ باھراتٍ، وینصرنی بتأییداتٍ متواتراتٍ،

اور اس نے مجھے بشارت دی کہ دین اسلام سر بلند کیا جائے گا اور اس کی اشاعت کی جائے گی۔ اور تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا اور یہ پہلی وحی ہے جو قدیر ونصیر خدا کی طرف سے اس عاجز کو کی گئی۔ اور میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ وہ میرے لئے درخشاں نشان ظاہر فرمائے گا اور پے درپے تائیدات سے میری مدد کرے گا

بقیہ حاشیۃ: وما کان ھٰذا إلّا جواب المکفّرین الذین یحسبوننی من أھل جھنم، وإن کنتَ فی شکّ فاسأل المفتین. ومن عجائب عالم البرزخ أنّ بعض الناس بعد موتھم یقرَّبون إلٰی روضۃ النبیّ الّتی تحتھا الجنّۃ، وبعضھم یُبعَدون منھا، فأخبر لی رسُولی أنی من المقرّبین. وھذا ردّ علٰی من قال إنہ من جھنّمیین. وھٰذا الدفن الذی یکمّلہ اللّٰہ علی الطریقۃ الروحانیۃ أمرٌ یوجد فی کتاب اللّٰہ وقول رسولہ أثرہ، واتفق علیہ طائفۃ قوم روحانیین.

وکذالک قالوا إنّ جماعۃ ھٰذا الرجل قوم کافرون لا من المؤمنین، فلا تدفنوا موتاھم فی مقابر المسلمین، فإنّھم شرّ الکافرین. فأوحی إلیّ ربّی وأشار إلی أرض وقال إنھا أرض تحتھا الجنّۃ، فمن دُفن فیھا دخل الجنۃ، وإنہ من الآمنین. فلولا أقوال الأعداء ما کان وجود ھذہ الآلاء . فھیّج غضبھم رحمۃ اللّٰہ، فالحمد للّٰہ ربّ العالمین. منہ

بقیہ حاشیۃ اور یہ ان مکفرین کو جواب دیا گیا ہے۔ جو مجھے جہنمی خیال کرتے ہیں اور اگر تو شک میں مبتلا ہے تو مفتیوں سے دریافت کرلے۔ اور عالم برزخ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ ان کی موت کے بعد نبی ﷺ کے روضۂ مبارک کے قریب کئے جاتے ہیں۔ جس کے نیچے جنت ہے اور بعض لوگ اس روضہ سے دور کئے جاتے ہیں۔ پس رسول ﷺ نے میرے بارہ میں یہ خبر دی ہے کہ میں مقربین میں سے ہوں اور یہ اس شخص کے اعتراض کا ردّ ہے جس نے کہا کہ یہ شخص جہنمیوں میں سے ہے۔ اور یہ ایسی تدفین ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ روحانی طریق پر پورا کرے گا اور یہ ایسا امر ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کے ارشادات میں اشارے پائے جاتے ہیں اور جس پر روحانیت سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کا اس پر اتفاق ہے۔

اسی طرح انہوں نے کہا کہ اس شخص کی جماعت کے لوگ کافر ہیں۔ مومن نہیں۔ پس ان کے وفات یافتوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔ کیونکہ یہ بدترین کافر ہیں۔ تو میرے رب نے مجھے وحی کی اور ایک قطعۂ زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ایسا قطعہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے۔ جو اس میں دفن کیا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور وہ امن دیئے جانے والوں میں سے ہوگا۔ پس اگر دشمنوں کی باتیں نہ ہوتیں تو ان انعامات کا وجود بھی نہ ہوتا۔ پس ان کے غضب نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلایا۔ پس تمام قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ منہ

ليحقّ الحقّ ويُبطل الباطل،
بالحجج القاهرة، والمعجزات
الباهرة. ثم بعد ذالك دعوتُ
القسّيسين والنصارٰى
والمتنصّرين وغيرهم من
البراهمة والمشركين، وقلت:
جرِّبوا الحقّ بآيات الله ونصرته،
ليظهر من يُنصر من الله ومن يكون
محلّ لعنتهٖ. فما بارزوا لهٰذا النضال
كالكُماة، واختفَوا في الوُكنات.
ووالله، لو بارزوا لما رمٰى ربّي إلّا
صايبًا، وما رجع أحد منهم إلّا
خاسرًا وخايبًا. ووالله، إن فتّشتَ
لرأيت الإسلام كَنْزَ الآيات
ومدينتها، وتجد فيه نورًا يهب
لكلّ نفس سكينتها. فيا حسرة
على قوم يكفرون بدفائنه، ولا
يتوجّهون إلٰى خزائنه، ويحسبون
الإسلام كالعظام الرميمة، لا
مملوًّا من النعم العظيمة. أُولٰئك ﴿۵۲﴾
قوم لا يؤمنون بأن يكلّم الله
أحدًا بعد سيّدنا المصطفٰى،

تا کہ وہ زبردست دلائل اور روشن معجزات سے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دے۔ پھر اس کے بعد میں نے پادریوں اور عیسائیوں اور عیسائیت میں داخل ہونے والوں اور ان کے علاوہ برہمنوں اور مشرکوں کو دعوت دی اور انہیں کہا کہ اللہ کے نشانوں اور اس کی نصرت کے ذریعہ حق کو پرکھو تا یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اللہ کی طرف سے نصرت یافتہ ہوگا اور کون اس کی لعنت کا مورد ہوگا۔ مگر وہ ہتھیار بند پہلوانوں کی طرح اس مقابلہ کیلئے نہ نکلے اور اپنے آشیانوں میں چھپ گئے۔ اور اللہ کی قسم! اگر وہ میدان میں آتے تو میرا رب ٹھیک ٹھیک نشانے پر تیر برساتا' اور ان میں سے ہر ایک ناکام و نامراد ہو کر لوٹتا۔ اور اللہ کی قسم اگر تو تحقیق کرتا تو دیکھ لیتا کہ اسلام نشانات کا خزینہ اور ان کا شہر ہے اور تو اس میں ایسا نور پاتا جو ہر شخص کو اسکی سکینت بخشتا۔ پس افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو اس کے دفینوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کے خزائن کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتے اور اسلام کو بوسیدہ ہڈیوں کی طرح سمجھتے ہیں عظیم نعمتوں سے بھرا ہوا نہیں سمجھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ کسی سے کلام کرتا ہے

ویقولون قد خُتم علی المکالمة بعد خیر الوریٰ. فکأنّ اللّٰہ فقد فی ھٰذا الزمن صفة الکلام، وبقی صفة السّمع فقط! ولعلّہ یفقد صفة السّمع أیضًا بعد ھٰذہ الأیّام. وإذا تعطّلتُ صفة التکلّم وصفة سماع الدعوات، فلا یُرجٰی عافیة الباقیات، أعنی عند ذالک ارتفع الأمان من جمیع الصفات. فمن أنکر أبدیّة أحد من صفات حضرة العزّة فکأنما أنکر جمیعھا ومال إلی الدھریّة. فما تقولون فیہ یا أھل الفطنة: ھل ھو مسلِمٌ أو خرّ من منار الملّة؟

أ تظنّون أن الإسلام مرادُ من قصصٍ معدودة، ولیست فیہ آیات مشھودة؟ أأعرض عنّا ربّنا بعد وفاة سیّدنا خیر البریّة؟ فأیُّ شیءٍ یدلّ علی صدق ھٰذہ الملّة ؟ أ نسی اللّٰہ وعد الإنعام الذی ذکرہ فی سورة الفاتحة.. أعنی جعْل ھٰذہ الأمّة کأنبیاء الأمم السابقة؟

اور وہ کہتے ہیں کہ خیرالوری ﷺ کے بعد مکالمہ الٰہی کے سلسلہ پر مہر لگ گئی ہے۔ گویا اس زمانے میں اللہ صفت کلام کو کھو بیٹھا ہے۔ اور صرف سماعت کی صفت باقی رہ گئی ہے اور شاید یہ صفتِ سماعت بھی آئندہ زمانے میں جاتی رہے اور جب صفتِ تکلم اور دعائیں سننے کی صفت معطل ہوگئی تو باقی صفات کی سلامتی کی بھی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ میری مراد یہ ہے کہ اس صورت میں تمام صفات سے امان اٹھ جائے گی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک صفت کے ابدی ہونے کا انکار کیا تو گویا اس نے تمام صفات کا انکار کردیا اور دہریت کی طرف مائل ہوگیا۔ پس اے اہل دانش! تم ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہو۔ کیا وہ مسلمان ہے یا وہ ملتِ (اسلامیہ) کے مینار سے گر گیا ہے؟

کیا تم خیال کرتے ہو کہ اسلام چند گنے چنے قصوں سے عبارت ہے اور اس میں ایسے نشان موجود نہیں جو دکھائی دیتے ہوں۔ کیا ہمارے ربّ نے ہمارے سید و مولیٰ خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم سے منہ موڑ لیا ہے؟ پھر کونسی چیز اس ملت کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ کیا اللہ اپنے اس انعام کے وعدے کو بھول گیا جس کا اس نے سورۃ فاتحہ میں ذکر فرمایا ہے۔ یعنی اس امت کو سابقہ امتوں کے انبیاء کی مانند بنانا۔

ألسنا بخير الأمم فی القرآن؟ فأیُّ شیءٍ جَعَلَنا شرَّ الأمم علی خلاف الفرقان؟ أیجوّز العقل أن نجاهد حقّ الجهاد لمعرفة اللّٰه ثم لا نوافی دروبها، ونموت لنسیم الرحمة ثم لا نُرزَق هبوبها؟ أھٰذا حَدُّ کمال ھٰذه الأُمّة، وقد وافت شمس عمر الدُّنیا غروبها؟ فاعلموا أنّ ھٰذا الخیال کما هو باطل عند الفطنة التامّة، کذالک هو باطل نظرًا علی الصُّحف المقدّسة.

کیا ہمیں قرآن میں بہترین امت قرار نہیں دیا گیا۔ پھر کس چیز نے فرقان حمید کے خلاف ہمیں بدترین امت بنا دیا۔ کیا عقل جائز قرار دیتی ہے کہ ہم تو اللہ کی معرفت کے لئے پوری تگ و دو کریں لیکن پھر بھی اس کی شاہراہوں کو پا نہ سکیں اور ہم نسیم رحمت کی خاطر مریں لیکن پھر بھی ہم اس کے جھونکوں سے محروم رہیں۔ کیا یہی اس امت کے کمال کی حد ہے؟ جبکہ دنیا کی عمر کا آفتاب ڈوبنے کو ہے۔ سو جان لو کہ جس طرح یہ خیال کمال ذہانت کی رو سے باطل ہے۔ ویسے ہی صحف مقدسہ پر تحقیقی نظر ڈالنے کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

وأیّ موتٍ هو أکبر من موت الحجاب؟ وأیّ عمًی أشدّ أذًی من عدم رؤیة وجه اللّٰه الوهاب؟ ولو کانت ھٰذه الأُمّة کالأبکم والأصمّ، لمات العشّاق من ھٰذا الهمّ، الذین یُذیبون وجودهم لِوِصَالِ المحبوب، وما کانت مُنْیتهم فی الدنیا إلّا وصول ھٰذا المطلوب، فمع ذالک کیف یترکهم حِبّهم فی لظی الاضطرار، وفی نار الانتظار؟

کیا حجاب کی موت سے بڑھ کر بھی کوئی موت ہے اور اُس اندھے پن سے زیادہ اذیت ناک اور کیا چیز ہے کہ جس میں وہّاب خدا کے چہرے کا دیدار نہ ہو۔ اگر یہ امت گونگوں اور بہروں جیسی ہوتی تو عشاق اس غم سے مر جاتے۔ جو محبوب کے وصال کیلئے اپنے وجود گھلا دیتے ہیں اور ان کی دنیا میں کوئی اور آرزو نہیں ہوتی بجز اس کے کہ انہیں اپنا یہ مطلوب مل جائے۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کا محبوب خدا ان پیاروں کو اضطرار و کرب کے شعلوں اور انتظار کی آگ میں پڑا رہنے دے۔

ولو كان كذالك لكان هٰذا القوم أشقى الأقوام، لَا تُسفر صباحهم، ولا تُسمع صياحهم، ويموتون في بكاء وأنين. كلا.. بل اللّٰه أرحم الراحمين. و إنّه ما خلق جوعًا إلّا خلق معه طعامًا للجوعان، وما خلق غليلًا إلّا خلق معه ماءً للعطشان، وكذالک جرت سنّته لطُلباء العرفان. وإنی عاينتها فكيف أنكرها بعد المعاينة، وجرّبتها فكيف أشکّ فيها بعد التجربة.

ولا بدّ لنا أَنْ ندعو الناس إلٰى ما وجدناه على وجه البصيرة. فوجب علٰى كلّ من يؤمن باللّٰه الوحيد، ولا يأنف من كلمة التوحيد، أن لا يقنع بِالْأَطْمار، ويطلب السابغات من حلل الدين، ويرغب في تكميل الدثار والشعار، ويقرع باب الكريم بكمال الصدق والاضطرار. وإنه جوّاد لا يَسْأم من سؤال الناس، «۵۳»

اور اگر ایسے ہوتا تو یہ قوم تمام بدبخت قوموں سے زیادہ بدبخت ہوتی کہ نہ ان کی صبح تابناک ہوتی اور نہ ان کی چیخ و پکار سنی جاتی اور وہ آہ و بکاء کی حالت میں مرجاتے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور اس نے بھوک پیدا کی تو اس کے ساتھ ہی اس نے بھوکے کے لئے کھانا بھی پیدا کیا۔ پیاس پیدا کی تو پیاسے کیلئے پانی بھی پیدا کیا اور معرفت کے طالبوں کیلئے بھی اس کی یہی سنت جاریہ ہے۔ میں نے بچشم خود یہی دیکھا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں مشاہدہ کے بعد اس کا انکار کروں۔ اور میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے پھر اس تجربے کے بعد میں اس میں کیونکر شک کرسکتا ہوں۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو علی وجہ البصیرت اس طرف بلائیں جسے ہم نے پایا ہے۔ اس لئے ہر اس شخص کے لئے جو خدائے یگانہ پر ایمان رکھتا ہے اور کلمۂ توحید سے ناک بھوں نہیں چڑھاتا، لازم ہے کہ وہ بوسیدہ کپڑوں پر قناعت نہ کرے (بلکہ) دین کے فاخرانہ لباس کا متلاشی ہو اور ظاہری اور باطنی لباس کی تکمیل کے لئے رغبت دکھائے اور کمال صدق اور اضطرار سے رب کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہ (اللہ) بہت سخی ہے وہ لوگوں کے سوال سے اکتا تا نہیں

وإنّ خزائنه خارجة من الحدّ والقياس. فمن زاد سؤالًا زاد نوالًا. فمِن حُسن الإيمان أن لا ييأس العبد من عطائه، ولا يحسب بابه مسدودًا على أحبّائه. وإنّكم أيّها الناس تحتاجون إلٰى نعم اللّٰه وآلائه، فمن الشقوة أن تردّوا نعمه بعد إعطائه. وأيّ جوعانٍ أشقٰى من جائع أشرف على الموت، وإذا عُرض عليه طعام لذيذ ورغيف لطيف ردّه وما أخذه وما نظر إليه، وهو فَلُّ الجوعِ وطريده، ومع ذالک لا يريده.

فاعلموا أيها الإخوان، رحمكم اللّٰه الرحمٰن.. إنی جئتكم بطعام من السّماء ، وقد حقّق اللّٰه لكم آمالكم علٰى رأس هٰذه المائة، وكنتم تطلبونها بالدعاء ففتح عليكم أبواب الآلاء ، فهل أنتم تقبلون؟ وأعلم أنكم لن ترضوا عنّی حتّی أتبع عقائدكم، وكيف أترک وحی ربّی

اوراس کے خزانے حد و قیاس سے باہر ہیں۔ پس جو زیادہ مانگے گا زیادہ انعام پائیگا۔ پس ایمان کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کی عطا سے مایوس نہ ہو اوراس کے دروازہ کو اس کے پیاروں پر بند خیال نہ کرے۔ اور اے لوگو! یقیناً تم اللہ کی نعمتوں اوراس کی عنایات کے محتاج ہو۔ پس یہ بدبختی ہوگی کہ تم اس کی عطا کردہ نعمتوں کو رد کردو۔ اس بھوکے شخص سے بڑھ کر بد بخت اور کون ہوسکتا ہے جو قریب المرگ ہو اور جب اسے لذیذ کھانا اور عمدہ روٹی پیش کی جائے وہ اسے رد کر دے اور اسے نہ لے اوراس پر نگاہ تک نہ ڈالے جبکہ وہ بھوک کا مارا ہوا اور بے حال ہو لیکن اس کے باوجود وہ اس کی خواہش نہ کرے۔

اے بھائیو! رحمان خدا تم پر رحم فرمائے! جان لو کہ میں تمہارے لئے آسمان سے ایک کھانا لایا ہوں اور اللہ نے اس صدی کے سر پر تمہاری آرزوؤں کو پورا کیا اور تم ان کے پورا ہونے کی دعا کیا کرتے تھے۔ سو اس نے تم پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے۔ کیا تم ان (نعمتوں) کو قبول کروگے؟ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے ہرگز خوش نہیں ہوگے۔ جب تک کہ میں تمہارے عقائد کی پیروی نہ کروں۔ اور میں اپنے رب کی وحی کیسے چھوڑ دوں

وأتّبع أهوائكم، وهو القاهر فوق عباده وإليه ترجعون.

وإنّی أُعطيتُ آياتٍ وبركات، وأنواع النصرة وتأييدات، وإن الكاذبين لاَ يُفتح لهم هٰذا الباب، ولو لم يبق منهم بالمجاهدة إلّا الأعصاب. أتظنّون أن اللّٰه يحبّ خوّانًا أثيمًا؟ وإنی جئتُ لنصرتكم من جنابه، كأسد يطلع من غابه، ويصول كاشرا عن أنيابه، فأرُونی رجلا من القسيسين والملحدين والمشركين، من يبارزنی فی هٰذا المضمار، ويناضلنی بآيات اللّٰه القهّار. واللّٰه إنّ كلّهم صيدی، وسدَّ اللّٰه عليهم طريق الفرار، لا يؤويهم أجمة، ولا بحر من البحار، ونحن نفری الأرض مسارعين إليهم ونبريها بسرعة كالمنتهبين، وإنّا إن شاء اللّٰه نصل إليهم فاتحين فائزين.☆

☆ أوحى إلیّ ربّی وقال: أَستجيب فی هٰذه الليلة كلّ ما دعوت، ومنها قوّة الإسلام وشوكته، وكان ١٦ مارچ سنة ١٩٠٧ء. منه

اورتمہاری خواہشات کی پیروی کروں جبکہ اللہ اپنے بندوں پر غالب ہےاورتم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور مجھے نشانات، برکات اور ہر قسم کی نصرت اور تائیدات عطا کی گئی ہیں اور کاذبوں کے لئے یہ

﴿۵۴﴾ دروازہ کھولا نہیں جاتا خواہ مجاہدہ سے ان کے اعصاب کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ خائنوں اور گناہ گاروں سے پیار کرتا ہے۔ میں اس کی جناب سے تمہاری مدد کیلئے ایسے شیر کی طرح آیا ہوں جو اپنی کچھار سے نمودار ہوتا اور اپنی کچلیاں ظاہر کر کے حملہ کرتا ہے۔ پس تم مجھے پادریوں، ملحدوں اور مشرکوں میں کوئی شخص بھی ایسا دکھاؤ جو اس میدان کارزار میں میرا مقابلہ کرے اور قہار خدا کے نشانات کے ساتھ مجھ سے برسر پیکار ہو۔ بخدا وہ سب میرا شکار ہیں اور اللہ نے ان پر راہِ فرار بند کر دی ہے۔ نہ تو انہیں کوئی جنگل پناہ دے گا اور نہ سمندروں میں سے کوئی سمندر۔ ہم ان کی طرف تیز رفتاروں کی طرح سرعت سے فاصلے طے کرتے آ رہے ہیں اور ہم ان شاء اللہ ان تک فتح مند اور کامیاب وکامران ہو کر پہنچیں گے۔☆

☆ میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ اس رات کی تمہاری تمام دعائیں میں قبول کروں گا اور ان میں سے ایک دعا اسلام کی قوت وشوکت کے بارہ میں ہے اور یہ 16/ مارچ 1907ء کی شب تھی۔منہ

وإنّهم ما كانوا ليغلبوكم، ولكن ذهبتم إلى الفلاة من الحُماة، وإلى الموامي مِن حِمى الحامي، وأنفدتم زاد العلوم، وصرتم كالبائس المحروم، وجعلتم أنفسكم كشيخ مفنّد لا رأى له ولا عقل، أو كبهيمة لا تدرى إلّا البقل. لا تقبلون سلاحًا نزل من السّماء من حضرة الكبرياء، أما أسلحة الدُّنيا فليست بشيءٍ بمقابلة هؤلاء الأعداء. فالآن مَسكنكم فلاةٌ عوراء، ودَشتٌ ليس هنالك الماء. وإنكم تتركون متعمّدين عيونا جاريةً تروى العطشان، وتختارون موامى ولا تخافون الغيلان، وقد ذابت الهاجرة الأبدان. ما لكم لا تأوون إلٰى هٰذا الظل الرحب الذى ينجيكم من الحرور، ويهديكم إلٰى ماءٍ عذبٍ، ويبعدكم عن حُفر القبور؟ وإن أكبر الدلايل علٰى صدق من ادّعى الرسالة، هو وجود زمانٍ كمَّل الضلالة.

اور وہ تم پر غالب نہیں آسکتے تھے مگر تم حفاظت کرنے والوں کو چھوڑ کر جنگل کی طرف چلے گئے ہو اور پناہ دینے والے کی پناہ سے بیابان کی طرف نکل گئے ہو اور تم نے علوم کا توشہ ختم کر دیا اور تم ایک تنگدست محروم کی طرح ہو گئے اور تم نے اپنے آپ کو ایک ایسے پیر فرتوت کی طرح بنالیا جس کی نہ کوئی رائے ہوتی ہے اور نہ عقل۔ یا پھر ایسے چوپائے کی طرح جو جڑی بوٹیوں کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ تم اس ہتھیار کو قبول نہیں کرتے جو آسمان سے حضرت کبریاء کی طرف سے اترا ہے۔ رہے دنیا کے ہتھیار تو وہ اِن دشمنوں کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں۔ پس اب تمہاری جائے رہائش چٹیل بیابان اور ایسے دشت ہیں جہاں پانی نہیں۔ تم عمداً ایسے چشمہ ہائے رواں کو چھوڑ رہے ہو جو پیاسے کو سیراب کرتے ہیں۔ تم بیابانوں کو ترجیح دیتے ہو اور ہلاک کرنے والوں سے نہیں ڈرتے۔ اور دوپہر کی گرمی نے (تمہارے) بدنوں کو پگھلا دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کشادہ سایہ تلے پناہ نہیں لیتے جو تمہیں شدت گرمی سے بچائے اور تمہیں آبِ شیریں کی طرف لے جائے اور تمہیں قبروں کے گڑھوں سے دور رکھے۔ مدعی رسالت کے صدق کی سب سے بڑی دلیل ضلالت سے بھرپور زمانے کا ہونا ہے۔

وإن كنتم في شك من أمري فاصبروا حتّى يحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين. ألم يكفِكم أنه جعل لنا فرقانًا بعد ما باهل العدا، وقالوا إنّ لنا الغلبة من الحضرة، فأهلك الله من هلك عن البيّنة، ومكرتم ومكر الله، والله خير الماكرين. وترون كيف تخيّم الأعداء حولكم، وكيف نزل عليكم البلاء، وتذللتم لهم من ضعف أنفسكم وجَذبَتْكم إليهم الأهواء، وقد نحتوا حيلًا حيّرت البصائر والأبصار.

فما لكم لا ترون إعصارًا أجاحت الأشجار؟ إنهم قوم يريدون لكم ارتدادا وضلالًا، ولا يألونكم خبالًا. وقد غلبوا أهلَ الأرض وجعلوهم كالغلمان والإماء،

اور اگر تمہیں میرے معاملہ میں شک ہو تو صبر سے کام لو حتیٰ کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے اور وہی فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ دشمنوں سے مباہلہ ہونے کے بعد اللہ نے ہمیں فرقان عطا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی طرف سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا لیکن اللہ نے دلیل سے ہلاک ہونے والے کو ہلاک کر دیا۔ اور تم نے بھی منصوبہ باندھا اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تمام تدبیر کرنے والوں میں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ دشمن تمہارے گرد کس طرح خیمہ زن ہیں اور تم پر کس طرح مصیبت نازل ہو رہی ہے اور تم اپنی کمزوری کے باعث ان کے سامنے ذلت سے سرنگوں ہو اور نفسانی خواہشات نے تمہیں ان کی طرف کھینچا ہے اور انہوں نے ایسے ایسے حیلے تراشے ہیں جو بصارت اور بصیرت کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ تم اس بگولے کو دیکھ نہیں پاتے جس نے درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا ہے۔ وہ ایسی قوم ہیں جو تمہیں مرتد اور گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور تم سے برائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ اہل زمین پر غالب آ چکے ہیں اور انہوں نے انہیں غلاموں اور لونڈیوں کی طرح بنا لیا ہے۔ ﴿۵۵﴾

وكادوا أن يرموا سهامهم إلى السماء . ووالله لا قِبل لكم بهم، وإنْ أنتم عندهم إلّا كالهباء . فقولوا أأَغْضَبُ عليكم أو لا أغضب؟ لم تنامون في هٰذا الأوان؟ أرضِيتم بالحيٰوة الدنيا من الآخرة، فاثّاقلتم إلى الأرض كالسكران؟ وأيّ شيءٍ أنامكم، وقد صرتم غرض الخُسران؟ وأيّ طاقةٍ بقيتُ لكم يا فتيان؟ ووالله ما بقي إلّا ربّنا المنّان. فلا أدري ما صنعتم وما تصنعون بالأسباب. وكيف ينصركم عقلكم الذي ليس إلّا كالذباب؟ وأيّ زينة تُظهرون بهٰذه الثياب؟ وَلمّا قُمتُ فيكم وقلتُ إنّي من اللّٰه الكريم اشتعلتم غضبًا وسخطًا، وقلتم رجل افترى، وحسبتموني كالشيطان الرجيم. وما نظرتم إلى الوقت.. هل الوقت يقتضي دجّالًا يُشيع الضلال، أو مصلحًا يحيي الدين،

اور قریب ہے کہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں۔اور اللہ کی قسم! تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اورتم ان کے نزدیک محض ایک ذرّہ ہو۔اب بتاؤ کیا مجھے تم سے ناراض ہونا چاہیے یا نہیں۔تم اس وقت کیوں سو رہے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے ہو جس کے باعث تم مدہوش کی طرح بوجھل بن کر زمین کی طرف جھکے جاتے ہو۔اور کس چیز نے تمہیں سلا دیا ہے اور تم گھاٹے کا ہدف بن گئے ہو۔ اور اے جوانو! تمہارے لئے کون سی طاقت باقی رہ گئی ہے۔اللہ کی قسم! ہمارے ربّ منّان کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کیا کیا اور آئندہ اسباب سے تم کیا کرلوگے۔اور تمہاری عقل جو محض ایک مکھی کی طرح ہے،تمہاری کیا مدد کرے گی۔اور ان کپڑوں کے ساتھ تم کس زینت کو ظاہر کر رہے ہو۔اور جب میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میں خدائے کریم کی طرف سے ہوں تو تم غیظ وغضب سے مشتعل ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص مفتری ہے اور مجھے مردود شیطان کی طرح خیال کرنے لگے۔اور تم نے وقت پر نظر نہ ڈالی کہ کیا یہ وقت ایسے دجال کا تقاضا کرتا ہے جو گمراہی پھیلائے یا ایسے مصلح کا جو احیائے دین کرے

ویردّ إلیکم ما زال؟ وإنّی أشهد اللّٰہ علٰی ما فی قلبی، وواللّٰہ إنّی منہ، ولست فعلت أمرًا من تزویری، وقد ظلمتم إذ عمدتم إلٰی تکفیری وتحقیری، وما نظرتم إلٰی ما صُبَّ علی الإسلامِ فی ھٰذہ الأیام. فنبکی علیکم بدموعٍ جاریۃ، وعبرات متحدّرۃ، کما تضحکون علینا وتستھزؤُوْن. ما لکم لا تفکّرون فی أنفسکم ولا تنظرون فی ضعف الإسلام؟ أما شبعتم من الدجاجلۃ، وتتمنّون دجالًا آخر فی ھٰذا الوقت المخوفۃ وفی ھٰذہ الأیام المنذرۃ؟ وقد جئتکم علٰی رأس المائۃ، وعند الضرورۃ الحقّۃ، وشھد علٰی صدقی الکسوف والخسوف والزلازل والطاعون. فأعجبنی أنکم ترون الآیات ثم لا تزول الظنون. أھٰذہ فراستکم أیّھا العالمون؟ بل حال بینکم وبین تقواکم کِبرٌ کنتم تخفونہ وتکتمون.

اور جو زائل ہو چکا ہے وہ اسے دوبارہ تمہارے پاس لوٹائے۔اور میں اللہ کو اس چیز پر گواہ بناتا ہوں جو میرے دل میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں اسی کی طرف سے ہوں اور میں نے کوئی کام اپنی فریب کاری سے نہیں کیا۔اور جب تم نے ارادۃً میری تکفیر اور تحقیر کی تو تم نے ظلم کیا۔تم نے ان مصائب پر بھی نگاہ نہ کی جو ان دنوں میں اسلام پر ڈھائے گئے۔سو ہم جاری اشکوں اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ تم پر ویسا ہی روتے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے اور استہزاء کرتے ہو۔تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خود اپنے نفسوں کے متعلق غور و فکر نہیں کرتے اور نہ اسلام کے ضعف پر نگاہ ڈالتے ہو۔کیا تمہارا دجالوں سے جی نہیں بھرا اور اس خوفناک وقت اور منذر زمانے میں ایک اور دجال کی تمنا کرتے ہو۔حالانکہ میں تمہارے پاس صدی کے سر پر اور ضرورتِ حقہ کے وقت آیا ہوں۔اور کسوف و خسوف، زلزلوں اور طاعون نے میری سچائی پر گواہی دی۔پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ تم نشانات کو دیکھتے ہو اس کے باوجود بدظنیاں دور نہیں ہوتیں۔اے عالمو! کیا یہی تمہاری فراست ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے اور تمہارے تقویٰ کے درمیان وہ تکبر حائل ہو گیا ہے جسے تم چھپاتے اور مخفی رکھتے ہو

وعَمِيتُ عينكم فلا ترى فتن الأعداء، وتسمّونني دجّالًا ولا تبصرون. وتفتون بأني كافر بل أكفر مِن كلّ مَنْ كفر بالأنبياء.

فمرحبًا بكم بهٰذا الإفتاء. والعجب كل العجب أن الذين يريدون أن يجيحوا الدّين من أهل الصلبان والمشركين ليسوا عندكم دجّالين، وأنا دجّال بل أكبر المفسدين! فلا نشكو إلّا إلى الله
﴿٥٦﴾ ربّ العالمين. ولمّا صرتُ عندكم كافرًا.. كيف يُرجى أن ينفعكم موعظة من الكفّار؟ ولٰكنّي أردت أن أذكر ما أُوذيت في الله فلذالك أفضى بنا الكلام إلى هٰذه الأذكار.

رحمكم الله.. ما لكم لا تتركون ظُلمًا وعدوانا، ولا تخافون عليمًا ديّانا؟ أيُّها النّاس.. جئنا من الله علٰى ميقاته، ونطقْنا بإنطاقه، نبلّغ إليكم الدعوة، وتنالنا عنكم اللعنة! فما أدرى ما هٰذه الدناءة؟

اور تمہاری آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں۔ پس وہ دشمنوں کے فتنوں کو نہیں دیکھتیں۔ اور تم میرا نام دجال رکھتے ہو اور تم بصیرت سے کام نہیں لیتے۔ تم فتویٰ دیتے ہو کہ میں کافر بلکہ ہر اس شخص سے بڑا کافر ہوں جس نے انبیاء کا انکار کیا۔

واہ رے تمہارا یہ فتویٰ! سب سے تعجب خیز امر ہے کہ اہل صلیب اور مشرک جو دین کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں وہ تمہارے نزدیک تو دجال نہیں اور میں دجال ہوں بلکہ سب سے بڑا مفسد ہوں۔ پس ہم صرف اللہ رب العالمین کی جناب میں فریاد کرتے ہیں۔ اور پھر جب میں تمہارے نزدیک کافر ٹھہرا تو پھر یہ کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ کافروں کی نصیحت تمہیں فائدہ دے۔ لیکن میں نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں دی گئی ایذا کا ذکر کروں لہٰذا ہمارا یہ سلسلۂ کلام ان اذکار کی طرف چل نکلا۔

اللہ تم پر رحم کرے! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم ظلم اور زیادتی ترک نہیں کرتے۔ اور نہ ہی تم علیم، جزا سزا کے مالک خدا سے ڈرتے ہو۔ اے لوگو! ہم اللہ کی جانب سے اس کے مقرر کردہ وقت پر آئے ہیں اور اسی کے بلانے سے ہم بولتے ہیں۔ ہم تمہیں پیغام حق پہنچاتے ہیں لیکن تمہاری طرف سے ہمیں لعنت ملتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا کمینگی ہے

إنکم حاذیتم الیهود حتی صکّتِ النعال بالنعال، وتشابهت الأقوال بالأقوال. إنهم کانوا لِبُخلهم یسمّون نبیّ اللّٰه عیسٰی دجّالًا، وکذالک سُمّیت منکم بهٰذا الاسم، فضاهَیتم بهم أفعالًا وأقوالًا. ولولا سیف الحکومة لأری منکم ما رأی عیسٰی من الکفرة. ولذالک نشکر هٰذه الحکومة لا بسبیل المداهنة، بل علٰی طریق شکر المنّة. واللّٰه إنّا رأَینا تحت ظلّها أَمْنًا لا یرجٰی من حکومة الإسلام فی هٰذه الأیام، ولذالک لا یجوز عندنا أن یُرفَع علیهم السیف بالجهاد، وحرام علٰی جمیع المسلمین أن یحاربوهم ویقوموا للبغاوة والفساد. ذالک بأنهم أحسنوا إلینا بأنواع الامتنان، وهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان؟ ولا شکّ أن حکومتهم لنا حمی الأمن، وبها عُصِمْنا من جَوْر أهل الزمن. ومع ذالک لا نخفی أنّا نخالف القسیسین، بل إنّا لهم أوّل المخالفین.

کہ تم یہود کے شانہ بشانہ چلے یہاں تک کہ جوتے سے جوتا رگڑ کھانے لگا، اور تمہارے اقوال ان کے اقوال کے مشابہ ہوگئے۔ وہ [یہودی] اپنے بخل کی وجہ سے اللہ کے نبی عیسٰی کا نام دجال رکھتے تھے۔ بعینہٖ اسی طرح تمہاری طرف سے مجھے اسی نام سے موسوم کیا گیا۔ پس اس طرح تم اقوال اور افعال میں ان کے مشابہ ہوگئے۔ اور اگر حکومت کی تلوار نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرف سے وہی کچھ دیکھتا جو عیسٰی نے انکار کرنے والوں کی طرف سے دیکھا۔ اس لئے ہم ازراہِ مداہنت نہیں بلکہ احسان کے شکرانہ کے طور پر اس حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہم نے اس کے زیرسایہ ایسا امن پایا جس کی اِس زمانہ میں کسی اسلامی حکومت سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہٰذا ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں کہ ان کے خلاف جہاد کے نام پر تلوار اٹھائی جائے۔ اور تمام مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ ان سے جنگ کریں اور بغاوت اور فساد کیلئے کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے ہم پر طرح طرح کے احسان کئے اور احسان کی جزا احسان ہی ہوتا ہے۔ بے شک ان کی حکومت ہمارے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہی ہم اہل زمانہ کے ظلم سے بچائے گئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں چھپاتے کہ ہم پادریوں کے مخالف ہیں بلکہ ہم ان کے اوّل درجہ کے مخالف ہیں۔

ذالک بأنهم يجعلون عبدًا ضعيفًا
عاجزًا ربّ العالمين، وتركوا خالق
السماوات والأرضين. والله يعلم
أنهم من الكاذبين المفترين،
والدجّالين المُحرّفين. ونعلم أن
الحكومة ليست معهم، ولا
تُغريهم بهٰذا الأمر ولا من
المعاونين، بل إنهم ليسوا
بالنصارٰى إلّا بأفواههم. نحتوا
القوانين من عند أنفسهم، وتركوا
الإنجيل وراء ظهورهم، فكيف
نقول إنّهم النصارٰى، بل هم قوم
آخرون، وسلكوا مسالك
أُخرٰى، ولا يدرسون الأناجيل، ولا
يعملون بأحكامها، ولا إليها
يتوجّهون. ونجد فيهم عدلًا وإنصافًا
عند الخصومات، وإني جرّبْتُ
بعضهم في بعض المخاصمات،
ورأيتهم أنهم أقرب مودّةً إلينا، ولا
﴿۵۷﴾ يريدون الظلم ولا يتعمّدون. وإن
اللّيل تحت ظلّهم خير من نهارٍ
رأينا تحت ظلّ المشركين،

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک کمزور عاجز بندے کو رب العالمین قرار دیتے ہیں۔ اور انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کے خالق کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے، مفتری، دجال اور تحریف کرنے والے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے ساتھ نہیں اور نہ ہی وہ انہیں اس امر پر اکساتی ہے اور نہ ہی وہ معاونین میں سے ہے بلکہ وہ صرف زبانی کلامی عیسائی ہیں جنہوں نے اپنی طرف سے کچھ قوانین تراش لئے ہیں اور انجیل کو اپنے پسِ پُشت ڈالا ہوا ہے۔ پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ عیسائی ہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور قوم ہیں اور انہوں نے دوسرے مسلک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ انجیلوں کو نہیں پڑھتے اور نہ ان کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم جھگڑوں کے وقت ان میں عدل اور انصاف پاتے ہیں۔ اور میں نے بعض جھگڑوں (مقدمات) میں خود اُن میں سے بعض کو آزمایا ہے۔ اور میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ مودّت کے اعتبار سے ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اور وہ ظلم نہیں چاہتے اور نہ ہی وہ (اس کا) قصد کرتے ہیں۔ اور ان کے زیر سایہ رات اُس دن کی نسبت زیادہ بہتر ہے جو ہم نے مشرکوں کے زیر سایہ پایا۔

فوجب علينا شكرهم وإن لم نشكر فإنّا مذنبون.

فخلاصة الكلام.. إنّا وجدنا هٰذه الحكومة من المحسنين، فأوجب كتاب اللّٰه علينا أن نكون لها من الشاكرين، فلذالک نشكرهم ولا نبغی لهم إلّا خيرا. وندعو اللّٰه أن يهديهم إلى الإسلام، وينجّيهم من عبادة عبد هو كمثلهم فی المصائب والآلام، ويفتح عيونهم لدينه، ويُوَجّههم إلٰی خير الأديان، ويحفظهم فی الدين والدُّنيا من الخُسران.

هٰذا دعاؤنا، وهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان؟ ولا يجازی الحسنة بالسيئة إلّا الذی آثم قلبه وصار كالشياطين، فلا نريد طريق القاسطين. وليس وجه كلامنا فی هٰذه الرسالة إلّا إلٰی علماء النصارٰی والقِسّيسين، الذين حسبوا سبّ الإسلام وتوهين سيّدنا خير الأنام فَرْضَ مذهبهم، فقمنا لدفعهم وذبّهم من اللّٰه تعالٰی،

اس لئے ہم پر ان کا شکر یہ واجب ہے اور اگر ہم شکرادا نہ کریں تو ہم گناہ گار رہوں گے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسنوں میں سے پایا۔اور اللہ کی کتاب (قرآن) نے ہم پر واجب کر دیا ہے کہ ہم اُن کے شکر گزار ہوں۔اسی وجہ سے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کی خیر چاہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے اور اس بندے کی بندگی سے انہیں نجات بخشے جو مصائب و آلام جھیلنے میں ان جیسا ہی بندہ تھا۔ اور اللہ اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں سب سے بہتر دین کی طرف متوجہ کرے اور انہیں دین و دنیا میں ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔

یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور نیکی کے بدلے میں برائی صرف وہی شخص کرتا ہے جس کا دل گنہگار ہوا اور وہ شیاطین کی طرح ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق نہیں چاہتے۔اور اس رسالے میں ہمارا روئے سخن ان علماءِ نصارٰی اور پادریوں کی طرف نہیں مگر جنہوں نے اسلام کو گالیاں نکالنے اور ہمارے سید و مولی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنا مذہبی فریضہ خیال کیا ہوا ہے۔ پس ہم اللہ کی طرف سے ان کو روکنے اور دور ہٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

ل المؤمن:۵۱

وهـو نـاصـر ديـنـه وهـو خيـر النّاصرين.

وقـد خـاطبني ربّي لنصرة دينه بكـلـمة أجـد فيهـا وعدًا كبيرًا، وقال: بَشِّرْهم بأيّام اللّٰه وذَكِّرْهم تـذكيرًا. فنعلم مطمئنين مستيقنين أن اللّٰـه يـنـصر دينه ويعصمه من الأعـداء ، ويـظهـره على الأديان كلّها من السماء ، ولٰكن لا بالحرب والـجهـاد، بل بآيات قاهرة، ويَدٍ تـدق قِحْفَ الأعداء . وكذالك وجدنا في كتابه، ثم كمثله أوحىٰ إليّ ربّي، وهٰذا ملخص الإيحاء . فـلـن يـخـلف اللّٰـه وعده، ويرى الـذيـن ظـلـموا جزاء هـم أتـمّ الجزاء. وكذالك ظهرت الآثار ﴿۵۸﴾ في هٰذا الـزمـان، وتـجلّى ربّنـا لأهـل الأرض بتـجلِّي قهـريّ، فـأرى آيـاتِ قهره في جـميـع البـلدان. وكثير من الناس أفناهم الـطاعون، وكثير منهم انتسفتْهم الـزلازل وتـلـقّـاهـم الـمنون.

اور وہ (خدا) اپنے دین کا مددگار ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

اور میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے ایسے کلام سے مجھے مخاطب کیا جس میں میں بہت بڑا وعدہ پاتا ہوں اور اس نے فرمایا: یعنی کہ ’’تو انہیں اللہ کے ایام کی بشارت دے اور انہیں خوب نصیحت کر‘‘۔ پس ہم پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا اور اسے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور آسمان سے اسے تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ لیکن وہ غلبہ جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ زبردست نشانات کے ذریعہ اور ایسے ہاتھ سے ہوگا جو دشمنوں کی کھوپڑیاں توڑ دے گا۔ اور ہم نے اس کی کتاب میں ایسا ہی پایا ہے۔ پھر میرے رب نے مجھے اس جیسی وحی کی اور یہ وحی کا خلاصہ ہے۔ پس اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔ اور ظالم اپنے ظلم کا پورا پورا بدلہ پائیں گے۔ اور اس طرح اس زمانے میں آثار ظاہر ہوئے اور ہمارا رب اہلِ زمین کیلئے قہری تجلّی کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ پس اس نے اپنے قہری نشان تمام ملکوں میں دکھائے۔ اور بہت سے لوگوں کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور ان میں سے بہتوں کو زلزلوں نے جڑوں سے اکھاڑ دیا اور موتوں نے انہیں آلیا۔

والـذين كـانوا فى البارحة ينومون فـى القصور، اليوم تراهم ميّتين فى الـقبـور. أقـفـرت مـنهم مجالـس، وعُـطّـلـت مـقاصر، وحَلّوا بدارٍ لا تتـركهـم أن يرجعوا إلٰى إخوانهم، أو يـنـــزعوا دُوَرهم عن جيرانهم. وتـرى الناس لا يملكون الفرار من هٰـذا الـوبـاء ، ومـا بـقى لهم مفرّ تـحـت السـمـاء . ولا يُـحمَل هٰذا البـلاء على البَخُت والاتفاق، كما زعـم أهـل الشـقـاق، فـالسعيد هو الـذى عـرف هٰـذه الآيـات، وولج شعب تلك الحرّات.

فـاعـلـمـوا، رحـمـكم اللّٰه.. أن هٰـذه الـمـصائب من الأقدار التى مـا رأيـتـم قبـل هٰذا الـزمـان، ولا آبـاؤكم فى حين من الأحيان، وإنّما هى آيات لرجل بُعث فيكم من اللّٰه الـمـنّـان، ليجدّد اللّٰه دينه ويظهر بـراهيـنـه، ويُـخَـضِّـر بسـاتيـنـه،

اور وہ جو کل رات تک محلات میں سو رہے تھے آج تو انہیں قبروں میں مُردہ پڑے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ مجلسیں ان سے سونی ہوگئیں اور محلات ویران ہوگئے اور وہ ایسے گھر میں اترے جس نے انہیں (اس قابل) نہ چھوڑا کہ وہ اپنے بھائیوں کے پاس واپس جاسکیں اور اپنے ہمسایوں سے اپنے گھر واپس چھین سکیں اور تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ انہیں اس وباء سے بچ نکلنے کی طاقت نہیں اور آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی بھاگنے کی راہ باقی نہیں رہی۔ اور جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے اس بلا کو قسمت اور اتفاق پر محمول نہیں کیا جاسکتا پس نیک بخت وہی ہے جس نے ان نشانوں کو پہچانا اور ان سنگلاخ گھاٹیوں میں داخل ہوا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ یہ مصائب ان تقدیروں میں سے ہیں جنہیں نہ تم نے اس زمانہ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی کبھی تمہارے آباء نے دیکھا۔ اور یہ نشانات صرف اس شخص کی خاطر ہیں جسے خدائے منّان کی طرف سے تمہارے درمیان اس لئے مبعوث کیا گیا تاکہ اللہ اپنے دین کی تجدید اور اس کے دلائل کو ظاہر کردے اور اس کے باغات کو سرسبز و شاداب کرے۔

ويثمّر أشجاره من الثمرات الطيّبات، وليجعل حطبه كالغصون الناعمات. كذالك ليعرف الناس دين الله القويم، ويميلوا كل الميل إلى ربّهم الرّحيم، وينفروا عن الدنيا نفورَ طبع الكريم. ولمّا أَسفر صُبح الدين، وأرى شعاع البراهين، غضَّ أكثرُهم أبصارهم لئلّا يبصروا، وعافوا دعوة الله وهم يعلمون. يا حسرة عليهم.. من الخير يفرّون، وعلى الضير يتمايلون. قد حان أن يُفتَح الباب، فمن القارع المنتاب؟ وقد جرت العين لمن كانت له العين. والله غفور رحيم، لا يردّ من جاء بقلب سليم، ومن زاد سؤالًا يزِدْه نوالًا. والعجب أن القوم جمعوا خصاصةً جسمانيةً مع خصاصة روحانيةٍ، ثم يحسبون أنّهم ليسوا بمحتاجين إلى مصلح من الله الكريم! وسُدّ عليهم كلّ بابٍ ﴿۵۹﴾

اور اس کے پیڑوں کو پاک پھلوں سے لاد دے۔ اور اس کی جلانے کے قابل ٹہنیوں کو تر وتازہ شاخوں کی طرح بنادے اور ایسا اس لئے ہوتا لوگ اللہ کے دین قویم کو شناخت کرلیں اور اپنے رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہوں اور وہ کریم الطبع شخص کی طرح دنیا سے نفرت کریں۔ اور جب دین کی صبح روشن ہوئی اور اس نے براہین کی شعاعیں دکھائیں تو ان میں سے اکثر نے اپنے آنکھیں نیچی کرلیں تاکہ وہ نہ دیکھیں اور انہوں نے جانتے بوجھتے اللہ کے پیغام کو ناپسند کیا۔ حیف ہے ان پر کہ وہ خیر سے بھاگتے ہیں اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یقیناً دروازہ کھلنے کا وقت آ گیا ہے۔ پس کون ہے جو بار بار دستک دے؟ اور جس کی آنکھ ہے اس کے لئے (معرفت کا) چشمہ جاری ہو گیا ہے۔ اللہ غفور و رحیم ہے جو اس کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے وہ اسے واپس نہیں لوٹاتا۔ اور جو طلب میں بڑھتا جاتا ہے وہ اسے عطا میں بڑھاتا جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قوم نے جسمانی فقر کو روحانی بدحالی کے ساتھ جمع کردیا ہے۔ پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے مبعوث ہونے والے مصلح کے محتاج نہیں اور ان پر تمام دروازے بند کردیئے گئے ہیں،

ثم يظنّون أنّهم رُزِقوا من كلّ نوع النعيم! قد رضوا بأن يعيشوا كالأنعام، معرضين عن آلاء الله والإنعام. فنتعجّب من قعود همّتهم، وخِسّة حالتهم، ونسأل اللّٰه إصلاحهم، حتّٰى يُرزقوا فلاحهم، ووقَفْنا على الدعاء لهم أكثرَ أوقاتنا ووقتَ الأسحار، والعينَ التي لا يملكها غُمضٌ من هٰذه الأفكار. وواللّٰه إنّي أخبرتهم بأيام الطاعون قبل ظهورها، وما نطقتُ إلّا بعد ما أنطقني ربي وأعثرني علٰى مستورها. ثم بعد ذالك أخذهم الطاعون، ونزل بهم المنون. وكان هٰذا الخبر في وقت ما اهتدى إليه رأى الأطبّاء ، وما نطق به أحد من العقلاءِ، فوقع كما أخبر ربّي، وكان هٰذا برهانًا عظيمًا من ربّ السماء . ولٰكنّ النّاس ما سرّحوا الطرْف إليه،

پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ چوپایوں کی سی زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات سے اعراض کریں۔ ہمیں ان کی کم ہمتی اور خستہ حالی پر حیرانگی ہوتی ہے۔ اور ہم ان کی اصلاح کے لئے اس وقت تک اللہ سے التجا کرتے رہیں گے جب تک انہیں کامیابی حاصل نہ ہوجائے اور ہم نے ان کے لئے دعا کے واسطے اپنے اکثر اوقات، بالخصوص اوقات سحر وقف کردیئے ہیں اور وہ آنکھ بھی جو ان افکار سے اغماض نہیں کرتی (وقف کردی ہے)۔ اور اللہ کی قسم! میں نے ایام طاعون کے ظاہر ہونے سے قبل ہی ان لوگوں کو اس کے زمانہ کی اطلاع دیدی تھی۔ اور میں نے کوئی بات نہیں کہی تھی مگر جب میرے رب نے مجھے اس کے پوشیدہ راز سے اطلاع دی اور اس کے بتانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے بعد طاعون نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ان پر موتوں کا نزول ہوا۔ اور اس کی یہ اطلاع اس وقت دی گئی جب اطباء کی رائے کو اس تک کوئی رسائی نہ تھی۔ اور کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ پھر ویسے ہی وقوع میں آیا جیسے میرے رب نے مجھے خبر دی تھی اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک برہانِ عظیم تھی لیکن لوگوں نے اس کی طرف نگاہ نہ کی

وما أفاض رجل ماء الدموع من عينيه، وما بادروا إلى التوبة والأعمال الحسنة، بل زادوا فى المعاصى والسيئةِ. وكذّبونى وكفّرونى، وقالوا دجّال لئيم، وما آنسنى فى وحدتى إلّا ربّى الرحيم. واجتمعوا علىّ سبًّا وشتمًا، ولزمونى ملازمة الغريم، وما عرفونى لبغضهم القديم، فاختفينا من أعينهم كأصحاب الكهف والرقيم. وجحدوا بآيات اللّٰه وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا[1] فما أمكنهم الرجوع بعد ما أروا تشدّدًا وغُلُوًّا. وواللّٰه إن الآيات قد نزلت كصيّب من السماوات. أشعلت المصابيح فما زالت ظلماتهم، وكثر الإنذار والتنبيه فما قلّت سيّئاتهم. عكفوا علٰى حطبٍ، وأعرضوا عن أشجار باسقةٍ، وأثمار يانعةٍ، وأزهار منوّرة.

اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ بہایا۔ اور نہ انہوں نے توبہ کرنے اور اعمال حسنہ بجالانے کیلئے کوئی فوری قدم اٹھایا بلکہ وہ معاصی اور برائی میں اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ لئیم دجال ہے اور میری تنہائی میں صرف میرے رب رحیم نے میری غمخواری فرمائی۔ اور وہ سب میرے خلاف سبّ وشتم میں اکٹھے ہوگئے۔ اور قرض خواہ کے چمٹنے کی طرح وہ مجھ سے چمٹ گئے اور اپنے قدیمی بغض کے باعث انہوں نے مجھے نہیں پہچانا۔ اور ہم اصحاب کہف ورقیم کی طرح ان کی نگاہوں سے چھپے رہے۔ اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے اللہ کے نشانوں کا انکار کردیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے۔ پس یہ ان کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ تشدد اور برائی کے مظاہرہ کے بعد رجوع کرسکیں۔ اور اللہ کی قسم! نشانات موسلا دھار بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوئے۔ چراغ روشن ہوئے لیکن پھر بھی ان کی تاریکیاں دور نہ ہوئیں۔ انذار اور تنبیہ بکثرت ہونے کے باوجود ان کی برائیاں کم نہ ہوئیں۔ وہ خشک لکڑیوں پر جم کر بیٹھے رہے اور بلند و بالا درختوں، پکے ہوئے پھلوں اور شگفتہ پھولوں سے بے رخی کی۔

[1] النمل: ۱۵

وواللّٰہ لا أدری لِمَ أعرضوا عنّی مع ھٰذہ الآیات البیّنات، وقد أتمّ اللّٰہ حجّتہ علیھم وعلٰی کلّ من کان فی الظلمات. ولمّا راعنی منھم ما یروع الوحیدَ، أدرکنی عون ربّی وکلَّ یومٍ زِیْدَ. وما زلت أُنصر وأُؤَیَّد، حتّی تمّت الحجّة، وتواترت النصرة، وبلغت الآیات إلٰی حدّ لا أستطیع أن أُحصیھا، ولکنی رأیت أن أکتب آیة منھا فی آخر ھٰذہ الرسالة، لعلّ اللّٰہ ینفع بھا أحدًا من الطبایع السعیدة، ویعلم الناس أن نصرة اللّٰہ قد أحاطت مشارق الأرض ومغاربھا، وشاعت تغلغلھا فی أخیار العباد وعقاربھا، حتی بلغت أشعّة ھٰذہ الآیات إلٰی بلاد أمریکة التی ھی أبعد البلاد.

وکلّ ما أوحی اللّٰہ إلیّ من الآیات المنیرة، والبراھین الکبیرة، إنھا لیست لی بل لتصدیق الإسلام، وما أنا إلّا أحد من الخدّام. وأعجبنی حال المنکرین.

اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ ان کھلے کھلے نشانوں کے ہوتے ہوئے انہوں نے مجھ سے کیوں منہ موڑ لیا۔ جبکہ اللہ نے ان پر اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہر شخص پر اپنی حجت تمام کر دی تھی۔ اور جب ان کی طرف سے مجھے وہ خوف لاحق ہوا جو اکیلے شخص کو ڈراتا ہے تو میرے رب کی مدد مجھے آ پہنچی اور وہ روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ اور یہ نصرت و تائید اتمام حجت ہونے تک مجھے مسلسل دی جاتی رہی۔ اور تواتر سے یہ نصرت ﴿۶۰﴾ جاری رہی۔ اور یہ نشانات اس حد تک جا پہنچے کہ جن کے شمار کی مجھ میں طاقت نہیں تھی لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ ان نشانوں میں سے ایک نشان اس رسالے کے آخر میں لکھ دوں تا کہ شاید اللہ اس رسالے کے ذریعہ کسی سعید فطرت کو نفع پہنچا دے اور لوگ جان جائیں کہ اللہ کی نصرت زمین کے مشارق اور مغارب کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ اور اس کا غلغہ (شہرت) نیک بندوں اور بچھو فطرت لوگوں میں اتنا عام ہے کہ ان نشانوں کی شعاعیں ممالک امریکہ تک جو تمام ملکوں سے دور ہے پہنچیں۔

اور روشن نشانوں اور عظیم براہین پر مشتمل جو وحی بھی اللہ نے مجھے کی وہ میرے لئے نہیں بلکہ اسلام کی تصدیق کے لئے ہے۔ اور میں تو صرف خدام میں سے ایک خادم ہوں۔ منکروں کی حالت میرے لئے تعجب خیز ہے۔

إنهم أصرّوا على التكذيب حتى صاروا أوّل المعتدين! وكلٌّ جَهَدَ جهدَه، وبذل ما عنده لِيُطْفِئَ نورًا نزل من السّماء، فزاد اللّٰه نوره، وما كان جهدهم إلّا كالهباء. ورأينا فتنتهم كالبحر إذا ماج، والسيل إذا هاج، ولكن كان مآل الأمر فَتْحُنَا وهزيمتهم، وعزّتنا وذلّتهم. ولو كان هٰذا الأمر من غير اللّٰه لمزّقوني كلّ ممزّق، ولَمَحَوا نقشي من الأحياء، ولكن كانت يد اللّٰه تحفظني من شرّ الأعداء، حتّٰى بلغت آياتي إلٰى أقصى البلاد، فما كان هٰذا إلّا فعل رب العباد. والآن نكتب آية ظهرت في بلاد أمريكه، وطلعتْ شمسنا من المشرق حتّٰى أرت بريقَها أهلَ المغرب بصُورٍ أنيقةٍ. فهٰذا فضل اللّٰه ورحمته وعناية اللّٰه ومنّته وبُشرىٰ لقومٍ يعرفونه وطوبٰى لعبادٍ يَقْبَلُونَه.

☆☆☆

انہوں نے تکذیب پر اصرار کیا یہاں تک کہ وہ زیادتی کرنے والوں میں اول درجہ پر ہو گئے۔ اور (ان میں سے) ہر ایک نے اپنی پوری کوشش کی اور جو اس کی بساط میں تھا اسے صرف کر دیا تا کہ وہ آسمان سے نازل ہونے والے نور کو بجھا دے مگر اللہ نے اپنا نور بڑھایا اور ان کی کوششیں غبار کی طرح تھیں۔ اور ہم نے ان کے فتنے کو لہریں مارتے ہوئے سمندر اور تند و تیز سیلاب کی مانند دیکھا لیکن اس معاملہ کا نتیجہ ہماری فتح اور ان کی ہزیمت اور ہماری عزت اور ان کی ذلت تھا اور اگر یہ کاروبار غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ (مخالف) مجھے پارہ پارہ کر دیتے۔ اور زندہ لوگوں سے میرا نقش مٹا دیتے لیکن اللہ کا ہاتھ مجھے دشمنوں کے شر سے بچاتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے نشان دور دراز ملکوں تک پہنچ گئے اور یہ محض رب العباد کا فعل تھا۔ اور اب ہم اس عظیم الشان نشان کو لکھتے ہیں جو بلاد امریکہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہمارا سورج مشرق سے طلوع ہوا۔ یہاں تک کہ اس آفتاب نے اہل مغرب کو نہایت خوبصورت انداز میں اپنی چمک دکھائی۔ پس یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اللہ کی عنایت اور اس کا احسان ہے اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے پہچانتے ہیں اور مبارک ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے قبول کرتے ہیں۔

☆☆☆

﴿۶۱﴾

ذكّر المباهلة التى دعوتُ ڈُوئى اليها مع ذكر الدعاء عليه وتفصيل ماصنَع اللّٰه فى هٰذا الباس بعد ما أشعناه فى الناس

اعلموا، رحمكم الله، أن من نموذج نصرته تعالٰی، ومن شهاداته علٰى صدقى، آية أظهرها اللّٰه تعالٰى لتأييدى، بإهلاک رجل اسمه ڈُوئی. وتفصيل هٰذه الآية الجليلة، والمعجزة العظيمة، أنّ رجلًا مسمّى بڈُوئى، كان فى أمريكه من النصارى المتموّلين، والقسيسين المتكبّرين. وكان معه زهاء مائةِ ألفٍ من المريدين، وكانوا يُطيعونه كالعباد والإماء علٰى منهج اليسوعيّين. وكان كثير الشهرة فى قومه وغير قومه، حتى طَبّق الآفاق ذكرُه، وسخّر فوجًا من النصارٰى سِحرُه. وكان يدّعى الرسالة والنبوّة، مع إقرار ألوهيّة ابن مريم، ويسبّ ويشتم رسولنا الأكرم،

اس مباہلہ کا ذکر جس کی طرف میں نے ڈوئی کو بلایا، اسکے خلاف دعا اور لوگوں میں اس کی اشاعت کے بعد اس معرکہ میں اللہ کے سلوک کی تفصیل

اللہ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بہت سے نمونوں اور میری صداقت کی شہادتوں میں سے ایک وہ نشان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ڈوئی نامی شخص کو ہلاک کر کے میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ اوراس جلیل القدر نشان اور عظیم معجزے کی تفصیل یہ ہے۔ڈوئی نامی شخص امریکہ کے متمول عیسائیوں اور متکبر پادریوں میں سے ایک تھا۔ اوراس کے ساتھ قریباً ایک لاکھ مرید تھے۔اوروہ عیسائیوں کے طریق پر غلاموں ، اور لونڈیوں کی طرح اس کی اطاعت کرتے تھے۔اوراسے اپنی قوم اوردوسرے لوگوں میں اتنی زیادہ شہرت حاصل تھی کہ اس کا ذکر دنیا کے کناروں تک پھیل گیا تھا۔اوراس کے جادو نے عیسائیوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو تسخیر کر رکھا تھا۔اوروہ ابن مریم کی الوہیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت اور نبوت کا مدعی بھی تھا۔ اوروہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا اور گالیاں دیتا تھا۔

وكان يدّعي مقامات فائقة ومراتب عالية، ويحسب نفسه من كلّ نفس أشرف وأعظم. وكان يزيد يومًا فيومًا في المالِ والشهرة والتابعين، وكان يعيش كالملوك بعد ما كان كالشحّاذين. فالناظر من المسلمين في ترقّياته، مع افترائه وتقوُّله، إن كان ضعيفًا.. ضلّ وحارَ، وإن كان عَرِيفًا لم يأمَن العثارَ. وذالك أنه كان عدوّ الإسلام، وكان يسبّ نبيَّنا خيرَ الأنام، ثمّ مع ذالك صعد في الشهرة والتموّل إلٰى أعلى المقام، وكان يقول إني سأقتل كلّ من كان من المسلمين، ولا أترك نفسًا من الموحّدين المؤمنين. وكان من الذين يقولون ما لا يفعلون، وعلا في الأرض كفرعون ونسي المنون. وكان يجعل النهارَ لنهب أموال الناس، والليلَ للكأس، واجتمع إليه جهّال اليسوعيّين، وسفهاء المسيحيّين، فما زالوا يتعاطون أقداح الضلالة، ويصدّقون من جهلهم دعوى الرسالة. ﴿۶۲﴾

اور وہ بلند مقامات اور مراتب عالیہ کا دعویدار تھا۔ اور اپنے آپ کو ہر شخص سے زیادہ بزرگ و برتر سمجھتا تھا اور وہ روز بروز شہرت اور مال اور ماننے والوں کی تعداد میں بڑھ رہا تھا اور وہ گداگروں کی طرح ہونے کے بعد بادشاہوں جیسی زندگی بسر کرنے لگا۔ اس کے افترا اور خدا پر جھوٹ گھڑنے کے باوجود اس کی ترقیوں کو مسلمانوں میں سے دیکھنے والا اگر ضعیف (العقیدہ) ہوتا تو وہ گمراہ ہو جاتا اور نقصان اٹھاتا، اور اگر وہ عالم ہوتا تو بھی لغزش سے محفوظ نہ رہتا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ (ڈوئی) اسلام کا دشمن تھا اور وہ ہمارے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ شہرت اور تموّل میں اعلیٰ مقام تک ترقی کرتا رہا۔ اور وہ یہ کہتا تھا کہ میں عنقریب ہر مسلمان کو قتل کروں گا اور کسی موحد مومن کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور وہ (ڈوئی) ایسے لوگوں میں سے تھا جو کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ اور اس نے زمین میں فرعون کی طرح سرکشی کی اور موت کو بھول گیا۔ اس نے دن کو لوگوں کے مال لوٹنے اور رات کو مے نوشی کے لئے مختص کر رکھا تھا۔ جاہل عیسائی اور ناسمجھ مسیحی اس کے گرد جمع ہو گئے وہ ضلالت کے جام لنڈھاتے رہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے دعویٰ رسالت کی تصدیق کرتے رہے

وکان ھو عَبْدَ الدنیا لا کَحُرٍّ، وکصدفٍ بلا دُرٍّ، ومع ذالک کان شیطانَ زمانه، وقرینَ شیطانه، ولکن اللّٰه مهّله إلٰی وقتٍ دعوتُه للمباهلة، ودعوتُ علیه فی حضرة العزّة .وکنتُ أجد فیه ریح الشیطان، ورأیت أنه صریع الطاغوت وعدوّ عباد الرحمٰن، نجّس الأرض ونجّس أنفاس أهلها من أنواع خباثة الهذیان، وما رأیتُ کمثله عِمِّیتًا ولا عِفریتًا فی هٰذا الزمان. کان مجنونَ التثلیث، وعدوَّ التوحید، ومصرًّا علی الدّین الخبیث، وکان ینظر مضرّاتِه کحسنةٍ، ومعرّاتِه کأسباب راحةٍ. واجتمع الجهّال علیه من الأُمراء وأهل الثروة، ونصروه بمالٍ لا یوجد إلّا فی خزائن الملوک وأرباب السلطنة.

﴿۶۳﴾ وکان یساق إلیه قناطیرُ الدولة، حتی قیل إنّه ملک ویعیش کالملوک بالشأن والشوکة.

حالانکہ وہ دنیا کا غلام تھا نہ کہ آزاد۔ اور وہ ایسا سیپ تھا جس میں موتی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے زمانے کا شیطان اور اپنے شیطان کا ساتھی تھا۔ مگر اللہ نے اسے اس وقت تک مہلت دی جب تک کہ میں نے اسے مباہلہ کیلئے بلایا اور اس کے خلاف رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اور میں اس (ڈوئی) کے وجود میں شیطان کی بدبو پاتا تھا۔ اور میں نے اسے طاغوت کا پچھاڑا ہوا اور رحمان خدا کے بندوں کا دشمن پایا۔ اس نے زمین کو ناپاک کیا اور اہل زمین کی سانسوں کو اپنی طرح طرح کی خبیثانہ بکواس سے نجس کر دیا۔ میں نے اس زمانے میں اس جیسا کوئی شاطر اور سرکش شیطان نہیں دیکھا۔ وہ تثلیث کا دیوانہ اور توحید کا دشمن اور خبیث دین پر مصر تھا۔ اور وہ اس دین کی برائیوں کو نیکی کی طرح اور اس کے عیوب کو اسباب راحت کی مانند دیکھتا تھا۔ اور امراء اور دولت مندوں میں سے جاہل اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اسکی ایسے مال سے مدد کی جو صرف بادشاہوں اور ارباب سلطنت کے خزانوں میں پایا جاتا ہے۔

اور اس کے پاس ڈھیروں ڈھیر دولت لائی جاتی یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ بادشاہ ہے جو بادشاہوں کی طرح شان وشوکت سے زندگی بسر کرتا ہے

ولما بلغت دولته منتهاها، تبع نفسَه الأمّارة وما زكّاها. وادّعى الرسالة والنبوّة من إغواء الشيطان، وما تحامى عن الافتراء والكذب والبهتان. وظنّ أنه أمرٌ لا يُسأل عنه، ويُزجّي حياته فی التنعّم والرفاهة، ويزيد فی العظمة والنباهة، بل سلك معه طريقَ الكبر والنخوة، وما خاف عذاب حضرة العزّة. ولا شكّ أنّ المفتری يؤخذ فی مآل أمره ويُمنع من الصعود، وتفترسه غيرة اللّٰه كالأُسُود، ويری يوم الهلاک والدّمار الموعود فی كتاب اللّه العزيز الوَدُود. إن الذين يفترون على اللّٰه ويتقوّلون، لا يعيشون إلّا قليلًا ثم يؤخذون، وتتبعهم لعنة اللّٰه فی هٰذه وفی الآخرة، ويذوقون الهوان والخزی ولا يُكرَمون. ألم يبلغک ما كان مآل المفترين فی الأوّلين؟

اور جب اس کی دولت اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس امارہ کا مطیع ہو گیا اور اس نے اسے پاک نہ کیا۔ اور اس نے شیطان کے بہکانے سے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر دیا۔ اور افتراء، جھوٹ اور بہتان سے اجتناب نہ کیا۔ اور اس نے یہ خیال کر لیا کہ یہ ایسی بات ہے جسکے بارہ میں اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔ اور وہ اپنی زندگی ناز و نعم اور آسودگی میں گزارتا رہے گا اور وہ عظمت و شرف میں بڑھتا چلا جائے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ وہ کبر و نخوت کی راہ پر بھی چل پڑا اور رب العزت کے عذاب سے نہ ڈرا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ مفتری آخر کار پکڑا جاتا ہے اور اسے ترقی سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی غیرت اسے شیروں کی طرح چیر پھاڑ دیتی ہے۔ اور وہ ہلاکت کا دن اور موعود تباہی کو دیکھ لیتا ہے۔ اللہ غالب اور بہت پیار کرنے والے کی کتاب (قرآن کریم) میں ہے کہ ”وہ لوگ جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹ باندھتے ہیں وہ تھوڑا ہی عرصہ زندہ رہتے ہیں اور پھر وہ پکڑے جاتے ہیں اور اللہ کی لعنت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان کا پیچھا کرتی ہے اور وہ ذلت اور رسوائی کا مزا چکھتے ہیں اور ان کی عزت نہیں کی جاتی۔ کیا تجھے پہلے زمانے کے مفتریوں کے انجام کی خبر نہیں پہنچی؟

وإن اللّٰــــه لا يخـاف عـقبـى المتقـوّلـيـن، ويهزّ لهم حُسامه، فيجعلهم من الممزَّقين.

ولـمّا اقترب يوم هلاكه دعوتُه لـلـمبـاهـلة، وكتبتُ إليـه أنّ دعـواک باطلٌ ولستَ إلّا كذّابًا مـفتـريًـا لـجِيفـةِ الدنيـا الدنيّة، وليـس عيسٰى إلّا نبيًّا، ولستَ إلّا متقـوّلًا، ومـن الـعـامّة والفِرق الـضـالّة الـمـضلّة. فاخْشَ الذى يـرى كـذبک، وإنّـى أدعوک إلى الإسلام والدّين الحقّ والتوبة إلـى الـلّـه ذى الجبروت والعزّة. فـإن تـولّـيـتَ وأَعْرضتَ عن هٰذه الدعوة، فتعالَ نباهلُ ونجعلُ لعنة الـلّــه عـلـى الـذى ترک الحقّ، وادّعـى الـرسـالة والنبوّ ة عـلٰى طـريق الفِرية. وإن اللّٰه يفتح بينى وبينک، ويهلک الكاذب فى زمـن حيـاة الصادق، ليعلم الناس مَـنْ صـدق ومَنْ كذب، ولينقطع الـنـــزاع بـعـد هٰذه الفيصلة.

اور یقیناً اللہ کوافترا کرنے والوں کے انجام کی کچھ پرواہ نہیں۔ اور وہ اپنی تلوار ان کے لئے سونتتا ہے اور انہیں پارہ پارہ کر دیتا ہے۔

اور جب اس کی ہلاکت کا دن قریب آ گیا تو میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا اور اسے لکھا کہ تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو اس حقیر دنیا کے مردار کی خاطر محض کذاب اور مفتری ہے اور عیسیٰؑ صرف ایک نبی ہے اور تو محض خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹا قول منسوب کرنے والا ، مفتری اور معمولی آدمی اور خود گمراہ اور گمراہ کرنے والے فرقے سے ہے۔ پس اس ذات باری تعالیٰ سے ڈر جو تیرے
﴿۶۴﴾ جھوٹ کو دیکھ رہا ہے۔ اور میں تجھے اسلام اور دین حق کی طرف اور جبروت اور عزت والے خدا کی طرف توبہ کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں۔ اگر تو اس دعوت سے پیٹھ پھیرتا اور منہ موڑتا ہے تو آؤ ہم مباہلہ کریں اور حق ترک کرنے والے اور ازراہِ افتراء رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ اور اس طرح اللہ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اور صادق کے عرصہ حیات میں کاذب کو ہلاک کر دے گا تا کہ لوگ یہ جان لیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور تا اس فیصلہ کے بعد نزاع ختم ہو جائے۔

واللّٰہ، إنّی أنا المسیح الموعود الذی وُعد مجیئہ فی آخر الزمن وأیام شیوع الضلالۃ. وإنّ عیسٰی قد ماتَ، وإن مذھب التثلیث باطل، وإنک تفتری علی اللّٰہ فی دعوی النبوّۃ. والنبوّۃ قد انقطعت بعد نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ، ولا شریعۃ بعد الشریعۃ المحمدیّۃ، بَیْدَ أنی سُمّیتُ نبیًّا علٰی لسان خیر البریّۃ، وذالک أمر ظلّی مِنْ برکات المتابعۃ، وما أری فی نفسی خیرًا، ووجدتُ کُلّ ما وجدت من ھٰذہ النفس المقدّسۃ. وما عنی اللّٰہ من نبوّتی إلَّا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ، ولعنۃ اللّٰہ علٰی من أراد فوق ذالک،أوحسب نفسہ شیئًا، أو أخرج عنقہ من الرِّبْقۃ النبویّۃ. وإن رسولنا خاتم النبیین، وعلیہ انقطعتُ سلسلۃ المرسلین. فلیس حقّ أحدٍ أَن یدّعی النبوّ ۃ بعد رسولنا المصطفٰی علی الطریقۃ المستقلّۃ، وما بقی بعدہ إلَّا کثرۃ المکالمۃ،

اور اللہ کی قسم! میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی آخری زمانہ میں اور گمراہی کے پھیل جانے کے دنوں میں آمد کا وعدہ دیا گیا تھا۔اور یقیناً عیسٰی فوت ہو چکا ہے اور تثلیثی مذہب باطل ہے۔اور تو دعوائے نبوت میں اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور سلسلہ نبوت تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو گیا۔اور فرقان حمید جو تمام صُحفِ سابقہ سے بہتر ہے، کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت ہے۔البتہ خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے میرا نام نبی رکھا گیا۔اور یہ آپ کی کامل اتباع کی برکات کی وجہ سے ایک ظلی امر ہے۔اور میں اپنی ذات میں کوئی خوبی نہیں پاتا اور میں نے جو کچھ پایا اس پاک نفس سے پایا۔میری نبوت سے اللہ کی مراد محض کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ ہے۔اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اس سے زائد کا ارادہ کرے۔یا وہ اپنے آپ کو کوئی شے سمجھے یا جو حضور کی غلامی سے اپنی گردن کو باہر نکالتا ہو۔اور یقیناً ہمارے رسول خاتم النّبیّین ہیں۔آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا۔پس کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے رسول پاک کے بعد نبوت مستقلہ کا دعوٰی کرے۔اور آپ کے بعد سوائے کثرت مکالمہ اور کچھ باقی نہیں رہا۔

وهو بشرط الاتّباع لا بغير متابعة خير البريّة. ووالله، ما حصل لى هٰذا المقام إلّا من أنوار اتّباع الأشعّة المصطفويّة،

وَسُمِّيتُ نبيًّا من اللّه علٰى طريق المجاز لا علٰى وجه الحقيقة. فلا تهيج هٰهنا غيرة الله ولا غيرة رسوله، فإنى أُربَّى تحت جناح النبىّ، وقدمى هٰذه تحت الأقدام النبويّة. ثم ما قلتُ من نفسى شيئًا، بل اتّبعتُ ما أُوحى إلىّ من ربّى. وما أخاف بعد ذالک تهديد الخليقة، وكلّ أحدٍ يُسأل عن عمله يوم القيامة، ولا يخفى على الله خافية.

وقُلتُ لذالک المفترى.. إن كنتَ لا تباهل بعد هٰذه الدَّعْوة، ومع ذالک لا تتوب مما تفترى على اللّه بادّعاء النبوّة، فلا تحسبُ أنّک تنجو بهٰذه الحيلة، بل الله يهلكک بعذابٍ شديدٍ مع الذلّة الشديدة،

اوروہ بھی اتباع کی شرط کے ساتھ ہے نہ کہ خیرالبریہ کی متابعت کے بغیر۔اور اللہ کی قسم! مجھے یہ مقام صرف اور صرف مصطفوی شعاعوں کی اتباع کے انوار سے حاصل ہوا ہے۔

﴿۶۵﴾ اور اللہ کی طرف سے مجھے حقیقی طور پر نہیں بلکہ مجازی طور پر نبی کا نام دیا گیا ہے۔اس طرح یہاں اللہ اوراس کے رسول کی غیرت جوش میں نہیں آتی، کیونکہ میری پرورش نبی کریمؐ کے پروں کے نیچے کی جارہی ہے۔اور میرا یہ قدم نبی ﷺ کے قدموں کے نیچے ہے۔پھر یہ بات بھی ہے کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ میں نے اسی وحی کی پیروی کی ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھے کی گئی ہے۔اور اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔اور قیامت کے روز ہر شخص سے اسکے عمل کی پُرسش کی جائے گی اور اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور میں نے اس مفتری (ڈوئی) سے کہا کہ اگر تو میری اس دعوت مباہلہ کے بعد بھی مباہلہ نہیں کرے گا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ جس نبوت کا تو نے اللہ پر افترا کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے اس سے توبہ نہیں کرے گا تو یہ مت سمجھنا کہ اس حیلہ سے تو بچ جائے گا بلکہ اللہ انتہائی ذلت کے ساتھ شدید عذاب سے تجھے ہلاک کرے گا

ویخزیک ویذیقک جزاء الفریۃ. وکان یراقب موتی وأراقب موتہ، وکنتُ أتوکّل علی اللّٰہ ناصر الحقّ وحامی ھٰذہ الملّۃ.

ثم أشعتُ ما کتبتُ إلیہ فی ممالک أمریکۃ إشاعۃً تامّۃً کاملۃً، حتی أُشیعَ ما کتبت إلیہ فی أکثر جرائد أمریکۃ، وأظنّ أنّ ألوفًا من الجرائد أشاعتُ ھٰذا التبلیغ، وبلغت الإشاعۃ إلٰی عِدّۃ ما أستطیع أن أُحصیھا، ولیس فی القرطاس سعۃ أَنْ أُملیھا. وأمّا ما أُرسِلَ إلیّ من جرائد أمریکۃ التی فیھا ذکرُ دعوتی وذکر المباھلۃ وذکر دعائی علٰی ڈُوئی لطلب الفیصلۃ، فرأیتُ أن أکتب فی الحاشیۃ أسماء بعضھا، لیعلم الناس أنّ ھٰذا الأمر ما کان مکتومًا مخفیًّا، بل أشیع فی مشارق ﴿۶۶﴾ الأرض ومغاربھا، وفی أقطار الدنیا وأعطافھا کلّھا، شرقًا وغربًا وشمالًا وجنوبًا. وکان سبب ھٰذہ الإشاعۃ أنّ ڈُوئی کان کالملوک العظام فی الشھرۃ،

اور تجھے رسوا کرے گا اور تجھے افترا کی سزا کا مزا چکھائے گا۔اور وہ (ڈوئی) میری موت کا انتظار کرتا تھا۔اور میں اس کی موت کا۔میرا توکل اللہ پر تھا جو حق کی مدد کرنے والا ہے اور اس ملت (اسلامیہ) کا حامی ہے۔

اس کے بعد میں نے اس کی طرف لکھی ہوئی اپنی تحریر کو بلاد امریکہ میں بھرپور طریقہ سے شائع کر دیا ،اوراس کی طرف لکھی گئی میری تحریرات امریکہ کے اکثر جرائد میں شائع ہوئیں۔اور میرا یہ خیال ہے کہ میری اس تبلیغ کو ہزار ہا اخبارات نے شائع کیا اور یہ اشاعت اتنی تعداد میں ہوئی کہ میں اس کا شمار نہیں کر سکتا اور صفحات قرطاس میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں اس کو رقم کرسکوں۔ہاں البتہ وہ امریکی جرائد جو مجھے بھیجے گئے اور جن میں میری تبلیغ اور میرے دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف خدائی فیصلہ طلب کرنے کے لئے میری دعا کا ذکر تھا۔تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان میں سے بعض اخبارات کے نام حاشیہ میں لکھ دوں تا کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ مباہلے کا معاملہ کوئی ڈھکا چھپا اور مخفی امر نہ تھا۔بلکہ زمین کے مشرق، مغرب اور دنیا کے تمام اکناف میں شرقاً غرباً اور شمالاً جنوباً اس کی اشاعت کی گئی۔اوراس اشاعت کی وجہ یہ تھی کہ ڈوئی شہرت میں بڑے بادشاہوں جیسا تھا۔

وما كان رجل فی أمريكة ولا فی يورُب من الأكابر والأصاغر إلّا كان يعرفه بالمعرفة التامّة. وكانت له عظمة ونباهة كالسلاطين فی أَعْيُن أهل تلك البلاد، ومع ذالک كان كثير السياحة، يصطاد الناس بوعظه كالصياد. فلذالک ما أبٰى أحدٌ من أهل الجرايد أن يطبع ما أُرسل إليه فی أمره من مسألة المباهلة، بل ساقهم حرص رؤية مآل المصارعة إلى الطبع والإشاعة. والجرائد التی طُبعتْ فيها مسألة مباهلتی ودُعائی علٰى ڈُوئی هی كثيرة من جرائد أمريكة، ولكنّا نذكر علٰى طريق النموذج شيئًا منها فی حاشيتنا هذه۔☆

اور امریکہ اور یورپ کے بڑے اور چھوٹے طبقوں میں کوئی فرد ایسا نہ تھا جو اس کو پورے طور پر نہ جانتا ہو۔ اور ان ملکوں کے رہنے والوں کی نگاہوں میں اس کی عظمت اور شرف بادشاہوں کی طرح تھا۔ مزید برآں وہ بہت سفر کرنے والا شخص تھا۔ اور اپنے وعظ سے لوگوں کو شکاری کی طرح شکار کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اخبار والوں میں سے کسی نے اس مضمون کو چھاپنے سے کبھی انکار نہ کیا جو اسے اس کے متعلق بسلسلہ مباہلہ بھیجا جاتا۔ بلکہ اس کُشتی کے انجام کو دیکھنے کی شدید خواہش نے انہیں اس طباعت و اشاعت پر آمادہ کیا۔ اور جن اخبارات میں میری دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف میری دعا چھپی وہ بہت سے امریکی اخبار ہیں لیکن ہم بطور نمونہ ان میں سے چند ایک کا ذکر اس حاشیہ میں کرتے ہیں۔☆

حاشیہ اور اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۱	شکاگو إنٹرپریٹر ۸جون ۱۹۰۳ء	إن الميرزا غلام أحمد رجلٌ من الفنجاب، وهو يدعو "ڈوئی" للمباهلة. أيُظَنُّ أنه يخرج فی هذا الميدان؟ وإن الميرزا يكتب أن "ڈوئی" مفتری كذّابٌ فی دعوی النبوّة، وإنی أدعو اللّٰهَ أن يُهلكه ويستأصله كل الاستيصال. ويقول: إنی علی الحق، وإن ڈوئی علی الباطل، فاللّٰه يحكم بيننا بأنه يُهلک الكاذبَ، ويستأصله فی حين حياة الصادق. وإن الميرزا غلام أحمد يقول: إنی أنا المسيح الموعود وإن الحق فی الإسلام.
۲	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	مطابقٌ بما سبق بأدنٰی تغيُّر الألفاظ.
۳	أرگوناٹ سان فرانسسكو . يكم دسمبر ۱۹۰۲ء	مطابقٌ بما سبق بأدنی تغيُّر الألفاظ، ومع ذالک قال إن هٰذا الطريق طريق معقول ومبنی علی الإنصاف. ولا شک أن الرجل الذی يُستجاب دعاؤه فهو علی الحق من غير شبهةٍ.

العاشیۃ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
1	شکاگو انٹر پریٹر ۸ جون ۱۹۰۳ء	مرزا غلام احمد پنجاب کے رہنے والے ہیں اور وہ ڈوئی کو دعوت مباہلہ دیتے ہیں۔کیا خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ (ڈوئی) اس میدان میں نکلے گا۔مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ڈوئی دعوائے نبوت میں مفتری اور کذاب ہے۔اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے ہلاک کرے اور اس کی پوری طرح بیخ کنی کرے۔اور وہ (مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور ڈوئی باطل پر ہے۔اس لئے اللہ ہمارے درمیان یوں فیصلہ کرے گا کہ وہ کاذب کو ہلاک کرے گا اور صادق کی زندگی میں ہی اس کی بیخ کنی کرے گا۔اور مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور حق صرف اسلام میں ہے۔
2	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	الفاظ کے معمولی تغیر سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔
3	ارگوناٹ۔سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۲ء	الفاظ کی معمولی تبدیلی سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔مزید براں ایڈیٹر کہتا ہے کہ یہ طریق فیصلہ معقول طریق اور مبنی بر انصاف ہے۔اور یقیناً جس شخص کی دعا قبول ہوگی وہی بلاشبہ حق پر ہوگا۔

حاشیہ

﴿۶۷﴾

بقیة الحاشیة

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۴	لٹریری ڈایجسٹ نیویارک. ۲۰جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ مفصّلًا كلَّ ما دعوتُ به "ڈوئی" للمباهلة، وطَبَعَ عَكْسَ صورتي وصورته، والباقي مطابقٌ بما سبق.
۵	نیویارک میل أینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	عنوانٌ ذَكَرَه: "مباهلةُ المدّعيين"، وذَكَرَ دعائي على "ڈوئی"، ثم ذَكَرَ أن الأمر الفيصل هلاكُ الكاذب في حين حياة الصادق. والباقي مطابقٌ بما سبق.
۶	هیرلڈ روچسٹر ۲۵جون ۱۹۰۳ء	ذكر أن "ڈوئی" دُعي للمباهلة، ثم ذكر تفصيلا ما سبق من البيان.
۷	ریکارڈ بوسٹن. ۲۷جون ۱۹۰۳ء	مطابقٌ لما سبق.
۸	أیڈورٹائزر. ۲۵جون ۱۹۰۳ء	//
۹	پایلاٹ بوسٹن ۲۷جون ۱۹۰۳ء	ذكرني وذكر "ڈوئی"، ثم ذكر دعاءَ المباهلة.

بقیہ حاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
4	ٹریری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰جون ۱۹۰۳ء	ڈوئی کو میری دعوت مباہلہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے اور میری اور اس کی تصویر کا عکس طبع کیا ہے باقی بیان مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
5	نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸جون ۱۹۰۳ء	''دو مدعیوں کے درمیان مباہلہ'' کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور ڈوئی کے خلاف میری دعا کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ فیصلہ کن امر یہی ہے کہ کاذب، صادق کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ باقی بیان مذکورہ بالا مضمون کے مطابق ہے۔
6	ھیرلڈ روچسٹر ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	اس اخبار نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ پھر اس نے تفصیل سے مذکورہ بالا بیان کا ذکر کیا ہے۔
7	ریکارڈ بوسٹن ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
8	ایڈورٹائزر ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے
9	پائلٹ بوسٹن ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	میرا اور ڈوئی کا ذکر کیا ہے بعد ازاں دعوت مباہلہ کا ذکر کیا ہے۔

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة المضمون
۱۰	پاتھ فائینڈر واشنگٹن ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ كمثل ما سبق.
۱۱	إنٹراوشن شكاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ كمثل ما سبق.
۱۲	ڈیموکریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	عنوانٌ ذكره للمباهلة، والباقي مطابق لما سبق.
۱۳	شکاگو	//
۱۴	برلنگٹن فری پریس. ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۵	روسٹر سپائی . ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۶	شکاگو اِنٹراوشن .۲۸جون ۱۹۰۳ء	ذكر دعاء المباهلة
۱۷	ألبنی پریس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۸	جیکسنول ٹائمز .۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۹	بالٹی مور أمریکن .۲۵جون ۱۹۰۳ء	//
۲۰	بفلو ٹایمز .۲۵جون ۱۹۰۳ء	//

﴿۶۸﴾ بقیہ الحاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
10	پاتھ فائنڈر واشنگٹن ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
11	انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
12	ڈیموکریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵/ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
13	شکاگو	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
14	برلنگٹن فری پریس ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
15	روسٹر سپائی ۲۸/ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
16	شکاگو انٹراوشن ۲۸/ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
17	البنی پریس ۲۵/ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
18	جیکسنول ٹائمز ۲۸/ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
19	بالٹی مور امیریکن ۲۵/ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
20	بفلو ٹائمز ۲۵/ جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے

بقیہ حاشیہ

بقية الحاشية

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة المضمون
٢١	نیویارک میل .٢٥جون ١٩٠٣ء	ذكر دعاء المباهلة
٢٢	بوسٹن ریکارڈ ٢٧جون ١٩٠٣ء	//
٢٣	ڈیزرٹ إنگلش نیوز .٢٧جون ١٩٠٣ء	//
٢٤	هیلینا ریکارڈ . یکم جولائی ١٩٠٣ء	//
٢٥	گروم شایر گزٹ. ١٧/جولائی ١٩٠٣ء	//
٢٦	نونیٹن کرانیکل . ١٧جولائی ١٩٠٣ء	//
٢٧	هئوسٹن كرانيكل.٣ // //	//
٢٨	سونا نیوز . ٢٩جون //	//
٢٩	رچمنڈ نیوز. یکم جولائی ١٩٠٣ء	//
٣٠	گلاسگو هیرلڈ . ٢٧/ أكتوبر ١٩٠٣ء	//
٣١	نیویارک کمرشل أیڈورٹائیزر .٢٦/ أكتوبر ١٩٠٣ء	//
٣٢	دی مارننگ ٹیلگراف .٢٨/ أكتوبر ١٩٠٣ء	ذكر دعاء المباهلة وذكر ڈوئی.

منه

بقیہ حاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
21	نیویارک میل ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
22	بوسٹن ریکارڈ ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
23	ڈیزرٹ انگلش نیوز ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
24	ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
25	گروم شائر گزٹ ۱۷جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
26	نونیٹن کرانیکل ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
27	ھیوسٹن کرانیکل ۳/جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
28	سونا نیوز ۲۹/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
29	رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
30	گلاسگو ھیرلڈ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
31	نیویارک کمرشل ایڈورٹائیزر ۲۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
32	دی مارننگ ٹیلیگراف ۱۸/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے اور ڈوئی کا ذکر ہے۔

منه

﴿۶۷﴾ وخلاصۃ الکلام أنّ ڈُوئی کان شرّ النّاس، وملعون القلب، ومثیل الخنّاس، وکان عدوّ الإسلام بل أخبث الأعداء، وکان یرید أن یجیح الإسلام حتّی لا یبقی اسمہ تحت السّماء. وقد دعا مرارًا فی جریدتہ الملعونۃ علٰی أھل الإسلام والملّۃ الحنیفیۃ، وقال: اللّٰھمّ، أَھْلِک المسلمین کلّھم، ولا تُبْقِ منھم فردًا فی إقلیم من الأقالیم، وأَرِنی زوالھم واستیصالھم وأَشِعْ فی الأرض کلّھا مذھب التثلیث وعقیدۃ الأقانیم. وقال أَرْجُو أَنْ أریٰ موت المسلمین کلّھم وقَلْعَ دین الإسلام، وھٰذا أعظم مراداتی فی حیاتی، ولیس لی مراد فوق ھٰذا المرام. وکلّ ھٰذہ الکلمات موجودۃ فی جرائدہ الّتی موجودۃ عندنا فی اللسان الإنکلیزیۃ، ویعلمھا من قرأھا من غیر الشکّ والشبھۃ. فکفاکَ أیُّھا النّاظر لتخمین خُبث ھٰذا المفتری ھٰذہ الکلماتُ،

اور خلاصہ کلام یہ کہ ڈوئی ایک بدترین شخص، دل کے اعتبار سے ملعون اور خنّاس شیطان کا مثیل تھا۔ اور وہ اسلام کا دشمن بلکہ تمام دشمنوں میں سے خبیث ترین تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ اسلام کو ایسے جڑ سے اکھاڑ دے کہ آسمان کے نیچے اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔ اور اس نے اپنے ملعون اخبار میں متعدد بار مسلمانوں اور ملت حنیف کے لئے بددعا کی۔ اور کہا کہ اے اللہ تو تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور ملکوں میں سے کسی ملک میں ان کا فرد باقی نہ رہنے دے۔ اور مجھے ان کا زوال اور استیصال دکھا۔ اور تمام روئے زمین پر تثلیث اور اقانیم (ثلاثہ) کے عقیدہ کو پھیلا۔ نیز اس نے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں تمام مسلمانوں کی موت اور دین اسلام کی بیخ کنی کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ اور یہ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔ اس مقصد سے بڑھ کر میری کوئی اور آرزو نہیں ہے۔ اور یہ سب کلمات اس کے ان انگریزی اخبارات میں پائے جاتے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور جو ان جرائد کو پڑھے گا اس کو یہ سب باتیں بلا شک وشبہ معلوم ہو جائیں گی۔ پس اے غور کرنے والے تیرے لئے یہ کلمات اس مفتری کی خباثت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں

ولذالک سمّاہ النبیّ صلّی اللہ علیہ
خنـــزیرًا بما ساء تْ ھٰذا الخبیث
الطیّباتُ، وسرّتہ نجاسۃ الشرک
والمفتریات. وقد عرف الناظرون فی
کلامہ توھین الإسلام فوق کلّ
توھین، وشھد الشاھدون علٰی
ملعونیّتہ فوق کل لعین، حتّٰی إنہ صار
مثلًا بین الناس فی الشتم والسبّ، وما
کان منتھیًا من المنع والذبّ. وإذا
باھلتُہ ودعوتہ للمباھلۃ لیَظھَر
بموت الکاذب صدق الصادق من
حضرۃ العزّۃ، فقال قائل من أھل
أمریکۃ وطبع کلامہ فی جریدتہ،
وتکلّم بلطیفۃٍ رائقۃٍ ونُکتۃٍ مضحکۃٍ
فی أمر ڈُوئی وسیرتہ، فکتب أنّ ڈُوئی
لن یقبل مسألۃ المباھلۃ، إلّا بعد
تغییر شرائط ھٰذہ المصارعۃ، فیقول:
لا أقبل المباھلۃ، ولکن ناضِلونی فی
التشاتم والتسابّ، فمن فاق حریفہ فی
کثرۃ السبّ وشدّۃ الشتم فھو صادق،
وحریفہ کاذبٌ من غیر الارتیاب.

﴿۶۸﴾ اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خنزیر کے نام
سے موسوم فرمایا کیونکہ اس خبیث کو طیّبات بُری لگتی
تھیں۔ اور شرک کی نجاست اور مفتریات اس کو خوش
کرتی تھیں۔ ناظرین نے اس کی باتوں میں اسلام
کی حد درجہ توہین کو جان لیا ہے۔ اور گواہوں نے ہر
ملعون سے بڑھی ہوئی اس کی ملعونیت کی گواہی دی
ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان سبّ وشتم
میں ایک مثال بن گیا۔ اور وہ محض روکنے اور منع
کرنے سے رکنے والا نہیں تھا۔ اور جب میں نے
اس سے مباہلہ کیا اور اسے مباہلہ کی دعوت دی تاکہ
کاذب کی موت کے ذریعہ رب العزت کی طرف
سے صادق کا صدق ظاہر ہو تو اہل امریکہ میں سے
﴿۶۹﴾ ایک نے کہا اور اس کی بات اس کے اخبار میں طبع ہو
چکی ہے اور اس نے ڈوئی کے معاملہ اور اس کی
سیرت کے متعلق ایک خوب لطیفہ اور پر مزاح بات
کی ہے۔ اور اس (امریکی) نے لکھا کہ ڈوئی اس
مباہلہ کے مسئلہ کو اس مقابلہ کی شرائط میں تبدیلی
کے بعد ہی قبول کرے گا۔ اور وہ کہے گا کہ میں اس
طرح کا مباہلہ منظور نہیں کرتا۔ لیکن ہاں مجھ سے
گالی گلوچ میں مقابلہ کر لو۔ پس جو سبّ وشتم کی
کثرت اور شدت میں اپنے حریف پر فوقیت لے گیا
تو وہ سچا اور اس کا حریف بلا شک وشبہ جھوٹا ہوگا۔

وهٰذا قول صاحب جريدةٍ كان تقصّى أخلاقَه، وجَرّب ما يخرج من لسانه وذاقَه. وكذالك قال كثير من أهل الجرائد، وإنّهم من أعزّة أهل أمريكة ومن العمائد. ثم مع ذالك إنّى جرّبتُ أخلاقه عند مسألة المباهلة، فإذا بلغه مكتوبى غضب غضبًا شديدًا واشتعل من النَّخْوة، وأرى أنيابَ ذياب الأجمةِ، وقال: ما أرى هٰذا الرجلَ إلّا كبعوضة بل دونها، وما دعتنى البعوضة بل دعت منونها. وأشاع هٰذا القول فى جريدته، وكفاك هٰذا لرؤية كبره ونخوته، فهٰذا الكبر هو الذى حثّنى على الدعاء والابتهال، متوكّلا على الله ذى العزّة والجلال.

وكان هٰذا الرجل صاحِب الدولة العظيمة قبل أن أدعوه إلى المباهلة، ﴿۷۰﴾
وكنت دعوت عليه ليُهلكه الله بالذلّة والمَتربة والحَسرة.

یہ بات اس اخبار کے مدیر نے کہی جس نے ڈوئی کے اخلاق کا پورا پورا کھوج لگا یا ہے۔اور اس ڈوئی کی زبان سے جونکلتا ہےاس کااس نے تجربہ کیااورمزہ چکھا ہے۔ایسی ہی بات دوسرے بہت سے اخبارات کے مدیروں نے بھی کہی ہے۔یہ سب امریکہ کے معززین وعمائدین میں سے ہیں پھر علاوہ ازیں مسئلہ مباہلہ کے وقت میں نے خود اس کے اخلاق کا تجزیہ کیا ہے۔اور جب اسے یہ میرا خط ملاتو وہ سخت غضبناک ہوا اور تکبر ونخوت سے مشتعل ہوگیا اور جنگل کے بھیڑیوں کی طرح کچلیاں دکھائیں اور کہا کہ میں اس شخص کو مچھر بلکہ مچھر سے بھی کمتر سمجھتا ہوں اور مجھے اس مچھر نے دعوت نہیں دی بلکہ اپنی موت کو بلایا ہے۔اور اس نے یہ بات اپنے اخبار میں شائع کی۔ اور تمہارے لئے یہ بات اس کے کبرونخوت کااندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔یہ اس کا کبر ہی تھا جس نے مجھے اللہ عزّوجلّ پرتوکل کرتے ہوئے دعا اورابتہال پرآمادہ کیا۔

میری دعوت مباہلہ سے قبل یہ شخص بڑی دولت کا مالک تھا۔میں اس کے خلاف یہ دعا کرتا تھا کہ اللہ اسے ذلت ،خواری اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے۔

وإنّه كان قبل دعائی ذا السطوة السلطانية، والقوّة والشوكة، والشهرة الجليلة، التی أحاطت الأرض كالدائرة. وكان صاحب الدُّور المنجّدة، و القصور المُشيّدة . و ما رأى داهية فی مُدّة عمره، ورأى كلّ يوم زيادة زمره. وكان له حاصلًا ما أمكن فی الدّنيا من الآلاء والنعماءِ، وكان لا يعلم ما يوم البأساءِ وما ساعة الضرّاءِ. وكان يلبس الديباج، ويركب الهِمْلاج، وكان يظنّ أنه يرزق عمرًا طويلًا غافلًا من سهم المنايا، وكان يزجّی النهار كالمسجودين والمعبودين والمعظّمين، ويفترش الحشايا بالعشايا. وإذا أنزل اللّٰه قدره ليُصدّق ما قلتُ فی مآل حياته، فانقلبت أيّام عيشه ومسرّاته، وأراه اللّٰه دائرة السَّوء ، ولُدغ كلَّ لَدْغٍ مِن حَيَواته، أعنی أفاعی أعمالِه وسيّآته.

میری اس دعا سے پہلے اسے شاہانہ سطوت، قوت و شوکت اور ایسی شہرت جلیلہ حاصل تھی جس نے دائرے کی طرح ساری زمین کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا تھا۔ اور وہ بلند و بالا عمارات اور نہایت مضبوط محلات کا مالک تھا، اور اس نے عمر بھر کسی مصیبت کا منہ نہ دیکھا تھا اور اپنے جتھے کو ہر روز تعداد میں بڑھتے ہوئے دیکھا تھا، اور دنیا کی ہر ممکنہ نعمت اور آسائش اسے حاصل تھی اور وہ تنگی کے زمانہ اور تلخی کی گھڑی سے ناآشنا تھا، اور حریر و دیباج کا لباس زیب تن کرتا تھا، تیز رفتار اور خوش خرام سواریوں پر سوار ہوتا تھا۔ اور موتوں کے تیر سے کلیتہً غافل ہو کر وہ یہی خیال کرتا تھا کہ وہ عمر دراز پائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح دن گزارتا تھا جن کے سامنے لوگ سجدہ ریز ہوتے اور ان کی پرستش کرتے اور انہیں عظمت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور راتیں نرم و گداز بستروں پر بسر کرتا تھا لیکن جب اللہ نے اپنی تقدیر نازل فرمائی تا کہ وہ اس کی تصدیق کرے جو میں نے اس کی زندگی کے انجام کی نسبت کہا تھا۔ تو اس کے عیش اور مسرتوں کا زمانہ پلٹ گیا اور اللہ نے اسے رنج و الم کا درد دکھایا۔ اور اپنے ہی سانپوں سے وہ بری طرح ڈسا گیا۔ یعنی اپنی ہی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے سانپوں سے۔

فعاد الهِمْلاجُ☆ قَطُوفًا+، وانقلب الديباج صوفًا، وهلمّ جرًّا إلى أنّه أُخرج من بلدته التى بناها بصرف الخزائن، وحُرّم عليه كلّ ما شَيّد من المقاصر ببذل
﴿۱۷﴾ الدفائن، بل ما كفى الله على هٰذا، وأنزل عليه جميع قضائه وقدره، وحطّ سائر وجوه شأنه وقدره، وانتقل إلى رجلٍ آخر كلُّ ما كان فى قبضته، وجمعتْ غياهبَ البُؤسِ رياحُ نخوته، حتّى يئس من ثروته الأولى، وارتضع من الدهر ثدىَ عقيمٍ، وركب من الفقر ظهرَ بهيمٍ. ثمّ أخذه بعض الورثاء كالغرماء، ورأى خِزيًا كثيرًا من الزوجة والأحباب والأبناء،

اوراعلیٰ چال والی سواری☆ بے ڈھنگی چال والی سواری+ میں بدل گئی۔ دیباج وحریر (کھردری) اون میں بدل گئے۔اسی طرح دوسرے امور نے بھی ایسا پلٹا کھایا کہ جس بستی کو اس نے بے بہا خزانے خرچ کر کے بنایا تھا اسی بستی سے وہ باہر نکال دیا گیا اور جن محلات کو اس نے اپنے خزانے خرچ کر کے بے حد مضبوط تعمیر کیا تھا ان سے اسے محروم کر دیا گیا۔ بلکہ اللہ نے اسی پر بس نہیں کی اور اپنی پوری قضا وقدر اس پر نازل کر دی۔ اور اس کی شان و شوکت اور قدر ومنزلت کی تمام کی تمام وجوہ کو ختم کر دیا اور اس کے قبضے میں جو کچھ بھی تھا وہ کسی اور آدمی کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس کی کبر ونخوت کی ہواؤں نے بدحالی کے اتنے اندھیرے جمع کر دیئے کہ وہ اپنی پہلی دولت سے مایوس ہو گیا اور اس نے زمانے کی بانجھ چھاتی کا دودھ پیا اور فقر کے چوپائے کی پیٹھ پر سواری کی۔ اس کے بعد اس کے بعض وارثوں نے قرض خواہوں کی طرح اس کا مؤاخذہ کیا۔ اس نے اپنی بیوی، دوستوں اور بیٹوں کی طرف سے بڑی رسوائی دیکھی۔

☆ الهِمْلاجُ: الدابة الحسنة السير فى سرعة وسهولة. ۱۲
+ القَطُوف: الدابة الضيّقةُ الخُطى البطيئةُ السير. ۱۲

☆ الهِمْلاجُ: ایسی سواری جو چلنے میں تیز اور اچھی چال رکھتی ہو۔۱۲
+ القَطُوف: ایسی سواری جو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ہو اور چال میں سُست ہو۔۱۲

حتی إنّ أباه أشاع فی بعض جرائد أمریکة أنه زنیمٌ ولدُ الزنا ولیس من نُطفته. وکذالک انتسفتْه رِیَاحُ الإدبار والانقلاب، وکمّل له الدهرُ جمیعَ أنواع الذلّة، فصار کرمیم فی التراب أو کسلیم غَرض التباب، وصار کنکرة لا یُعرف، بعد ما کان بکلّ وجاهة یوصف. وانتشر کلُّ مَن کان معه من الأتباع، وما بقی شیء فی یده من النقد والعَقار والضِّیاع، وبرز کالبائس الفقیر، والذلیل الحقیر. غِیضتْ حیاضه، وجَفَّتْ ریاضه، وخَلَتْ جِفانه، ونَحُس مکانه، وطُفِئَ مصباحه، ورُفعت صیاحه، ونُزعت عنه البساتین وعیونها،☆ والخیلُ ومتونها، وضاق علیه سهلُ الأرض وحُزونها، وعادته الأودیة وبطونها، وسُلِبت منه الخزائن التی ملک مفاتحها، ورأی حروب العدا ومضائقها. ثم بعد کلّ خزی وذلّة فُلج من الرأس إلی القدم،

یہاں تک کہ خود اس کے باپ نے امریکہ کے بعض اخبارات میں شائع کیا کہ وہ (ڈوئی) حرامی اور ولد الزنا ہے اور اس کے نطفے سے نہیں۔ اس طرح ادبار و انقلاب کی آندھیوں نے اس کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ اور زمانے نے تمام قسم کی ذلتیں اس کی ذات میں مکمل کردیں۔ جس سے وہ خاک میں دبی بوسیدہ ہڈی کی طرح ہوگیا یا اس مارگزیدہ شخص کی طرح جو تباہی کا نشانہ بن گیا ہو۔ تمام تر وجاہت مذکورہ کے باوجود وہ ایسا اجنبی بن گیا جو معروف نہ ہو۔ اس کے جتنے بھی پیروکار تھے وہ تتر بتر ہوگئے۔ اور اس کے ہاتھ میں زرنقد اور جاگیر و جائیداد میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اور وہ ایک بدحال محتاج اور ذلیل حقیر کی طرح ہوگیا۔ اس کے حوض اور اس کے باغات اور اس کا مکان منحوس ہوگیا اور اس کا چراغ گل ہو گیا اور اس کی چیخ و پکار بلند ہوئی۔ باغات اور ان کے چشمے اور گھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھن گئے۔ اور نرم اور سنگلاخ زمین اس پر تنگ ہوگئی۔ اور وادیاں اور گھاٹیاں اس کی دشمن ہوگئیں، اور وہ خزانے اس سے چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک تھا۔ اس نے دشمنوں کی طرف سے لڑائی جھگڑے اور ان کی ایذا رسانیاں دیکھیں اور پھر تمام تر ذلت اور رسوائی کے بعد اسے سر سے پاؤں تک فالج ہوگیا

﴿۷۴﴾

☆ ایڈیشن اوّل میں اس مقام پر صفحہ ۷۱ ختم ہوتا ہے اور اگلے صفحات ۷۲، ۷۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کی تصاویر ہیں۔ جو آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ (ناشر)

هذا شبیه حضرتنا المسیح الموعود میرزا غلام احمد القادیانی
مدفیضهٗ

هٰذا عكس صورة ڈاكٹر اليگزنڈر ڈوئی التی كانت فی ايام صحته

هٰذا عکس صورۃ ڈاکٹر ڈوئی بعد ما فُلج

ليرحّله الفالج من الحياة الخبيث إلى العدم. وكان يُنقل من مكان إلٰى مكان فوق ركاب الناس، وكان إذا أراد التبرّز يحتاج إلى الحقنة من أيدى الأناس. ثمّ لَحِقَ به الجنون، فغلب عليه الهذيان فى الكلمات، والاضطراب فى الحركات والسكنات، وكان ذالك آخر المخزيات. ثم أدركه الموت بأنواع الحسرات، وكان موته فى تاسع من مارج سنة ۱۹۰۷ء، وما كانت له نوادب، ولا من يبكى عليه بذكر الحسنات.

وأوحى إلىّ ربّى قبل أن أسمع خبر موته وقال: إنّي نَعيتُ. إنّ اللّٰه مع الصادقين. ففهمت أنه أخبرنى بموت عدوّى وعدوّ دينى من المباهلين. فكنتُ بعد هٰذا الوحى الصريح من المنتظرين، وقد طُبع قبل وقوعه فى جريدة بَدْر والحَكَم ليزيد عند ظهوره إيمان المؤمنين.

تا کہ یہ فالج اسے خبیث زندگی سے عدم کی طرف لے جائے۔ اور وہ لوگوں کی گردنوں پر بٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا اور جب اسے بول و براز کی حاجت ہوتی تو وہ لوگوں کے ہاتھوں حقنے کا محتاج ہوتا۔ پھر اسے جنون لاحق ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں اس کی گفتگو ہذیان اور حرکات وسکنات میں بے چینی غالب آ گئی اور یہ اس کی انتہائی رسوائی تھی۔ پھر طرح طرح کی حسرتوں کے ساتھ اسے موت نے آن لیا اور اس کی موت بتاریخ ۹؍مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ اور اس کی خوبیوں کا ذکر کر کے نوحہ کرنے والیاں نہ تھیں اور نہ اس پر کوئی رونے والا تھا۔

اور اس کی موت کی خبر سننے سے قبل، میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: ''اِنّی نَعَیتُ انّ اللّٰه مع الصادقین ''یعنی'' میں نے ایک کاذب کی موت کی خبر دی۔ اللہ صادقوں کے ساتھ ہے۔'' تب میں سمجھ گیا کہ اللہ نے مجھ سے مباہلہ کرنے والوں میں سے میرے دشمن اور میرے دین (اسلام) کے دشمن کی موت کی خبر دی ہے۔ اس واضح وحی کے بعد میں منتظر رہا۔ اور اس پیشگوئی کے وقوع سے پہلے اسے اخبار بدر اور الحکم میں طبع کر دیا گیا تھا تا کہ یہ اپنے ظہور کے وقت مومنوں کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہو۔

فإذا جاء وعد ربّنا مات ڈوئی فجأةً، و زهق الباطل، وعلا الحقّ، فالحمد للّٰه ربّ العالمين. وواللّٰهِ لو أُوتيتُ جبلًا من الذهب أو الدُّررِ والياقوت ما سرّني قطّ كمثل ما سرّني خبرُ موت هٰذا المفسد الكذّاب. فهل من مُنصف ينظر إلى هٰذا الفتح العظيم من اللّٰه الوهّاب؟ هٰذا ما نزل على العدوّ اللئيم، من العذاب الأليم، وأمّا أنا فحقّق اللّٰه كلّ مقصدی بعد المباهلة، وأرى آيات كثيرة لإتمام الحُجّة، وجذب إليّ فوجًا عظيمًا من النفوس البررة، وساق إليّ القناطير المقنطرة من الذهب والفضّة، ورزقنی فتحًا عظيمًا على كلّ من باهلنی من المبتدعين والكفرة. وأنزل لِیُ آیاتٍ منیرة، لا أستطيع أَنْ أحصيها، ولا أقدر أن أمليها، فاسألوا أهل أمريكة ما صنع اللّٰه بڈوئی بعد دعائی،

﴿۷۵﴾ پھر جب ہمارے رب کا وعدہ آ گیا تو اچانک ڈوئی مر گیا اور باطل بھاگ گیا اور حق غالب آ گیا۔ پس سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر مجھے سونے یا موتیوں یا یاقوت کا پہاڑ بھی دیا جاتا تو وہ مجھے ہرگز خوش نہ کرتا جیسا اس مفسد اور کذاب کی موت کی خبر نے خوش کیا۔ کیا کوئی ایسا منصف ہے جو خدائے وھاب کی طرف سے آنیوالی اس فتح عظیم کو دیکھے۔ اور اس پر غور کرے۔ یہ وہ دردناک عذاب ہے جو اس کمینہ دشمن پر نازل ہوا۔ اور رہی میری ذات کی بات تو مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا۔ اور اس نے اتمام حجت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیکوکاروں کی ایک بہت بڑی فوج میری طرف کھینچ لایا۔ اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر میرے پاس لے آیا۔ اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لئے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ پس تم اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ نے ڈوئی سے کیسا سلوک کیا۔

وتعالوا أُريكم آيات ربّی ومولائی، وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربّ العالمين.

المشتهر

الميرزا غلام أحمدؑ

المسيح الموعود

من مقام قاديان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵/ اپريل سنة ۱۹۰۷ء

☆☆☆

﴿۷۶﴾

الحاشية المتعلقة بصفحة ۷۵. السطر العاشر

إن اللّٰہ أخبرنی بموت ڈوئی مرارًا، وهی بشارات كثيرة، وكلّها طُبع قبل موته وقبل نزول الآفات عليه فی جريدة مُسمّی ببدر وجريدةٍ أخری مُسمّی بالحكم، فليرجع الناظر إليهما. فمنها ما أُوحِیَ إلیّ فی ۲۵ دسمبر سنة ۱۹۰۲ء حكايةً عنی وهو هذا:

آؤ میں تمھیں اپنے پروردگار اور مولیٰ کے نشان دکھاؤں۔ و اٰخِرُ دَعْوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

المشتهر

میرزا غلام أحمدؑ

مسیح موعود

مقام قادیان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵/ اپریل سنة ۱۹۰۷ء

☆☆☆

الحاشیہ متعلقہ صفحہ ۷۵ سطر نمبر ۱۰

اللہ نے بار بار مجھے ڈوئی کی موت کی خبر دی اور یہ بشارتیں بڑی کثرت سے ہیں۔ اور یہ سب کی سب اس کی موت سے قبل اور اس پر آفات نازل ہونے سے پہلے بدر نامی اخبار اور ایک دوسرے اخبار الحکم میں طبع کر دی گئی تھیں۔ غور کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان دونوں اخباروں کو دیکھے۔ منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو ۲۵/ دسمبر ۱۹۰۲ء کو میری طرف سے بطور حکایت بیان کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔

إنی صادق صادق وسیشهد اللّٰه لی. ومنها ما أُوحِیَ إلیّ فی ۲ فروری سنة ۱۹۰۳ء وهو هذا: سنُعُلِیک. سأُکرمک إکرامًا عجبًا. سُمِع الدعاء . إنّی مع الأفواج آتیک بغتةً. دعاؤک مستجاب. وأُوحِیَ فی ۲۶/ نومبر سنة ۱۹۰۳ء: لک الفتح، ولک الغلبة. وأُوحِیَ فی ۱۷/دسمبر سنة ۱۹۰۳ء : تری نصرًا من عند اللّٰه. إن اللّٰه مع الذین اتّقوا وَّالذین هم محسنون. وأُوحِیَ إلیّ فی ۱۲جون سنة ۱۹۰۴ء : کَتَبَ اللّٰه لأغلبن أنا ورُسلی. کمثلک دُرٌّ لا یُضاع . لا یأتی علیک یومُ الخسران. وأُوحِیَ إلیّ فی ۱۷/دسمبر سنة ۱۹۰۵ء : قال ربُّک إنه نازلٌ من السماء ما یُرضیک، رحمةً منّا، وکان أمرًا مقضیّا. وأُوحِیَ إلیّ فی ۲۰/ مارچ سنة ۱۹۰۶ء : المراد حاصل.

انّی صادق صادق و سیشهد اللّٰه لی ۔یعنی میں صادق ہوں،صادق ہوں اور عنقریب خداتعالیٰ میری شہادت دے گا۔اور منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو۲/فروری ۱۹۰۳ءکو مجھے ہوا جو یہ ہے۔’’ہم تجھے غالب کریں گے۔ میں تجھے عزت دوں گاایسی عزت جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔تیری دعاسنی گئی۔میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔تیری دعامقبول ہے۔‘‘اور ۲۶نومبر۱۹۰۳ءکو یہ وحی ہوئی لک الفتح و لک الغلبة یعنی تیرے لئے فتح ہےاور تیرے لئے غلبہ مقدر ہے۔۱۷/دسمبر۱۹۰۳ءکو یہ وحی ہوئی’’تو اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔اور یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔‘‘اور۱۲جون ۱۹۰۴ءکو مجھے یہ وحی کی گئی’’خدانے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوگا۔تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔‘‘اور ۱۷/دسمبر ۱۹۰۵ءکو مجھے یہ وحی کی گئی ’’تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور۲۰مارچ ۱۹۰۶ءکو مجھے وحی کی گئی۔ ’’المراد حاصل‘‘ یعنی مراد بَر آنے والی ہے۔

وأُوحِیَ إلیّ فی ۹/ أپریل سنة ۱۹۰۶ء: نصرٌ من اللّٰہ وفتح مبین. ولا یُرَدّ بأسه عن قومٍ یعرضون. وأوحی إلیّ فی ۱۲/أپریل سنة ۱۹۰۶ء: أراد اللّٰه أن یبعثک مقامًا محمودًا. یعنی مقامَ عزّةٍ وفتح تُحمد فیه. وأُوحِیَ فی الهندیة (ترجمة): أُرِیُ ما ینسخ طاقةَ الدیر یعنی أُرِی آیةً تکسر قوة دیر الیسوعیین. وأُوحِیَ فی الهندیة فی ۷/جون سنة ۱۹۰۶ء (ترجمة): تظهر الآیتان. إنّی أُریک ما یُرضیک. وأُوحِیَ فی ۲۰/جنوری سنة ۱۹۰۶ء: وقالوا لستَ مرسلا. قل کفی باللّٰہ شهیدًا بینی وبینکم، ومَنْ عنده علمُ الکتاب. وأُوحِی فی ۱۰/جولائی سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی) انظُرْ.. إنی أُمطر لک من السماء، وأُنبت من الأرض، وأما أعداؤک فیؤخذون. وأُوحِیَ فی ۲۳/ أگست سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): ستظهر آیة فی أیام قریبة لیقضی اللّٰه بیننا.

اور۹/اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین آیا چاہتی ہے اور اعراض کرنے والے اس کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔اور۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی۔ ’’اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے یعنی ایسی فتح کے مقام پر جہاں تیری تعریف کی جائے گی۔اور اردو میں وحی ہوئی کہ میں کلیسیا کی طاقت کو مٹتے ہوئے دیکھتا ہوں یعنی میں وہ نشان دیکھ رہا ہوں جو عیسائیوں کے کلیسیا کی قوت کو توڑ دے گا۔ ۷/جون ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’دو نشان ظاہر ہوں گے۔ میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کردے گا‘‘۔ ۲۰/جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ’’اور کہیں گے کہ تو خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر اللہ گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔‘‘ اور ۱۰/جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ’’دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے‘‘۔اور۲۳/اگست ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ’’آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے‘‘۔

وأُوحِی فی ۲۷/ستمبر سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): السلام علیک أیّها المظفّر. سُمع دعاؤک. بلجَتْ آیاتی، وبَشِّرِ الذین آمنوا بأن لهم الفتح. وأُوحِیَ فی ۲۰ أکتوبر سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): اللّٰہ عدوّ الکاذب، وإنه یوصله إلٰی جهنّم. أُغرِقَت سفینةُ الأذلّ. إن بطشَ ربک لشدید. وأوحی فی ۱/فروری سنة ۱۹۰۷ء: (ترجمة الهندی): الآیة المنیرة وفتحُنا. وأُوحِیَ فی ۷ فروری سنة ۱۹۰۷ء: العید الآخر. تنال منه فتحًا عظیمًا. دَعْنِی أقتُلُ من آذاک. إن العذاب مُربَّعٌ ومُدَوَّرٌ. وإنْ یّروا آیةً یُعرضوا ویقولوا سحرٌ مستمِرٌّ. وأُوحِیَ فی سابع مارچ سنة ۱۹۰۷ء: یأتون بنعشه ملفوفاً .. نعیتُ .. من سابع مارچ إلی آخره: یعنی یُشاع موتُ ذالک الرجل إلٰی هذا الوقت. إن اللّٰہ مع الصادقین. منه

اور ۲۷/ستمبر کو ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ’’اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری دعا سن لی۔ میری نشانیاں ظاہر ہوگئیں اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بے شک ان کے واسطے فتح ہے‘‘۔ اور ۲۰/اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔ کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔ تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔‘‘ اور یکم فروری ۱۹۰۷ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’روشن نشان‘‘ اور ’’ہماری فتح ہوئی۔‘‘ اور ۷ فروری ۱۹۰۷ء کو وحی ہوئی ’’ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ مجھے چھوڑ تا مَیں اس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ دشمنوں کیلئے عذاب ہر چار طرف سے ہے اور اردگرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے‘‘۔ اور ۷/مارچ ۱۹۰۷ء کو وحی ہوئی اس کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ میں ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ سات مارچ سے آخر تک یعنی اس شخص ڈوئی کی موت کی اس وقت مقررہ تک تشہیر کر دی جائے گی۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔ منہ۔

﴿۷۷﴾

الخاتمة

وقع فی نفسی أن أکتب شیئًا من سوانحی وسوانح آبائی فی ھٰذہ الرسالة، لأعرّف به النّاسَ أمری، لعلّ اللّٰه ینفعهم، ویزیدهم قوّة لِرفع الضلالة، ولعلّهم یفکّرون فی أصل الحقیقة، ویمیلون إلی العدل والنّصفة.

فاعلموا، رحمکم اللّٰه، أنی أنا المسمی بغلام أحمد بن میرزا غلام مرتضٰی، ومیرزا غلام مرتضٰی بن میرزا عطا محمد، ومیرزا عطا محمد بن میرزا گل محمد، ومیرزا گل محمد بن میرزا فیض محمد، ومیرزا فیض محمد بن میرزا محمد قائم، ومیرزا محمد قائم بن میرزا محمد أسلم، ومیرزا محمد أسلم بن میرزا دلاور بیک، ومیرزا دلاور بیک بن میرزا إله دین، ومیرزا إله دین بن میرزا جعفر بیک، ومیرزا جعفر بیک بن میرزا محمد بیک، ومیرزا محمد بیک بن میرزا محمد عبد الباقی، ومیرزا محمد عبد الباقی بن میرزا محمد سلطان، ومیرزا محمد سلطان بن میرزا ھادی بیک.

الخاتمہ

میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں اس رسالے میں اپنی اور اپنے آباء واجداد کی سوانح میں سے لکھوں تا کہ اس کے ذریعہ میں اپنے معاملہ کو لوگوں میں روشناس کراؤں۔ شاید (اس طرح) اللہ انہیں فائدہ پہنچائے اور گمراہی دور کرنے کے لئے ان کی قوت میں اضافہ کرے اور شاید وہ اصل حقیقت پر غور کریں اور عدل وانصاف کی طرف مائل ہوں۔

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ میں مسمّٰی غلام احمد ابن میرزا غلام مرتضٰی ہوں اور میرزا غلام مرتضٰی ابن میرزا عطا محمد اور میرزا عطا محمد ابن میرزا گل محمد اور میرزا گل محمد ابن میرزا فیض محمد اور میرزا فیض محمد ابن میرزا محمد قائم اور میرزا محمد قائم ابن میرزا محمد اسلم اور میرزا محمد اسلم ابن میرزا دلاور بیگ اور میرزا دلاور بیگ ابن میرزا الٰہ دین اور میرزا الٰہ دین ابن میرزا جعفر بیگ اور میرزا جعفر بیگ ابن میرزا محمد بیگ اور میرزا محمد بیگ ابن میرزا محمد عبد الباقی اور میرزا محمد عبدالباقی ابن میرزا محمد سلطان اور میرزا محمد سلطان ابن میرزا ہادی بیگ۔

ثم اعلموا أنّ مسکنی قریۃٌ سُمّیت بلدۃ الإسلام، ثم اشتھر باسم ’’قادیان‘‘ فی ھٰذہ الأیّام. وھی واقعۃ فی الفنجاب بین النھرین "الراوی" و"البیاس"، إلٰی جانب المشرق مائلًا إلی الشمال من "لاھور" الذی ھو صدر الحکومۃ ومرکز البلاد الفنجابیۃ. وإنی قرأتُ فی کتب سوانح آبائی وسمعت من أبی أن آبائی کانوا من الجرثومۃ المُغُلیّۃ. ولکن اللّٰہ أوحی إلیّ أنّھم کانوا من بنی فارس لا من الأقوام الترکیّۃ. ومع ذالک أخبرنی ربّی بأنّ بعض أمھاتی کُنَّ من بنی الفاطمۃِ، ومن أھل بیت النُّبوّۃِ، واللّٰہ جمع فیھم نسل **إسحاق** و **إسماعیل** من کمال الحکمۃ والمصلحۃ.

وسمعتُ من أبی وقرأت فی بعض سوانحھم أنّھم کانوا فی بدء أمرھم یسکنون فی بلدۃ سمرقند، قبل أن یرحلوا إلی الھند، وکانوا من أمراء تلک الأرض ووُلاتھا، ومن أنصار الملّۃ وحُماتھا.

پھر تم جان لو کہ میرا مسکن اسلام پور نامی ایک بستی ہے جو آج کل قادیان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بستی پنجاب میں دریائے راوی اور دریائے بیاس کے درمیان واقع ہے۔ جو پنجاب کے صدر مقام لاہور کے شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ اور میں نے اپنے آباء و اجداد کی سوانح حیات کی کتابوں میں پڑھا اور اپنے والد سے سنا ہے کہ میرے آباء و اجداد مغلوں کی نسل سے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وہ فارسی النسل تھے۔ اقوام ترکی میں سے نہیں تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی میرے رب نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میری بعض نانیاں بنی فاطمہ اور اہل بیت نبویؐ میں سے تھیں۔ اور اللہ نے کمال حکمت و مصلحت سے (میرے اجداد میں) حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی نسل کو جمع کر دیا۔

اور میں نے اپنے والد صاحب سے سنا ہے اور اپنے ان بزرگوں کے بعض سوانح میں یہ پڑھا ہے کہ وہ ہندوستان کی طرف نقل مکانی سے پہلے سمرقند میں بود و باش رکھتے تھے۔ اور وہ اس ملک کے امراء اور والیان حکومت میں سے تھے اور ملت کے انصار اور اس کے حامیوں میں سے تھے۔ ﴿۷۸﴾

ثم طرحتُهم النویٰ مَطارحَها، وبسطتُ إليهم سيول السفر جوارحَها، حتى إذا وطئوا أرض هٰذه البلدة التى تسمّى بقاديان ورأوا هٰذه الخِطّة المباركة، والتُّربة الطيبة، سرّتُهم ريحها وماؤها، وسوادها وخضراؤها، فألقَوا فيها عصا التّسيار، وكانوا يرجّحون البدو على الأمصار، ورُزقوا فيها من اللّٰه ضيعةً وعقارًا، وملكوا قرًى وأمصارًا. ثم إذا مضى زمانٌ علٰى هٰذه الحالة، ونزل قضاء اللّٰه وقدره على السلطنة المغليّةِ، أمّرهم اللّٰه فى هٰذه الناحية، وانتهى الأمر إلٰى أنّهم صارُوا كمَلِكٍ مستقل فى هٰذه الخِطّة، وكان فى يدهم مِن كل نهجٍ عِنانُ الحكومة، وقضى اللّٰه وطرهم من الفضل والرحمة. وبعد ما زجّوا زمانًا طويلًا فى النّعمة والرفاهةِ، والشرف والنباهة، أخرج اللّٰه بمصالحه العميقة وحِكمه الدقيقة قومًا يقال له الخالصه،

پھر سفر نے انہیں دور دراز علاقے میں لا پھینکا۔ اور سفر کے سیل رواں نے اپنے جوارح ان تک پھیلا دیئے۔ یہاں تک کہ جب ان کے قدم قادیان نامی اس بستی پر پڑے اور انہوں نے اس کو مبارک خطہ اور اس زمین کو اچھا پایا اور انہیں اس کی آب وہوا اور اس کے شاداب سبزہ زار اچھے لگے تو انہوں نے یہیں اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ اور وہ دیہی علاقوں کو شہروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور اللہ کی طرف سے انہیں جائیدادیں اور جاگیریں عطا کی گئیں۔ اور وہ بستیوں اور شہروں کے مالک بن گئے۔ پھر جب اس آسودہ حالی پر ایک زمانہ گزر گیا اور سلطنت مغلیہ پر اللہ کی قضا وقدر نازل ہوئی تو اللہ نے ان (میرے آباء) کو علاقے کے امراء بنا دیا اور معاملہ یہاں تک پہنچا کہ وہ اس خطہء ارض کے خودمختار بادشاہ کی طرح ہو گئے اور ہر جہت سے عنان حکومت ان کے ہاتھ میں تھی۔ اور اللہ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کی ہر خواہش کو پورا فرمایا۔ تازہ نعمت، خوشحالی اور عزت وشرف کی ایک لمبی زندگی گزارنے کے بعد اللہ نے اپنی عمیق در عمیق مصلحتوں اور باریک در باریک حکمتوں کے تحت ان پر ایک ایسی قوم مسلط کر دی جسے خالصہ (سکھ) کہا جاتا ہے۔

وكانوا قسيّ القلب لا يكرمون الشرفاء، ولا يرحمون الضعفاء، وكُلّما دخلوا قريةً أَفْسدوها، وجعلوا أعِزّةَ أهلها أذِلّة، فصارت مِن جورهم بُدُورُ الإسلام كالأَهِلّة. وكانوا من أعادی الإسلام، وأكبر أعداء ملّة خير الأنام. ففی تلک الأيام صُبّت علٰى آبائی المصائب من أيدی تلک اللئام، حتی أُخرجوا من مقام الرياسة، ونُهبت أموالهم من أيدی الكفرة، ونُطحوا من جُيُودٍ، وهُجّروا من ظلٍّ ممدودٍ، ولبثوا فی أرض الغُربة إلٰى سنين، وأُوذوا إيذاءً شديدًا من الظالمين، وما رحمهم أحد إلّا أرحم الراحمين. ثم ردّ اللّٰه إلٰى أبی بعض القُرٰى فی عهد الدولة البرطانية، فوجد قطرةً أو أقلّ منها من بحر الأملاک الفانية.

فخلاصة الكلام أنّ آبائی ماتوا بمرارة الخيبة والحسرات،

یہ سکھ قوم بڑی سنگدل تھی۔ شرفاء کی عزت نہ کرتے تھے اور کمزوروں پر رحم نہ کرتے تھے۔ جب بھی کسی بستی میں داخل ہوئے تو اسے انہوں نے تباہ کر دیا اور اس کے معززین کو ذلیل کر دیا۔ ان کے ظلم سے اسلام کے بدر تام پہلی رات کا چاند بن گئے۔ وہ (سکھ) اسلام کے معاند اور خیر الانام ﷺ کی امت کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ پس اس زمانے میں میرے آباء واجداد پر ان کمینوں کے ہاتھوں مصائب کے اتنے پہاڑ ٹوٹے کہ وہ اپنی ریاست کے مرکز سے نکال دیئے گئے۔ اور ان کافروں کے ہاتھوں ان کے اموال چھین لئے گئے۔ اور انہیں طاقتوروں کی طرف سے دھکے دیئے گئے اور لمبے سایوں سے نکال کر دھوپ میں ڈال دیئے گئے اور کئی سالوں تک پر دیس میں رہے۔ اور انہیں ظالموں کے ہاتھوں شدید تکالیف دی گئیں۔ اور ارحم الراحمین کے سوا کسی نے بھی ان پر رحم نہ کیا پھر اللہ نے حکومت برطانیہ کے عہد میں میرے والد کو چند گاؤں واپس لوٹائے۔ پس انہوں نے ان کھوئی ہوئی املاک کے سمندر میں سے ایک قطرہ بلکہ اس سے بھی کم تر پایا۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ میرے آباء ناکامی اور حسرتوں کی تلخی کی حالت میں فوت ہوئے

بعد ما کانوا کشجرۃٍ مملوّۃٍ من الثمرات، وبعد أیامٍ کانت کالعذاری المتبرّجات. فوجدتُ قصصھم محلَّ عبرۃٍ تسیل بذکرھا العبرات، ولا ترقأ عند تصوّرھا الدموع الجاریات. ولمّا رأیتُ ما رأیتُ، أخذتنی الرقّۃ فبکیتُ، وناجیتُ نفسی بأن ھٰذہ الدّنیا لیست إلّا کغدّار، ولیس مآلھا إلّا مرارۃُ خیبۃٍ و تبارٍ. وأرھقتنی دار الدنیا بضیقھا، و أُلقی فی قلبی أن أعاف بریقھا، فصرف اللّٰہ عنّی حبّ الدّنیا ورؤیۃ زینتھا، والتمایل علٰی شجرتھا وثمرتھا. وکنت أحبّ الخمول، وأؤثر زاویۃ الاختفاء، وأفرّ من المجالس ومواقع العُجْب والریاء. فأخرجنی اللّٰہ من حجرتی، وعَرّفنی فی النّاس، وأنا کارہٌ من شھرتی، وجعلنی خلیفۃ آخر الزمان، وإمام ھٰذا الأوان، وکلّمنی بکلماتٍ نذکر شیئا منھا فی ھٰذا المقام، ونؤمن بھا کما نؤمن بکتب اللّٰہ خالق الأنام. وھی ھٰذہ ﴿۷۹﴾

بعد اس کے کہ وہ ایک پھلوں سے لدے ہوئے درخت کی طرح تھے ،اور ایسے زمانے کے بعد جو سجی ہوئی کنواریوں کی طرح تھا۔ میں نے ان کی داستانوں کو ایسا محل عبرت پایا جس کے ذکر سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور ان کا تصور کرکے بہتے آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے۔اور جب میں نے یہ حالات دیکھے تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں رو پڑا اور میں نے اپنے نفس سے یہ سرگوشی کی کہ یہ دنیا محض ایک بے وفا ہے جس کا انجام تلخ ناکامی اور تباہی کے سوا کچھ نہیں۔اور اس دنیا کے گھر نے مجھے اپنی تنگی سے انتہائی تکلیف میں ڈالا۔اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میں اس کی چمک دمک کو ناپسند کروں۔ پس اللہ نے دنیا کی محبت اور اس کی زینت کے دیدار اور اس کے درختوں اور پھلوں پر جھک جانے کو مجھ سے دور کردیا۔اور میں گمنامی کو پسند کرتا اور گوشۂ خلوت کو ترجیح دیتا تھا۔اور میں مجالس اور عُجب و رِیاء کے مواقع سے دور بھاگتا تھا لیکن اللہ نے مجھے میرے حجرے سے نکالا اور مجھے لوگوں میں شہرت دی حالانکہ میں اپنی شہرت کو ناپسند کرتا تھا۔اور اس نے مجھے آخری زمانے کا خلیفہ اور اس وقت کا امام بنایا۔اور وہ بہت سے کلمات کے ساتھ مجھ سے ہمکلام ہوا جن میں سے کچھ ہم اس جگہ ذکر کرتے ہیں اور ہم ان پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ ہم خالق کائنات اللہ کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یا احمد بارک اللّٰہ فیکَ ۔

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہ رَمٰی ۔

جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

اَلرَّحْمٰن ۔ عَلّمَ القراٰن ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اُنْذِرَ اٰبَاءُ ھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ المجرمین ۔

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کئے۔ تا کہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَانا اوّل المؤمنین۔

کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

قل جاء الحقّ وزھق الباطل اِنّ البَاطِلَ کَانَ زھُوقًا۔

کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔

کُلُّ برکةٍ من محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔فتبارک من علّم وتعلّم۔

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

وقالوا ان ھٰذا اِلّا اختلاق ۔قل اللّٰہ ثمّ ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر اُن کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔

قل ان افتریتُہٗ فعلیّ اجرام شدید۔

اُن کو کہہ اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر مَیں سخت سزا کے لائق ہوں۔

و مَنْ اَظْلَم مِمّنِ افْتریٰ علَی اللّٰہِ کَذِبًا۔	اور اُس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحقّ لِیظھرہٗ عَلَی الدّین کُلّہ ۔	خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔
لا مبدّل لِکلماتہٖ ۔	خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔
یَقُولُونَ انّٰی لک ھٰذا اِنْ ھٰذا الّا قول البشر واعانہٗ علیہ قومٌ اٰخرون ۔	اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے۔ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔
افتأتون السّحر وانتم تبصرون ۔	اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟
ھَیْھات ھَیْھات لما توعدُوْن ۔	جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔
مِنْ ھٰذا الّذی ھو مھینٌ جاھل اومجنون۔	پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے۔ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے۔
قُل عندی شھادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مُسْلِمُوْن ۔	ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔
قُل عندی شھادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون ۔	پھر اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔
ولقد لبثتُ فیکم عمرًا من قبلہٖ اَفلا تعقلون۔	اور مَیں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم سمجھتے نہیں۔

ھٰذا من رحمة ربّک یتمّ نعمته علیک ۔	یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔
فبشّر وما انت بنعمة ربّک بمجنون ۔	پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ نہیں ہے۔
لک درجةٌ فی السّماءِ وفی الّذین ھُم یُبْصِرون ۔	تیرا آسمان پر ایک درجہ اور مرتبہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگہ میں جو دیکھتے ہیں۔
وَلک نُرِیَ اٰیات ونھدم ما یعمرون.	اور تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھا دیں گے۔
الحمد لِلّٰہِ الّذی جعلک المسیح ابن مریم ۔	اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ﴿۸۰﴾
لا یُسئلُ عمّا یَفْعَلُ وھم یُسْئَلون۔	وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔
وَقالُوا اَتَجْعَلُ فیھا من یُّفْسِد فِیْھا۔	اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔
قال اِنّی اعلمُ مَا لا تعلمون ۔	اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔
انّی مھین مَنْ اراد اھانتک۔	مَیں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا اِرادہ کرے گا۔
انّی لا یخاف لدیّ المرسلون ۔	میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔
کتب اللّٰہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ورُسُلی ۔ وَھم من بعد غلبھم سیغلبون۔	خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوجائیں گے۔

اِنّ اللّٰـہ مع الّذین اتّقوا والّذین ھم محسنون ۔

خدا اُن کے ساتھ ہے جوتقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکوکار ہیں۔

اریک زلـزلة السّاعَة ۔ انّی احافظ کُلّ مَنْ فی الدّار۔

قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ رکھوں گا۔

وَامتازوا الیوْم اَیُّھا المُجْرمُوْن۔

اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

جآء الحق وزھق الباطل ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔

حق آیا اور باطل بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بشارة تلقّاھا النّبیّون۔

یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔

اَنْـتَ عـلٰی بیّـنةٍ مِـن رَّبّـک۔ کفیناک المستَھْزِئین ۔

تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔

ھَـل اُنبّـئکـم عـلٰی مَـن تـنـزّل الشیـاطین. تنزّل علٰی کُلّ افّاکٍ اثیم.

کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔

ولا تیئـس من رّوح اللّٰہ ۔ اَلا انّ روح اللّٰہ قریب ۔اَلا انّ نصر اللّٰہ قریب ۔

اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔

یاْ تیک من کُلّ فجٍّ عمیق ۔

وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔

یاْتون من کُلِّ فجٍّ عمیق ۔
اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔

ینصرک اللّٰہ من عندہ ۔
خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء ۔
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔

لا مبدل لکلمات اللّٰہ ۔
خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

قال رَبّک اِنّہٗ نازل من السّماء ما یرضیک ۔
تیرا ربّ فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔

انّا فتحنا لک فتحًا مُبینًا۔
ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔

فتح الولی فتح وقرّبناہ نجیّا۔
ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قُرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔

اشجع النّاس ۔
وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔

ولو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لنا لہ ۔
اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔

انار اللّٰہ برھانہ ۔
خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔

کُنتُ کنزًا مخفیًّا فَاَحْبَبْتُ ان اُعرف۔
مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔

یاقمر یا شمس انت منّی واَنا منک۔
اے چاند اور اے سورج تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور مَیں تجھ سے۔

اذا جاء نصر اللّٰہ وانتھٰی امر الزمان الینا۔ وتمّت کلمۃ ربّک۔ اَلَیْس ھٰذا بالحقّ۔
جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا۔

ولا تصعّر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من النّاس۔ ووسّع مکانک ۔

اور چاہئے کہ تُو مخلوق الٰہی کے ملنے کے وقت چیں برجبیں نہ ہو اور چاہیئے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے۔ اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکان کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اُترنے کے لئے کافی گنجائش ہو۔

وبشّر الّذین اٰمنوا انّ لھم قدم صدق عند ربّھم ۔

اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں اُن کا قدم صدق پر ہے۔

وَاتْلُ علیھم مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِن رَّبِّکَ ۔

اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سُنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔

اصحاب الصّفّۃ۔ وما ادراک ما اصحاب الصفّۃ۔

صفّہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفّہ کے رہنے والے۔

ترٰی اعینھم تفیض من الدَّمْعِ۔ یُصلّون علیک ۔ ربّنا انّنا سمعنا منادیًا یُّنادی للایمان ۔

تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔

وداعیًا الی اللّٰہ وسراجًا منیرًا.

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔

یا اَحْمَدُ فاضت الرّحمۃ علٰی شفتیک۔

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔

انّک باعیننا۔

تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

سمّیتک المتوکّل ۔

مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔

یرفع اللّٰہ ذکرک ویتمّ نعمتہٗ علیک فی الدنیا والاٰخرۃ ۔

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔

بورکت یا احمد ۔ وکان ما بارک اللّٰہ فیک حقّا فیک۔

اے احمد تُو برکت دیا گیا۔ اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔

شانک عجیب واجرک قریب ۔

تیری شان عجیب ہے۔ اور تیرا اجر قریب ہے۔

الارض والسّماء معک کما ھو معی ۔

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔

انت وجیہ فِی حضرتی اخترتک لنفسی۔

تو میری درگاہ میں وجیہ ہے مَیں نے تجھے اپنے لئے چنا۔

سُبحان اللّٰہ تبارک وتعالٰی زاد مَجْدک۔

خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

ینقطع اٰبائک و یبدء منک۔

تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

وما کان اللّٰہ لیترکک ۔حتّی یمیز الخبیث من الطیّب ۔

اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ ﴿۸۱﴾
پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔

اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح ۔ وتمّت کلمۃ ربّک ۔ ھٰذا الّذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔

اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

اَردتُ ان استخلف فخلقتُ اٰدم ۔

مَیں نے اِرادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سومَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔

دَنٰی فَتَدَلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی۔	وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔
یُحْیِ الدّین ویقیم الشریعۃ ۔	دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
یا اٰدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔	اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔
یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔	اے مریم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔
یا احمد اسکن انت وزوجک الجنّۃ۔	اے احمد تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔
نُصِرْتَ وقالوا لات حین مناص۔	تجھے مدد دی جائے گی۔ اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔
انّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللّٰہ ردّ علیھم رجل من فارس ۔	وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کی راہ کے مانع ہوئے اُن کا ایک فارسی الاصل آدمی نے ردّ کیا۔
شکر اللّٰہ سعیہ ۔	خدا اس کی کوشش کا شکر گذار ہے۔
ام یقولون نحن جمیع منتصر ۔ سیھزم الجمع ویولّون الدُّبر ۔	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔
انّک الیوم لدینا مکین امین ۔ وانّ علیک رحمتی فی الدُّنیا والدّین وانّک من المنصورین۔	تو ہمارے نزدیک آج صاحب مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الٰہی ہوتی ہے۔

یحمدک اللّٰہ ویمشی الیک ۔	خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔
سبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا۔	وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرادیا۔
خلق اٰدم فاکرمہٗ ۔	اُس نے اس آدم کو پیدا کیا اور پھر اس کو عزت دی۔
جَرِی اللّٰہ فِیْ حُللِ الانبیآء ۔	یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔
بُشْریٰ لک یا احمدی ۔	تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔
اَنْتَ مُرَادِی ومَعِیْ ۔	تو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔
سِرُّکَ سِرِّیْ.	تیرا بھید میرا بھید ہے۔
اِنّی ناصِرک ۔اِنّی حافظک ۔	میں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیرا نگہبان رہوں گا۔
انّی جاعِلُکَ للنّاس امامًا ۔	میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تُو اُن کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔
أ کان للنّاس عجبًا ۔ قُل ھو اللّٰہ عجیب۔	کیا ان لوگوں کو تعجب آیا۔ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔
لا یُسْئَلُ عمّا یفعل وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔	وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔
وَتِلْکَ الْاَیّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النّاس ۔	اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔
وقالوا اِنْ ھٰذا اِلّا اختلاق ۔	اور کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔
قل ان کنتم تحبُّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ ۔	کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

اذا نصر اللّٰہ المؤمنَ جعل له الحاسدین فی الارض۔	جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔
ولا رآدّ لفضله ۔	اور اس کے فضل کو کوئی ردّ نہیں کر سکتا۔
فالنّار موعدھم ۔	پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔
قل اللّٰہ ثمّ ذرھم فی خوضھم یلعبون ۔	کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔
واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن النّاس قالوا أ نُؤمِنُ کما اٰمن السُّفھآءُ۔ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یعلمون ۔	اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ۔ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بے وقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔
وَاِذَا قِیْلَ لھم لا تُفْسِدُوْا فی الارض قَالوا انّما نحن مُصلِحون۔	اور جب اُن کو کہا جائے کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔
قل جاءَ کُم نُورٌ مّنَ اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین ۔	کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔
اَمْ تَسْئَلھم مِنْ☆ خرج فھم مِنْ مَّغْرمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔	کیا تُو ان سے کچھ☆ خراج مانگتا ہے پس وہ اُس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتے۔
بل اٰتَیْنٰھم بِالحَقِّ فھم لِلْحَقِّ کارِھون۔	بلکہ ہم نے ان کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔
تلطّف بالنّاس وتَرَحّم علیھم۔	لوگوں کے ساتھ لطف اور رحم کے ساتھ پیش آ۔

☆ لفظ مِنْ لیس فی القرآن الکریم ولکن جاء لفظ مِنْ فی الالھام. منه

☆ مِنْ کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے ہاں الہام میں ''مِنْ'' کا لفظ آیا ہے۔ منه

انت فیھم بمنزلۃ موسٰی و اصبر علٰی ما یقولون ۔

تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔

لعلّک بَاخِعٌ نفسک اَ لَّا یکونوا مؤمنین۔

کیا تُو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے ۔

لا تقف ما لیس لک بہٖ علم ۔

اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں ۔

ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انّھم مغرقون ۔

اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔

واصنع الفلک بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔

اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے سے۔

اِنَّ الّذین یبایعونک انّما یبایعون اللّٰہ یداللّٰہ فوق ایدیھم۔

وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں، یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

واذ یمکربک الّذی کفّر ۔ اوقدلی یا ھامان لعلّی اطّلع علٰی اِلٰـہِ مُوسٰی وانّی لَاَظُنُّہٗ من الکاذبین ۔

اور یاد کرو وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھہرایا، اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں اور مَیں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

تبّت یدا ابی لھبٍ وَّ تبّ۔

ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا۔

ما کان لہٗ انْ یدخل فیھا اِلَّا خائفًا ۔

اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا ﴿۸۲﴾
مگر ڈرتے ڈرتے ۔

وما اصابک فمن اللّٰہ ۔

اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

الفتنة ھٰھُنا ۔

اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔

فاصبر کما صبر اولو العزم ۔

پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔

الَآ انّھا فتنةٌ من اللّٰہ ۔لیحب حبًّا جمّا ۔حُبًّا من اللّٰہ العزیز الاکْرَم ۔

وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بزرگ ہے۔

شاتان تذبحان ۔ وکل من علیھا فان ۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا ۔

دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔تم کچھ غم مت کرو اور اندوہ گین مت ہو۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔

کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

الم تعلم انّ اللّٰہ علٰی کُلِّ شیءٍ قدیر۔

کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

وان یتخذونک الّا ھزوا ۔

اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔

أَھٰذا الّذی بعث اللّٰہ ۔

وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟

قل انّما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انّما اِلٰھُکم اِلٰہٌ واحد والخیر کلّہ فی القرآن ۔لا یمسّہٗ الّا المطھّرون۔

ان کو کہہ کہ مَیں تو ایک انسان ہوں۔میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دُوسری کتاب میں نہیں اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔

قل انّ ھدی اللّٰہ ھو الھُدٰی ۔

کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔

وقالوا لولا نزّل علٰی رجل مّن قریتین عظیم ۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ ہے۔

وقالوا انّٰی لک ھٰذا۔
اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوگیا۔

انّ ھٰذا لمکر مکرتمُوہ فی المدینۃ۔
یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔

ینظرون الیک وھم لا یُبْصِرون۔
یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں مگر تو اُنہیں دکھائی نہیں دیتا۔

قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ۔
ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

عسٰی ربّکم ان یّرحمکم ۔
خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔

وان عُدتم عُدْنا ۔
اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے۔

وجعلنا جھنّم للکافرین حصیرا ۔
اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔

وما أرْسَلْنٰک اِلّا رحمۃً للعالمین ۔
اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

قل اعملوا علٰی مکانتکم انّی عامل فسوف تعلمون۔
ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو اور مَیں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لوگے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے۔

لا یُقْبل عملٌ مثقال ذرّۃ من غیر التّقوٰی۔
کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرّہ قبول نہیں ہوسکتا۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔
خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔

قل ان افتریتہٗ فعلیّ اجرامی ۔
کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون ۔
اور میں پہلے اس سے ایک مدّت تک تم ہی میں رہتا تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ ۔

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

ولنجعلہ اٰیۃ للنّاس ورحمۃ منّا۔ وکان امرًا مقضیًا۔

اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے، اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔

قول الحق الذی فیہ تمترون۔

یہ وہی امر ہے جس میں تم شک کرتے تھے۔

سلام علیک، جُعلت مبارکًا۔

تیرے پر سلام، تُو مبارک کیا گیا۔

انت مبارک فی الدنیا و الاٰخرۃ۔

تُو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔

امراض الناس وبرکاتہٗ ۔

تیرے ذریعہ سے (روحانی اور جسمانی) مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔

تَبَختَرْ فإن وقتک قد أتی، وإنّ قدم المحمدیّین وَقَعَتْ علی المنارۃ العلیا ۔ إن محمدًا سیّد الأنبیاء ، مطھَّرٌ مصطفٰی. إنّ اللّٰہ یصلح کلّ أمرک، ویعطیک کلّ مراداتک ۔

خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہوگیا ہے۔☆ پاک محمد مصطفٰی نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔

ربُّ الأفواج یتوجّہ إلیک، کذالک یری الآیات لیُثبتَ أنّ القرآن کتاب اللّٰہ وکلمات خرجت من فوھی۔

رَبُّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔

یا عیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ وجاعل الّذین اتبعوک فوق الّذین کفروا الٰی یوم القیامۃ۔

اے عیسٰی مَیں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

ثلّۃ من الاوّلین وثلّۃ من الاٰخرین۔

ان میں سے ایک پہلا گروہ ہوا اور ایک پچھلا۔

☆ اصل الہام فارسی زبان میں ہے۔ ''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد''

إنّی سأری بریقی، وأرفعک من قدرتی۔

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔

جاء نذیر فی الدنیا، فأنکروه أهلها وما قبلوه، ولکن اللّٰه یقبله، ویُظهر صدقه بصولٍ قویٍّ شدیدٍ صول بعد صولٍ۞.

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

انت منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی.

تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

فحان ان تُعَان وتُعرف بین الناس ۔

پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔

انت منّی بمنزلة عرشی.

تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔

انت منّی بمنزلة ولدی۔☆

تُو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔☆

☆ سبحان اللّٰه وتعالٰی مما أن یکون له ولد، ولٰکن هذا استعارة کمثل قوله تعالٰی: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ[1] والاستعارات کثیرةٌ فی القرآن، ولا اعتراض علیها عند أهل العلم والعرفان. فهذا القول لیس بقولٍ منکر، وتجد نظائره فی الکتب الإلٰهیة وأقوال قومٍ رُوحانیین یُسمّون بالصوفیة، فلا تعجلوا علینا یا أهل الفطنة. منه

☆ خدا تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو لیکن یہ بطور استعارہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ (تم اللہ کو ویسے ہی یاد کرو جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو) قرآن میں بکثرت استعارے ہیں۔ اہل علم وعرفان کے نزدیک ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا یہ قول کوئی نامانوس قول نہیں ہے اور تُو ایسے استعارات کی مثالیں الٰہی کتابوں اور ان روحانی لوگوں کے اقوال میں پائے گا جنہیں صوفیاء کہا جاتا ہے۔ سو اے اہل دانش! ہمارے بارے میں جلدی نہ کرو۔ منہ

[1] البقرة:۲۰۱ ۞ اصل الہام اردو میں ہے۔

انت منّی بمنزلة لا یعلمها الخلق۔	تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔
﴿۸۳﴾ نحن اولیآء کم فی الحیٰوۃ الدُّنیا وَالاٰخرۃ۔	ہم تمہارے متولّی اور متکفّل دنیا اور آخرت میں ہیں۔
اذا غضبتَ غضبتُ۔	جس پر تو غضبناک ہو مَیں غضبناک ہوتا ہوں۔
وکُلّما اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔	اور جن سے تو محبت کرے مَیں بھی محبت کرتا ہوں۔
من عادٰی ولیًّا لی فقد اٰذنتهٗ للحرب۔	اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں لڑنے کے لئے اُس کو متنبّہ کرتا ہوں۔
اِنّی مع الرّسول أقوم۔ وألوم من یّلوم۔	مَیں اِس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور اُس شخص کو ملامت کروں گا جو اُس کو ملامت کرے۔
واُعْطیک مَا یدوم۔	اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔
یأتیک الفرج۔ سَلامٌ علٰی ابراهیم۔☆	کشائش تجھے ملے گی۔ اِس ابراہیم پر سلام۔☆
صافیناه ونجّیناهُ من الغمّ۔	ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔
تفرّدنا بذالک. فاتخذوا من مقام ابراهیم مُصلّٰی۔	ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سوتم اس ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس نمونہ پر چلو۔

☆ سمّانی ربّی إبراهیم، وکذالک سمّانی بجمیع أسماء الأنبیاء من آدم إلٰی خاتَمِ الرسل وخیرِ الأصفیاء، وقد ذکرته فی کتابی "البراهین"، فلیرجعْ إلیه من کان من الطالبین. منه

☆ میرے رب نے میرا نام ابراہیم رکھا۔ اسی طرح آدم سے لے کر حضرت خاتم الرسلین اور خیر الاصفیاء (محمد ﷺ) تک جتنے بھی نبی ہیں ان سب کے نام مجھے دیئے گئے۔ اس کا ذکر میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں کیا ہوا ہے۔ طالب حق کو چاہئے کہ وہ اُس کی طرف رجوع کرے۔ منه

انّا انزلناہ قریبًا مِّن القادیان۔
ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔

وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔
اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اتارا اور ضرورتِ حقّہ کے موافق وہ اُترا۔

صدق اللّٰہ ورسولہ ۔وکان امر اللّٰہ مفعولا۔
خدا اور اُس کے رسول کی پیشگوئی پوری ہوئی اور خدا کا ارادہ پُورا ہونا ہی تھا۔

الحمد للّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم ۔
اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔

لا یُسئل عمّا یفعل وھم یُسئلون ۔
وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

اٰثرک اللّٰہ علٰی کلِّ شیءٍ ۔
خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔

نزلت سُرُرٌ من السّماء ، ولکن سریرک وُضع فوق کل سریر☆ .
آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔

یریدون اَن یطفئوْا نور اللّٰہ ۔
اِرادہ کریں گے کہ خدا کے نُور کو بُجھا دیں۔

الا انّ حزب اللّٰہ ھم الغالبون۔
خبردار ہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی غالب ہوگی۔

لا تخف انّک انت الاعلٰی ۔
کچھ خوف مت کر تُو ہی غالب ہوگا۔

لا تخف انّی لا یخاف لدیّ المرسلون ۔
کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب میں کسی سے نہیں ڈرتے۔

یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم ۔واللّٰہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکٰفرون ۔
دشمن اِرادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں۔ اور خدا اپنے نُور کو پورا کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔

☆ اصل الہام اردو میں ہے۔

نُنَزِّلُ علیک اسرارا من السَّمآءِ ۔	ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے۔
ونمزّق الاعدآء کلّ ممزّق ۔	اور دشمنوں کے منصوبوں کوٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔
ونُری فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون ۔	اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھاویں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔
فلا تحزن علی الذی قالوا اِنَّ ربّک لبالمرصاد ۔	پس اُن کی باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا اُن کی تاک میں ہے۔
ما اُرسل نبیّ اِلَّا اَخزٰی بہِ اللّٰہ قومًا لا یؤمنون ۔	کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن لوگوں کو رُسوا نہیں کیا جو اُس پر ایمان نہیں لائے تھے۔
سننجّیک ۔ سنعلیک ۔ ساُکرمک اکرامًا عجبًا ۔	ہم تجھے نجات دیں گے۔ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دُوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔
اُریحک ولا اُجیحک واُخرج منک قومًا ۔ ولک نُری اٰیات ونھدم ما یعمرون ۔	میں تجھے آرام دُوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے نشان دکھاویں گے اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھادیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔
انت الشیخ المسیح الذی لا یُضاع وقتہٗ۔کمثلک دُرٌّ لا یضاع ۔	تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔
لک درجۃ فی السّمآءِ وفی الذین ھم یبصرون۔	آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔

یــدی لک الــرحـمٰن شیـئًـا ۔ یخرّون علی المساجد ۔ یخرّون علی الاذقان ۔ ربّنا اغفرلنا ذنوبنا انا کنّـا خـاطئین ۔ تـاللّٰـہ لقد اٰثـرک اللّٰــہ علینــا و ان کنّـا لخـاطئین ۔ لا تثریـب عـلیکم الیـوم . یغـفـر اللّٰــہ لکم وھو ارحم الرّاحمین ۔

خدا ایک کرشمۂ قدرت تیرے لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے منکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔ اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔ تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

یعصمک اللّٰہ من العدا ویسطو بـکـل مـن سَطَـا ۔ ذالک بـمـا عصوا و کانوا یعتدون۔

خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

یا جبال اوّبی معہ والطّیر ۔

اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔

سَــلامٌ قــولًا مــن ربّ رحیــم۔

تم سب پر اُس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔

وامتازوا الیوم ایّھا المجرمون۔

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہوجاؤ۔

اِنّــی مـع الـروح معک ومع اھلک ۔

مَیں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں اور تیرے اہل کے ساتھ۔

لا تخف انی لا یخاف لدیّ المرسلون۔

مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے۔

اِنّ وعد اللّٰہ اتٰی۔ ورکل ورکٰی فطوبٰی لمن وجد ورأَی ۔ امم یَسّرنا لھم الھُدٰی ۔ وامم حقّ علیھم العذاب ۔

خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل کی اصلاح کی پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا اور بعض نے ہدایت پائی اور بعض مستوجب عذاب ہوگئے۔

وقالوا لست مرسلا . قل کفٰی باللّٰہ شھیدًا بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب۔

اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔

ینصرکم اللّٰہ فی وقت عزیز ۔

خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔

حکم اللّٰہ الرحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان ۔ یُؤْتٰی لہ الملک العظیم ۔ وتفتح علی یدہ الخزائن ۔ ذالک فضل اللّٰہ وفی ﴿۸۴﴾ اعینکم عجیب ۔

خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزینے اُس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔

قل یَا اَیُّھَا الکُفّار اِنّی من الصادقین۔

کہہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں۔

فانتظروا اٰیاتی حتّٰی حین ۔

پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔

سنریھم اٰیاتنا فی الاٰ فاق وفی انفسھم۔ حُجّۃ قائمۃ وفتح مبین ۔

ہم عنقریب ان کو اپنے نشان اُن کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اُس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی۔

انّ اللّٰہ یفصل بینکم ۔

خدا اُس دن تم میں فیصلہ کر دے گا۔

ان اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذّاب۔	خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذّاب ہے۔
و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ۔و قُطع دابر القوم الذین لایُؤمنون۔	اور ہم وہ بھار تیرا اُٹھالیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔اور ہم اس قوم کو جڑھ سے کاٹ دیں گے جو ایک حق الامر پر ایمان نہیں لاتے۔
قل اعملوا علٰی مکانتکم انّی عامل فسوف تعلمون	اُن کو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔
انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔	خدا اُن کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔
ھل اَتاک حدیث الزلزلة ۔	کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟
اذا زلزلت الارض زلزالھا ۔ واخرجت الارض اثقالھا۔ وقال الانسان مالھا ۔ یومئذٍ تحدّث اخبارھا ۔ بانّ ربّک اوحٰی لھا۔	یاد کر جب کہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی۔اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہوگیا کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہوگئی۔اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اس پر گذرا۔خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔
احسب النّاس ان یترکوا وما یأتیھم اِلّا بغتة ۔	کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا اور ایسے وقت آئے گا کہ وہ بالکل غفلت میں ہوں گے۔اور ہر ایک اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ ان کو پکڑ لے گا۔

یسئلونک احق ھو ۔	تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟
قل ای وربّی انّہ لحق . ولا یُردّ عن قوم یعرضون ۔	کہہ کہ خدا کی قسم اس زلزلہ کا آنا سچ ہے۔اور خدا سے برگشتہ ہونیوالے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے۔ یعنی کوئی مقام اُن کو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے۔
الرحٰی یدور و ینزل القضاء ۔	ایک چکی گردش میں آئے گی اور قضا نازل ہوگی۔
لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکّین حتّٰی تأْتیھم البیّنة ۔	جو لوگ اہل کتاب اور مُشرکوں میں سے حق کے منکر ہو گئے وہ بُجز اس نشانِ عظیم کے باز آنے والے نہ تھے۔
لو لم یفعل اللّٰہ ما فعل لأحاطت الظلمة علی الدنیا جمیعھا۔	اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔
اُرِیْک زلزلة الساعة ۔	مَیں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔
یریکم اللّٰہ زلزلة الساعة۔	خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔
لمن الملک الیوم ط لِلّٰہِ الواحِد القھّار۔	اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے کیا اُس خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔
أری بریق آیتی ھٰذہ خمس مرّاتٍ[1]	میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔
ولو أردت لجعلت ذالک الیوم یوم خاتمة الدُّنیا۔	(اور) اگر چاہوں تو اُس دن دنیا کا خاتمہ کردوں۔
انّی احافظ کلّ من فی الدّار ۔	مَیں ہر ایک جو تیرے گھر میں ہوگا اُس کی حفاظت کروں گا۔

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔ ''چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔''

أُریک ما یُرضیک۔

اور مَیں تجھے وہ کرشمۂ قدرت دکھلاؤں گا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔

قل لرفقائک إنّ وقت إظھار العجائب بعد العجائب قد أتٰی۔

رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔

اِنّا فتحنا لک فتحًا مبینًا۔ لیغفرلک اللّٰہ ما تقدّم من ذنبک وما تأخّر.

میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔

انّی انا التوّاب ۔ من جآء ک جآء نی ۔

مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ گویا میرے پاس آئے گا۔

سلام علیکم طبتم ۔ نحمدک ونصلّی۔ صلٰو ۃ العرش الی الفرش۔

تم پر سلام۔ تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

نَزَلتُ لَکَ ولَکَ نُرِیْ اٰیاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔

مَیں تیرے لئے اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی۔

إنّ اللّٰہ لایُغَیّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ اس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے۔

اِنَّہٗ اٰوی القریۃ۔

وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔

لولا الاکرام لھلک المقام ۔

اگر مجھے تیری عزّت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو مَیں ہلاک کر دیتا۔

اِنّی احافظ کُلّ من فی الدار ۔	میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔
ما کان اللّٰہ لیعذّبھم وانت فیھم ۔	خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔
أمنٌ فی دارنا التی ھی دار المحبّة.[1]	ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔
تزلزل الأرض زلزالًا شدیدًا ویجعل عالیھا سافلھا۔[2]	’’بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی‘‘۔
یوم تأتی السّمآء بدخان مبین۔	اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دُھواں نازل ہوگا۔
و تری الارض یومئذٍ خامدة مصفرّة۔	اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔
اُکرمک بعد توھینک۔	مَیں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزّت دُوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔
یتمنّون ان لا یتمّ امرک۔	وہ اِرادہ کریں گے جو میرا کام ناتمام رہے۔
واللّٰہ یابٰی الّا ان یتمّ امرک ۔	اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔
انّی انا الرّحمٰن ۔ سأجعل لک سھولة فی کلّ امر۔	مَیں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دُوں گا۔
اُریک برکات من کلّ طرفٍ۔ نزلت الرحمة علٰی ثلاث العین وعلی الاُخریین ۔	ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اور عضو ہیں یعنی ان کو سلامت رکھوں گا۔
تردّ الیک انوار الشباب ۔	جوانی کے نور تیری طرف عود کریں گے۔
ترٰی نسلًا بعیدا۔	تُو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ﴿۸۵﴾

[1] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’امن است در مکانِ محبت سرائے ما‘‘

[2] اصل الہام اردو میں ہے جو اوپر دے دیا گیا ہے۔

انّا نبشّرک بغلام مظھر الحق والعلٰی کَاَنّ اللّٰہَ نزل من السّمآء۔

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔

انّا نُبَشِّرُکَ بغلامٍ نافلۃً لک ۔

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

سَبّحک اللّٰہ ورافاک ۔ وعلّمک مالم تعلم ۔

خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔

انہ کریم تمشّٰی امامک و عادٰی لک من عادٰی . وقالوا ان ھٰذا الّا اختلاق۔

وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

الم تعلم انّ اللّٰہ علٰی کلّ شیءٍ قدیر . یُلقی الرّوح علٰی من یّشاء من عبادہٖ ۔

اے معترض کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔

کلّ برکۃ من محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم فتبارک من عَلَّمَ وَتَعَلَّم ۔

اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔

إنّ علم اللّٰہ وخاتمہ فعَل فعلًا عظیمًا۔[1]

”خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔“

انّی معک ومع اَھلک ومع کلّ من اَحبّک۔

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔

برّق اسمی لک[2]۔

”تیرے لئے میرا نام چمکا۔“

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔ [2] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔

وکُشف العالم الروحانی علیک [1] فبصرک الیوم حدید ۔
اطال اللّٰہ بقاء ک ۔
تعیش ثمانین حولًا أو تزید علیه خمسة أو أربعة أو یقلّ کمثلها۔

اور ’’روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔‘‘
پس آج نظر تیری تیز ہے۔
خدا تیری عمر دراز کرے گا۔
اسّی برس یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

(ترجمة الهندی) وإنّی أبارکک ببرکاتٍ عظیمة ۔ حتّی إنّ الملوک یتبرّکون بثیابک۔

(اردوالہام) مَیں تجھے بہت برکت دُوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(ترجمة الهندی) لک برّق اسمی۔ وإنی أریک خمسین أو ستّین آیة سوی آیات أریتها۔
إنّ للمقبولین أنواع نموذج وعلاماتٍ، ویعظّمهم الملوک وذوو الجبروت، ویقال لهم أبناء ملوک السّلامة. أیّها العدو إنّ سیف الملا ئکة مسلول أمامک، لٰکنّک ما عَرفتَ الوقت. لیس الخیر فی أن یحارب أحد مَظهَرَ اللّٰه۔

(اردوالہام) ’’تیرے لئے میرا نام چمکا۔‘‘
میں تجھے ان نشانات کے علاوہ جو میں تجھے دکھا چکا ہوں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔
خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور اُن کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی تلوار تیرے آگے کھنچی ہوئی ہے (اے دشمن)۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

ربّ فرق بین صادق وکاذب ۔
انت تریٰ کلّ مصلح وصادق۔
رَبّ کلّ شیءٍ خادمک ۔

اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دِکھلا۔
تُو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔
اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔

ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔	اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
قاتلک اللّٰہ (أیّھا العدو)، وحفظنی من شرّک۔	اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔
جاء ت الزلزلة، قوموا لنصلّی ونری نموذج القیامة۔	زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔
یُظھرک اللّٰہ ویثنی علیک.	خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کر دے گا۔
لولاک لما خلقت الافلاک.	اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔
ادعونی استجب لکم ۔	مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔
(ترجمة الفارسی): الید یدک، والدعاء دعاؤک، والترحّم من اللّٰہ[1]	(فارسی الہام) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔
واقعة الزلزلة. عفت الدیار محلّھا ومقامھا۔	زلزلہ کا دھکا۔ جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ جائیں گی۔
تتبعھا الرّادفة ۔	اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔
(ترجمة الفارسی[2]): عاد الربیع وتمّ قول اللّٰہ مرّةً أُخری۔	([2]) ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔“
(أیضًا)[3]: عاد الربیع وجاءت أیّام الثلج وکثرة المطر۔	(ایضاً)[3] ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔“ (بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ پھر بہار جب بار سوم آئیگی تو اسوقت اطمینان کے دن آجائیں گے اور اسوقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔)

[1] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ”دستِ تو دعائے تو ترحم زِ خدا“۔

[2] ، [3] یہ سہو کاتب ہے۔ یہ دونوں الہام اردو میں ہیں جن کا عربی ترجمہ دیا گیا ہے۔

ربّ اَخّروقت ھٰذا.	اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کردے۔
اَخّرہ اللّٰہ الٰی وقت مسمّٰی۔ ترٰی نصرًا عجیبًا۔	خدانمونۂ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کردے گا۔ تب تُو ایک عجیب مدد دیکھے گا۔
ویخرّون علی الاذقان۔ ربّنا اغفرلنا ذُنوبنا انّا کنّا خاطئین. یا نبی اللّٰہ کنت لا اعرفک۔	اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر کہ ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی مَیں تجھے شناخت نہیں کرتی تھی۔
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین۔	اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
تلطّف بالنّاس وترحّم علیھم۔ اَنت فیھم بمنزلۃ موسٰی. یأْتی علیک زمنٌ کمثل زمن مُوسٰی۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولًا۔	لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تُو مجھ سے بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔
(ترجمۃ الھندی): نزل من السماء لبن کثیر فاحفظوہ۔	(اردو الہام) ''آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو''۔[1]
انّی اٰثرتک و اخترتک۔ ﴿۸۶﴾	مَیں نے تجھ کو چن لیا اور اختیار کیا۔
(ترجمۃ الھندی): أعددتُ لک حیاۃ طیّبۃ۔	(اردو الہام) ''تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔''[2]

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔ [2] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔

وَاللّٰہ خیر من کلّ شیءٍ ۔ عندی حسنۃ ھی خیر من جبل۔	خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔
(ترجمۃ الھندی): علیک سلام کثیر منّی۔	(اردو الہام) ’’بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔‘‘[1]
انّا اعطیناک الکوثر۔	ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔
ان اللّٰہ مع الذین اھتدوا والذین ھم صادقون۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔	خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور جو صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔
اراد اللّٰہ ان یبعثک مقامًا محمودًا۔	خدا نے اِرادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔
(ترجمۃ الھندی): ستظھر آیتان۔	(اردو الہام) ’’دو۲ نشان ظاہر ہوں گے۔‘‘[2]
وامتازوا الیوم ایّھا المجرمون.	اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔
یکاد البرق یخطف ابصار ھم ۔ ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔	خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کرلے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے (تم) جلدی کرتے تھے۔
یا احمد فاضت الرحمۃ علٰی شفتیک۔	اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔
کلام اُفصحت من لّدن ربّ کریم۔	تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔
(ترجمۃ الفارسی): إن فی کلامک شیء لا دخل فیه للشعراء ۔[3]	(فارسی الہام کا ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔
ربّ عَلّمنی ما ھو خیر عندک۔	اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔ [2] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔
[3] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دراں دخلے نیست۔‘‘

یعصمک اللّٰہ من العدا و یسطو بکلّ من سطا ۔برّزما عند ھم من الرّماح۔
اِنّی سأخبرہ فی اٰخر الوقت☆ اِنّک لست علی الحق۔
اِنّ اللّٰہ رء وف رّحیم ۔ انّا النّا لک الحدید ۔ انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔انی مع الرسول اُجیب۔ اُخطی❁ و اُصیب۔

وقالوا انّٰی لک ھٰذا ۔ قل ھو اللّٰہ عجیب۔

تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے۔
مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں☆ خبر دیدوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔
خدا رؤف ورحیم ہے۔ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُوں گا۔اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی اِرادہ پورا کروں گا۔
اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خداوند ذوالعجائب ہے۔

☆ ھٰذا ما أوحٰی إلیّ ربّی فی رجل خالَفَنی وکفّرنی وھو من علماء الھند المسمّی بأبی سعید محمد حسین البتالوی. منہ

☆ یہ وحی میرے رب نے ایک ایسے شخص کے بارے مجھے کی جس نے میری مخالفت کی اور میری تکفیر کی۔ وہ ہندوستان کے علماء میں سے ہے جس کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔منہ

❁ سبحانہ وتعالٰی من أن یخطی، فقولُہ ”أخطی“ قد ورد علٰی طریق الاستعارۃ کمثل لفظ التردد المنسوب إلی اللّٰہ تعالٰی فی الأحادیث. منہ

❁ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات غلطی سے پاک ہے۔اس لئے اس کا قول اخطی محض استعارے کے طور پر آیا ہے جیسا کہ احادیث میں اللہ تعالیٰ کی نسبت تردد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ منہ

جآء نی اٰیل ❁ واختار۔	میرے پاس آیل ❁ آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور
وادار اصبعہٗ و اشار. ان وعد اللّٰہ	اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ
اتٰی۔ فطوبٰی لمن وجد و رأیٰ.	آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔
الامراض تشاع والنفوس تضاع۔	طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔
انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم۔☆	مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا☆ اور ایک وقت
ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم۔	مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔
واجعل لک انوار القدوم۔	اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔
واقصدک واروم۔	اور تیری طرف قصد کروں گا۔
واعطیک ما یدوم۔	اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔
❁ المراد من الآیل جبرئیلُ علیه السلام، وکذالک فهمنی ربّی، ولمّا کان الأَوْل والإیابُ من صفات جبرئیل علیه السلام فلذالک سُمّی بالآیل فی کلام الله تعالٰی. منه	❁ آیل سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ اور میرے رب نے مجھے اس کی ایسے ہی تفہیم فرمائی۔ جب اَول اور ایاب (بار بار لوٹ کر آنا) جبریل علیہ السلام کی صفات میں سے ہے تو کلام الٰہی میں اسے آیل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ منه
☆ فیه إشارةٌ إلٰی عذاب الطاعون إلٰی وقتٍ، ثم تأخیره إلٰی وقت، کأنّ الله یُفطر ویصوم. منه	☆ اس میں طاعون کے عذاب کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے ایک وقت تک ظاہر ہوگا پھر اس میں کچھ وقت کے لئے تاخیر ہوگی۔ اس طرح گویا اللہ روزہ افطار بھی کرتا ہے اور روزہ رکھتا بھی ہے۔ منه

انا نرث الارض ناکلھا من اطرافھا۔ نقلوا الی المقابر۔

ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں کی طرف نقل کریں گے۔

ظفر من اللّٰہ وفتح مبین۔

اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔

ان ربّی قویّ قدیر۔

میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے۔

انہ قویّ عزیز ۔ حلّ غضبہ علی الارض۔

اور وہ قوی اور غالب ہے۔ اُس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔

اِنّی صادق انی صادق و سیشھد اللّٰہ لی۔

میں صادق ہوں میں صادق ہوں اور خدا میری گواہی دے گا۔

(ترجمة الھندی): اٰتنا یاربّنا الأزلیّ الأبدیّ آخذًا للسلاسل۔

(اردو الہام) ''اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ''[۱]

ضاقت الارض بما رحبت.

زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے،

ربّ انّی مغلوب فانتصر فسحّقھم تسحیقا۔

اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس اُن کو پیس ڈال۔

(ترجمة الھندی): قوم بعدوا من طریق الحیاۃ الإنسانیة.

(اردو الہام) ''زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں[۲]۔''

انّما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون۔

تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔

(ترجمة الھندی☆): لمّا کنتَ تدخل فی منزلی مرّۃ بعد مرّۃ، فانظر ھل مطَر سحاب الرحمة أو لا۔

اے میرے بندے چونکہ تو میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔

---

۱ دیکھئے تذکرہ صفحہ ۳۸۲، ۵۶۰ ۲ دیکھئے تذکرہ صفحہ ۴۲۶، ۵۶۰

☆ اصل الہام فارسی میں ہے۔ کاتب سے سہواً اردو لکھا گیا ہے۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں ''تو در منزل ما چو بار بار آئی خدا اَبرِ رحمت بباریدیا نے۔'' (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۶۰ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ۲۰۰۴ء)

إنّا أمَتْنا أربعة عشر دوابًّا. ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔	ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے۔
(ترجمة الفارسی): إنّ مآل الجاھل جھنم، فإن الجاھل قلّ أن تکون لہ عاقبة الخیر.	(فارسی الہام) جاہل کا انجام جہنم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔[1]
حصل لی الفتح، حصل لی الغلبة.	''میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔[2]''
إنّی أُمِرْتُ من الرحمٰن، فأْتونی۔	میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آ جاؤ۔ ﴿۸۷﴾
انّی حمی الرحمٰن۔	میں خدا کا چراگاہ ہوں۔
انّی لاجد ریح یوسف لولا ان تفنّدون۔	اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔
اَلَم ترکیف فعل ربّک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔
اِنّا عفونا عنک۔	ہم نے تجھے معاف کیا۔
لقد نصرکم اللّٰہ ببدروّ انتم اذلّة۔	خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں ذلّت میں پا کر تمہاری مدد کی۔
وقالوا ان ھٰذا الا اختلاق۔ قل لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدتم فیہ اختلافًا کثیرًا۔	اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف تم دیکھتے۔
قل عندی شھادة من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون۔	اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔

[1] اصل الہام فارسی میں ہے اوپر ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ فارسی الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ''سر انجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔''

[2] اصل میں یہ اردو الہام ہے جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں (ملاحظہ ہو، تذکرہ صفحہ ۱۴۱۴ ایڈیشن چہارم)

یاْتی قمر الانبیاء. و امرک یتا تّٰی	نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پُورا ہو جائے گا۔
و امتازوا الیوم ایّھا المجرمون۔	اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔
(ترجمة الھندی): تقع زلزلة فتشتدّ كلّ الشدّة، وتُجعل عالی الأرض سافلها.	(اردو الہام) ''بھونچال آیا اور بشدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی[1]''
هٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون۔	یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔
انّی اُحافظ کلّ من فی الدار۔	مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے اس زلزلہ سے بچالوں گا۔
سفینة و سکینة۔	کشتی ہے اور آرام ہے۔
انی معک ومع اھلک۔	مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔
ارید ما تریدون۔	میں وہی اِرادہ کروں گا جو تمہارا اِرادہ ہے۔
الحمد للّٰہ الذی جعل لکم الصھرو النسب ۔الحمدللّٰہ الذی اذھب عنّی الحزن ۔ واٰتانی مالم یؤت احد مّن العالمین۔	اُس خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی اور نسب کی رو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔
یٰسٓ ۔انک لمن المرسلین، علٰی صراط مستقیم۔ تنزیل العزیز الرحیم ۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم۔ یُحْیِ الدین ویقیم الشریعة۔	اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے راہ راست پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
(ترجمة الفارسی): إذا جاء زمان السُّلطان، جدّد إسلام المسلمین۔	(فارسی الہام) جب مسیح السّلطان کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے۔[2]

[1] اصل میں اردو الہام ہے جو دیدیا گیا ہے۔
[2] اصل میں یہ فارسی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ''چو دَورِ خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند''

انّ السّمٰوات والارض کانتا رتقا ففتقناھما.

آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔

قــرب اجــلک الــمقــدّر ۔ انّ ذاالعرش یدعوک ۔ ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا.

اب تیرا وقت موت قریب آ گیا۔ ذوالعرش تجھے بُلاتا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے۔

قَلَّ میعاد ربّک ۔ ولا نبقی لک من المخزیات شیئًا۔

تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

(ترجمة الھندی): قلّت أیّام حیاتک ۔ ویومئذ تزول السکینة من القلوب ۔ ویظھر أمرٌ عجیب بعد أمرٍ عجیب وآیة بعد آیة ۔ ثم بعد ذالک یتوفّاک اللّٰہ۔

(اردو الہام) ''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔''[۱]

جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ۔

تیرا وقت آ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔

جاء وقتک ونُبقی لک الآیات بیّناتٍ۔

تیرا وقت آ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

ربِّ توفَّنی مسلمًا، واَلْحِقْنی بالصالحین. آمــــین

اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملادے۔ آمین

☆☆☆

[۱] اصل میں اردو الہام ہے۔ الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں۔

﴿۸۸﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عِلۡمِیۡ مِنَ الرَّحۡمٰنِ ذِی الۡاٰلَاءِ بِاللّٰہِ حُزۡتُ الۡفَضۡلَ لَا بِدَھَاءِ

میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

کَیۡفَ الۡوُصُوۡلُ اِلٰی مَدَارِجِ شُکۡرِہٖ نُثۡنِیۡ عَلَیۡہِ وَلَیۡسَ حَوۡلُ ثَنَاءِ

ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں۔

اَللّٰہُ مَوۡلَانَا وَکَافِلُ اَمۡرِنَا فِیۡ ھٰذِہِ الدُّنۡیَا وَبَعۡدَ فَنَاءِ

خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفّل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

لَوۡلَا عِنَایَتُہٗ بِزَمَنِ تَطَلُّبِیۡ کَادَتۡ تُعَفِّیۡنِیۡ سُیُوۡلُ بُکَاءِ

اگر میری جستجوئے پیہم کے دور میں اس کی عنایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ آہ وزاری کے سیلاب مجھے نابود کر دیتے۔

بُشۡرٰی لَنَا اِنَّا وَجَدۡنَا مُوۡنِسًا رَبًّا رَّحِیۡمًا کَاشِفَ الۡغَمَّاءِ

ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس وغم خوار پالیا ہے جو ربّ رحیم ہے اور غم ومصیبت کا دور کرنے والا ہے۔

أُعۡطِیۡتُ مِنۡ اِلۡفٍ مَعَارِفَ لُبَّھَا اُنۡزِلۡتُ مِنۡ حِبٍّ بِدَارِ ضِیَاءِ

مجھے محبوب کی طرف سے معارف کا مغز عطا کیا گیا ہے اور میں اپنے محبوب کی طرف سے روشنی کی جگہ میں اتارا گیا ہوں۔

نَتۡلُوۡ ضِیَاءَ الۡحَقِّ عِنۡدَ وُضُوۡحِہٖ لَسۡنَا بِمُبۡتَاعِ الدُّجٰی بِبَرَاءِ

ہم حق کی روشنی کی، اس کے ظاہر ہوتے ہی، پیروی کرتے ہیں۔ چاند طلوع ہوجانے کے بعد ہم تاریکی کے خریدار نہیں۔

نَفۡسِیۡ نَأَتۡ عَنۡ کُلِّ مَاھُوَ مُظۡلِمٌ فَاَنَخۡتُ عِنۡدَ مُنَوِّرِیۡ وَجۡنَائِیۡ

میرا نفس ہر تاریک چیز سے دور ہے۔ پس میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے منوّر کرنے والے کے پاس بٹھا دیا۔

غَلَبَتۡ عَلٰی نَفۡسِیۡ مَحَبَّۃُ وَجۡھِہٖ حَتّٰی رَمَیۡتُ النَّفۡسَ بِالۡاِلۡغَاءِ

میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا۔

لَمَّا رَأَیۡتُ النَّفۡسَ سَدَّتۡ مُھۡجَتِیۡ اَلۡقَیۡتُھَا کَالۡمَیۡتِ فِی الۡبَیۡدَاءِ

اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)۔

نوٹ:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قصیدہ اپنی کتاب انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۸۲ میں درج فرمایا ہے اور پھر ''الاستفتاء'' میں بعض مصرعوں کی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ درج فرمایا ہے۔ (ناشر)

اَللّٰـهُ كَهْفُ الْاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ　　رَبٌّ رَّحِيْمٌ مَّلْجَأُ الْاَشْيَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ ربّ رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ۔

بَرٌّ عَطُوْفٌ مَأْمَنُ الْغُرَمَاءِ　　ذُوْ رَحْمَةٍ وَّ تَبَرُّعٍ وَّعَطَاءِ ﴿۸۹﴾

وہ حسنِ سلوک کرنے والا مہربان‘ مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت و احسان اور بخشش والا ہے۔

اَحَدٌ قَدِيْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِهٖ　　لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَا الشُّرَكَاءِ

وہ یگانہ‘ قدیم اور بغیر سہارے کے بخود قائم دائم ہے۔ نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک۔

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِي الْمَحَامِدِ كُلِّهَا　　وَلَهٗ عَلَاءٌ فَوْقَ كُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے۔

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِيْنَ يَرَوْنَهٗ　　وَالْعَارِفُوْنَ بِهٖ رَأَوا الْاَشْيَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے۔

هٰذَا هُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِّلْوَرٰى　　فَرْدٌ وَّحِيْدٌ مَّبْدَءُ الْاَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبودِ برحق ہے‘ وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبدأ ہے۔

هٰذَا هُوَ الْحِبُّ الَّذِيْ اٰثَرْتُهٗ　　رَبُّ الْوَرٰى عَيْنُ الْهُدٰى مَوْلَائِيْ

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا ربّ‘ سرچشمۂ ہدایت اور میرا مولا ہے۔

هَاجَتْ غَمَامَةُ حُبِّهٖ فَكَأَنَّهَا　　رَكْبٌ عَلٰى عُسْبُوْرَةِ الْحَدْوَاءِ

اس کی محبت کا بادل اٹھا پس گویا وہ بادل بادِ شمالی کی تیز رو اونٹنی پر سواروں کی طرح ہے۔

نَدْعُوْهُ فِيْ وَقْتِ الْكُرُوْبِ تَضَرُّعًا　　نَرْضٰى بِهٖ فِيْ شِدَّةٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں۔

حَوْجَاءُ☆ اُلْفَتِهٖ أَثَارَتْ جُرَّتِيْ　　فَفِدٰى جَنَانِيْ صَوْلَةَ الْحَوْجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہو گیا۔

اَعْطٰى فَمَا بَقِيَتْ اَمَانِيْ بَعْدَهٗ　　غَمَرَتْ اَيَادِي الْفَيْضِ وَجْهَ رَجَائِيْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔

☆ حوجاء سہوِ کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست ھوجاء ہے۔ مِنَن الرحمٰن روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۷۰ میں یہی شعر ھا سے لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

اِنَّــا غُــمِسْـنَــا مِنْ عِنَـايَةِ رَبِّـنَـاَ فِـی الـنُّـوْرِ بَـعْـدَ تَـمَزُّقِ الْاَهْـوَاءِ

ہوا و ہوس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے ربّ کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں۔

اِنَّ الْـمَـحَبَّةَ خُـمِّـرَتْ فِیْ مُهْـجَتِیْ وَاَرَی الْـوِدَادَ يَـلُـوْحُ فِیْ اَهْبَـائِیْ

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کردی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذرّاتِ وجود میں چمک رہی ہے۔

اِنِّیْ شَرِبْتُ كُئُوْسَ مَوْتٍ لِّلْهُدٰی فَوَجَدْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَيْنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پیئے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پا لیا۔

اِنِّـیْ اُذِبْـتُ مِـنَ الْـوِدَادِ وَ نَــارِهٖ فَـاَرَی الْغُرُوْبَ يَسِيْلُ مِنْ اِهْرَائِیْ ﴿۹۰﴾

میں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں۔

اَلـدَّمْـعُ يَـجْـرِیْ كَـالسُّيُـوْلِ صَبَابَةً وَالْـقَـلْـبُ يُشْوٰی مِنْ خَيَالِ لِقَاءِ

عشق کی وجہ سے آنسو سیلابوں کی طرح رواں ہیں اور دل ملاقات کے خیال سے بریاں ہے۔

وَاَرَی الْـوِدَادَ اَنَـارَ بَـاطِـنَ بَـاطِـنِیْ وَاَرَی الـتَّـعَـشُّـقَ لَاحَ فِیْ سِيْـمَـائِیْ

اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کی گہرائی کو روشن کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر نمودار ہے۔

اَلْـخَـلْـقُ يَبْـغُـوْنَ الـلَّـذَاذَةَ فِی الْهَوٰی وَوَجَـدْتُّـهَـا فِـیْ حُـرْقَةٍ وَّ صَلَاءِ

لوگ تو حرص و ہوا میں لذّت تلاش کرتے ہیں اور میں نے اسے پایا ہے سوزش اور جلنے میں۔

اَلـلّٰـهُ مَـقْـصِـدُ مُهْـجَتِیْ وَ اُرِيْـدُهٗ فِـیْ كُـلِّ رَشْـحِ الْـقَـلَـمِ وَالْاِمْلَاءِ

اللہ میری جان کا مقصود ہے اور میں اسی کو چاہتا ہوں قلم کے ہر قطرۂ(روشنائی) اور ہر املاء میں۔

يَـا اَيُّـهَـا الـنَّـاسُ اشْـرَبُوْا مِنْ قِـرْبَتِیْ قَـدْ مُلِئَ مِنْ نُّـورِ الْـمُـفِيْضِ سِقَائِیْ

اے لوگو! میری مشک سے پیئو کیونکہ فیّاضِ حقیقی کے نور سے میری مشک پُر کی گئی ہے۔

قَـوْمٌ اَطَـاعُـوْنِـیْ بِـصِـدْقِ طَوِيَّةٍ وَالْاٰخَــرُوْنَ تَــكَـبَّـرُوْا لِـغِـطَـاءِ

ایک قوم نے میری صدقِ نیّت سے اطاعت کی ہے اور دوسروں نے نفس کے پردے کی وجہ سے تکبّر کیا ہے۔

حَسَـدُوْا فَسَبُّـوْا حَـاسِـدِيْنَ وَلَمْ يَزَلْ حَسَـدَتْ لِـئَـامٌ كُلَّ ذِیْ نَـعْـمَـاءِ

انہوں نے حسد کیا سو حسد کرتے ہوئے گالیاں دیں اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ کمینوں نے ہر صاحبِ نعمت کا حسد کیا ہے۔

مَنْ اَنْكَرَ الْحَقَّ الْمُبِيْنَ فَاِنَّهُ ﻛَﻠْﺐٌ وَّعَقْبَ الْكَلْبِ سِرْبُ ضِرَاءِ

جس نے کھلے کھلے حق کا انکار کیا تو وہ کتّا ہے اس حالت میں کہ اس کتّے کے پیچھے شکاری کتّوں کا ایک گروہ چلا آرہا ہے۔

اٰذَوْا وَ سَبُّوْنِیْ وَ قَالُوْا كَافِرٌ فَالْيَوْمَ نَقْضِیْ دَيْنَهُمْ بِرِبَاءِ

انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔ آج ہم ان کا قرضہ مع سود ادا کر رہے ہیں۔

وَاللّٰهِ نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ بِفَضْلِهٖ لٰكِنْ نَرٰى جَهْلٌ عَلَى الْعُلَمَاءِ

خدا کی قسم! ہم اس کے فضل سے مسلمان ہیں لیکن جہالت علماء کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔

نَخْتَارُ اٰثَارَ النَّبِيِّ وَاَمْرَهٗ نَقْفُوْ كِتَابَ اللّٰهِ لَا الْاٰرَاءِ

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی۔

اِنَّا بُرَآءٌ فِیْ مَنَاهِجِ دِيْنِهٖ مِنْ كُلِّ زِنْدِيْقٍ عَدُوِّ دَهَاءِ

ہم اس کے دین کی راہوں میں ہر زندیق اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں۔

اِنَّا نُطِيْعُ مُحَمَّدًا خَيْرَ الْوَرٰى نُوْرَ الْمُهَيْمِنِ دَافِعَ الظَّلْمَاءِ ﴿۹۱﴾

ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، خدائے مہیمن کا نور ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں۔

اَفَنَحْنُ مِنْ قَوْمِ النَّصَارٰى اَكْفَرُ وَيْلٌ لَّكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰرَاءِ

تو کیا ہم قومِ نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ تُف ہے تم پر اور تمہاری اِن آراء پر۔

يَا شَيْخَ اَرْضِ الْخُبْثِ اَرْضِ بَطَالَةٍ كَفَّرْتَنِیْ بِالْبُغْضِ وَالشَّحْنَاءِ

اے بٹالہ کی خبیث زمین کے شیخ! تو نے کینہ اور بغض سے میری تکفیر کی ہے۔

اٰذَيْتَنِیْ فَاخْشَ الْعَوَاقِبَ بَعْدَهٗ وَالنَّارُ قَدْ تَبْدُوْ مِنَ الْاِيْرَاءِ

تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اب تو اس کے بعد عواقب سے ڈر اور آگ سلگانے سے اکثر بھڑک ہی اٹھتی ہے۔

تَبَّتْ يَدَاكَ تَبِعْتَ كُلَّ مَفَاسِدٍ زَلَّتْ بِكَ الْقَدَمَانِ فِی الْاَنْحَاءِ

تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو نے ہر قسم کے فساد کی پیروی کی۔ مختلف اطراف میں تیرے قدموں نے لغزش کھائی۔

اَوْدٰى شَبَابُكَ وَالنَّوَائِبُ اَخْرَفَتْ فَالْوَقْتُ وَقْتُ الْعَجْزِ لَا الْخُيَلَاءِ

تیری جوانی ضائع ہو گئی اور حوادث نے تیری عقل مار دی ہے۔ سو یہ وقت عاجزی کا ہے نہ کہ تکبّر کا۔

تَبْغِیْ تَبَارِیْ وَالدَّوَائِرَ مِنْ ھَوٰی فَعَلَیْکَ یَسْقُطُ حَجَرُ کُلِّ بَلَاءِ

تو ہوائے نفس سے میری تباہی اور گردشیں چاہتا ہے، سو تجھ پر ہر مصیبت کا پتھر پڑ رہا ہے اور پڑے گا۔

اِنِّیْ مِنَ الْمَوْلٰی فَکَیْفَ اُتَبَّرُ فَاخْشَ الْغَیُوْرَ وَ لَا تَمُتْ بِجَفَاءِ

میں تو خدا کی جانب سے ہوں پس میں کس طرح ہلاک ہوسکتا ہوں۔ تو غیور خدا سے ڈر اور (اپنے) ظلم سے ہلاک نہ ہو۔

اَفَتَضْرِبَنَّ عَلَی الصَّفَاتِ زُجَاجَۃً لَا تَنْتَھِرْ☆ وَ اطْلُبْ طَرِیْقَ بَقَاءِ

کیا تو پتھر پر شیشے کو مار رہا ہے ؟ خود کشی نہ کر اور زندگی کی راہ تلاش کر۔

اُتْرُکْ سَبِیْلَ شَرَارَۃٍ وَّخَبَاثَۃٍ ھَوِّنْ عَلَیْکَ وَلَا تَمُتْ بِعَنَاءِ

تو شرّ اور خباثت کا راستہ چھوڑ دے۔ ہوش سے کام لے اور مشقت سے ہلاک نہ ہو۔

تُبْ اَیُّھَا الْغَالِیْ وَ تَاْتِیْ سَاعَۃٌ تُمْسِیْ تَعَضُّ یَمِیْنَکَ الشَّلَّاءِ

اے غلو کرنے والے! توبہ کر۔ جب کہ وہ گھڑی آ رہی ہے کہ تو اپنے مفلوج دائیں ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگے گا۔

یَالَیْتَ مَا وَلَدَتْ کَمِثْلِکَ حَامِلٌ خُفَّاشَ ظُلُمَاتٍ عَدُوَّ ضِیَاءِ

کاش کہ کوئی ماں تیرے جیسا ظلمتوں کا چمگادڑ اور روشنی کا دشمن نہ جنتی۔

تَسْعٰی لِتَاْخُذَنِی الْحُکُوْمَۃُ مُجْرِمًا وَیْلٌ لِّکُلِّ مُزَوِّرٍ وَّشَاءِ

تو کوشش کر رہا ہے کہ حکومت مجھے مجرم سمجھ کر گرفتار کرے۔ ہر فریبی، چغل خور پر پھٹکار ہے۔

﴿۹۲﴾ لَوْکُنْتُ اُعْطِیْتُ الْوَلَاءَ لَعِفْتُہٗ مَالِیْ وَ دُنْیَاکُمْ کَفَانِ کِسَائِیْ

اگر مجھے حکومت بھی دی جاتی تو میں اسے ناپسند کرتا۔ میرا تمہاری دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میرے لئے تو میری کملی ہی کافی ہے۔

مِتْنَا بِمَوْتٍ لَّا یَرَاہُ عَدُوُّنَا بَعُدَتْ جَنَازَتُنَا مِنَ الْاَحْیَاءِ

ہم تو ایسی موت مر گئے ہیں جس کی حقیقت ہمارا دشمن نہیں جانتا اور ہمارا جنازہ زندوں (کی نگاہوں) سے دور پڑا ہوا ہے۔

تُغْرِیْ بِقَوْلٍ مُفْتَرًی وَّ تَخَرُّصٍ حُکَّامَنَا الظَّآنِیْنَ کَالْجُھَلَاءِ

تو افتراء اور اٹکل سے اُکسا رہا ہے ہمارے ان حکّام کو جو ناواقفوں کی طرح بدظن ہیں۔

یَا اَیُّھَا الْاَعْمٰی اَتُنْکِرُ قَادِرًا یَحْمِیْ اَحِبَّتَہٗ مِنَ الْاِیْوَاءِ

اے اندھے! کیا تو اس قادر کا انکار کرتا ہے جو اپنے پاس جگہ دے کر اپنے محبوں کی حمایت کرتا ہے۔

☆ سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔ درست تنتحر ہے۔ فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ناشر)

اَنَیْسْتَ کَیْفَ حَمَا الْقَدِیْرُ کَلِیْمَہٗ اَوَمَا سَمِعْتَ مَاٰلَ شَمْسِ حِرَاءِ

کیا تو بھول گیا ہے کہ کس طرح قادر خدا نے اپنے کلیم موسیٰ کی حمایت کی۔ اور کیا تو نے غارِحراء کے سورج کے انجام کو نہیں سنا۔

نَحْوَالسَّمَاءِ وَاَمْرِھَا لَا تَنْظُرَنْ فِی الْاَرْضِ دُسَّتْ عَیْنُکَ الْعَمْیَاءِ

تیری نگاہ آسمان اور اس کے حکم کی طرف ہرگز نہیں جائے گی کیونکہ تیری نابینا آنکھ تو زمین میں دھنسی ہوئی ہے۔

غَرَّتْکَ اَقْوَالٌ بِغَیْرِ بَصِیْرَۃٍ سُتِرَتْ عَلَیْکَ حَقِیْقَۃُ الْاَنْبَاءِ

تجھے عدمِ بصیرت کی وجہ سے بعض باتوں نے دھوکہ دیا ہے اور تجھ پر آئندہ کی خبروں کی حقیقت پوشیدہ ہوگئی ہے۔

اَدْخَلْتَ حِزْبَکَ فِیْ قَلِیْبِ ضَلَالَۃٍ اَفَھٰذِہٖ مِنْ سِیْرَۃِ الصُّلَحَاءِ

تو نے اپنے گروہ کو ضلالت کے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ کیا نیکوں کی سیرت ایسی ہی ہوتی ہے؟

جَاوَزْتَ بِالتَّکْفِیْرِ مِنْ حَدِّ التُّقٰی اَشَقَقْتَ قَلْبِیْ اَوْ رَأَیْتَ خِفَائِیْ

تو تکفیر کر کے تقویٰ کی حد سے تجاوز کر گیا ہے کیا تو نے میرا دل پھاڑ کر دیکھا ہے یا میرے اندرونے کو دیکھ لیا ہے؟

کَمِّلْ بِخُبْثِکَ کُلَّ کَیْدٍ تَقْصِدُ وَاللّٰہُ یَکْفِی الْعَبْدَ لِلْاِرْزَاءِ

ہر مکر جو تو کرنا چاہتا ہے اپنی خباثت سے کمال تک پہنچا دے۔ اور اپنے بندے کو پناہ دینے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

تَأْتِیْکَ اٰیَاتِیْ فَتَعْرِفُ وَجْھَھَا فَاصْبِرْ وَلَا تَتْرُکْ طَرِیْقَ حَیَاءِ

میرے نشان تیرے پاس آئیں گے پس تو ان کی حقیقت کو پہچان لے گا۔ پس صبر کر اور حیا کا طریق نہ چھوڑ۔

اِنِّیْ کَتَبْتُ الْکُتُبَ مِثْلَ خَوَارِقٍ اُنْظُرْ اَعِنْدَکَ مَا یَصُوْبُ کَمَائِیْ

میں نے معجزات کے رنگ میں کتابیں لکھی ہیں۔ دیکھ کیا تیرے پاس ایسا پانی ہے جو میرے پانی کی طرح برسے۔

اِنْ کُنْتَ تَقْدِرُ یَاخَصِیْمِ کَقُدْرَتِیْ فَاکْتُبْ کَمِثْلِیْ قَاعِدًا بِحِذَائِیْ

اے میرے مخاصم! اگر تو میری طرح قدرت رکھتا ہے تو میری طرح میرے سامنے بیٹھ کر لکھ۔

مَا کُنْتَ تَرْضٰی اَنْ تُسَمّٰی جَاھِلًا فَالْآنَ کَیْفَ قَعَدْتَّ کَالّلُکْنَاءِ ﴿۹۳﴾

تُو تو جاہل کہلانے پر راضی نہ تھا سو اب تو ژولیدہ زبان عورت کی طرح کیسے بیٹھ گیا ہے۔

قَدْ قُلْتَ لِلسُّفَھَاءِ اِنَّ کِتَابَہٗ عَفْصٌ یُّھِیْجُ الْقَیْءَ مِنْ اِصْغَاءِ

تو نے بیوقوفوں سے کہا کہ اس کی کتاب بدمزہ ہے جس کے سننے سے قَے آتی ہے۔

مَا قُلْتَ کَالْاُدَبَاءِ قُلْ لِّیْ بَعْدَمَا ظَھَرَتْ عَلَیْکَ رَسَائِلِیْ کَقُیَاءٍ

مجھے بتا کہ تو نے ادیبوں کی طرح کیا کہا ہے اس کے بعد کہ تجھے میرے رسالے قے کی طرح دکھائی دیئے۔

قَدْ قُلْتَ اِنِّیْ بَاسِلٌ مُتَوَغِّلٌ سَمَّیْتَنِیْ صَیْدًا مِّنَ الْخُیَلَاءِ

تو نے دعویٰ کیا ہے کہ میں دلاور ہوں اور علم میں مہارت رکھنے والا ہوں اور تکبّر سے تو نے میرا نام شکار رکھا تھا۔

اَلْیَوْمَ مِنِّیْ قَدْ ھَرَبْتَ کَاَرْنَبٍ خَوْفًا مِّنَ الْاِخْزَاءِ وَالْاِعْرَاءِ

آج تو تُو میرے مقابلے میں خرگوش کی طرح بھاگا ہے۔ رُسوا اور ننگا ہونے کے خوف سے۔

فَکِّرْ اَمَا ھٰذَا التَّخَوُّفُ اٰیَۃٌ رُعْبًا مِّنَ الرَّحْمٰنِ لِلْاِدْرَاءِ

سوچ کہ کیا تیرا یہ مرعوب ہو کر ڈرنا تجھے سمجھانے کے لئے خدائے رحمان کی طرف سے نشان نہیں ہے۔

کَیْفَ النِّضَالُ وَاَنْتَ تَھْرُبُ خَشْیَۃً اُنْظُرْ اِلٰی ذُلٍّ مِنِ اسْتِعْلَاءِ

تُو مجھ سے کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے حالانکہ تو مجھ سے ڈر کر بھاگ رہا ہے۔ دیکھ اس ذلّت کی طرف جو تکبّر کرنے کی وجہ سے تجھے پہنچی ہے۔

اِنَّ الْمُھَیْمِنَ لَایُحِبُّ تَکَبُّرًا مِنْ خَلْقِہِ الضُّعَفَاءِ دُوْدِ فَنَاءِ

بے شک خدائے مہیمن تکبّر کو پسند نہیں کرتا اپنی کمزور مخلوق کی طرف سے' جو فنا کا کیڑا ہے۔

عُفِّرْتَ مِنْ سَھْمٍ اَصَابَکَ فَاجِئًا اَصْبَحْتَ کَالْاَمْوَاتِ فِی الْجَھْرَاءِ

تُو خاک آلود کر دیا گیا ہے اس تیر سے جو اچانک تجھے آ لگا ہے تو بیابان میں مُردوں کی طرح ہو گیا ہے۔

اَلْاٰنَ اَیْنَ فَرَرْتَ یَا ابْنَ تَصَلُّفٍ قَدْ کُنْتَ تَحْسَبُنَا مِنَ الْجُھَلَاءِ

اے لاف زن! اب تو کہاں بھاگ گیا ہے؟ تُو تو ہمیں جاہلوں میں سے خیال کیا کرتا تھا۔

یَامَنْ اَھَاجَ الْفِتَنَ قُمْ لِنِضَالِنَا کُنَّا نَعُدُّکَ نَوْجَۃَ الْحَثْوَاءِ

اے وہ شخص جس نے فتنے برپا کئے؟ ہمارے مقابلے کے لئے اٹھ۔ ہم تو تجھے غبار والی زمین کا طوفان سمجھتے ہیں۔

نُطْقِیْ کَمَوْلِیِّ الْاَسِرَّۃِ جَنَّۃٍ قَوْلِیْ کَقِنْوِ النَّخْلِ فِی الْخَلْقَاءِ

میرا نطق اس باغ کی طرح ہے جس کی وادیوں میں دوسری بار بارش ہوئی ہو۔ اور میرا قول کھجور کے خوشے کی طرح ہے جو زرخیز زمین میں ہو۔

مُزِّقْتَ لٰکِنْ لَّا بِضَرْبِ ھَرَاوَۃٍ بَلْ بِالسُّیُوْفِ الْجَارِیَاتِ کَمَاءِ

تُو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے لیکن ڈنڈے کی ضرب سے نہیں بلکہ تلواروں سے جو آبِ رواں کی طرح (تیز) تھیں۔

اِنْ کُنْتَ تَحْسُدُنِیْ فَاِنِّیْ بَاسِلٌ اُصْلِیْ فُؤَادَ الْحَاسِدِ الْخَطَّاءِ ﴿۹۴﴾

اگر تو مجھ سے حسد کرتا ہے تو میں ایک دلاور آدمی ہوں حاسد خطاکار کے دل کو جلاتا ہوں۔

کَذَّبْتَنِیْ کَفَّرْتَنِیْ حَقَّرْتَنِیْ وَاَرَدْتَّ اَنْ اُسْفٰی کَمِثْلِ عَفَاءِ

تو نے میری تکذیب کی، مجھے کافر کہا اور مجھے حقیر سمجھا اور تو نے ارادہ کیا ہے کہ میں مٹی کی طرح اُڑا دیا جاؤں۔

ھٰذَا اِرَادَتُکَ الْقَدِیْمَۃُ مِنْ ھَوٰی وَاللّٰہُ کَھْفِیْ مُھْلِکُ الْاَعْدَاءِ

یہ حرص و ہوا کی وجہ سے تیرا پرانا ارادہ ہے اور اللہ میری پناہ ہے جو دشمنوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اِنِّیْ لَشَرُّ النَّاسِ اِنْ لَّمْ یَاْتِنِیْ نَصْرٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ لِلْاِعْلَاءِ

میں بدترین مخلوق ہوں گا اگر خدائے رحمان کی مدد مجھے غالب کرنے کے لئے نہ آئے۔

مَاکَانَ اَمْرٌ فِیْ یَدَیْکَ وَاِنَّہٗ رَبٌّ قَدِیْرٌ حَافِظُ الضُّعَفَاءِ

تیرے ہاتھ میں تو کوئی اختیار نہیں اور خدا کی یہ شان ہے کہ وہ ربّ قدیر اور کمزوروں کا محافظ ہے۔

اَلْکِبْرُ قَدْ اَلْقَاکَ فِیْ دَرْکِ اللَّظٰی اِنَّ التَّکَبُّرَ اَرْدَءُ الْاَشْیَاءِ

تکبّر نے تجھے دوزخ کے نچلے طبقہ میں ڈال دیا ہے۔ یقیناً تکبر ہر ایک چیز سے بدتر ہے۔

خَفْ قَھْرَ رَبٍّ ذِی الْجَلَالِ اِلٰی مَتٰی تَقْفُوْ ھَوَاکَ وَ تَنْزُوْنَ کَظِبَاءِ

خدائے ذوالجلال کے قہر سے ڈر۔ کب تک تو اپنی خواہش کی پیروی کرے گا اور ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھرتا رہے گا۔

تَبْغِیْ زَوَالِیْ وَالْمُھَیْمِنُ حَافِظِیْ عَادَیْتَ رَبًّا قَادِرًا بِمِرَائِیْ

تو میرا زوال چاہتا ہے جب کہ خدائے نگہبان میرا محافظ ہے۔ مجھ سے جھگڑا کرنے میں تُو نے ربّ قدیر کی دشمنی مول لے لی۔

اِنَّ الْمُقَرَّبَ لَا یُضَاعُ بِفِتْنَۃٍ وَالْاَجْرُ یُکْتَبُ عِنْدَ کُلِّ بَلَاءِ

(خدا کا) مقرّب کسی فتنے سے ضائع نہیں ہوتا۔ ہر مصیبت کے وقت اس کا اجر لکھا جاتا ہے۔

مَاخَابَ مَنْ خَافَ الْمُھَیْمِنَ رَبَّہٗ اِنَّ الْمُھَیْمِنَ طَالِبُ الطُّلَبَاءِ

جو اپنے ربّ مھیمن سے ڈرے وہ نامراد نہیں ہوتا کیونکہ یقیناً نگران خدا تو اپنے طالبوں کا طالب ہے۔

ھَلْ تَطْمَعُ الدُّنْیَا مَذَلَّۃَ صَادِقٍ ھَیْھَاتَ ذَاکَ تَخَیُّلُ السُّفَھَاءِ

کیا دنیا صادق کی ذلت کی طمع رکھتی ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بے وقوفوں کا خیال ہے۔

اِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلَّذِیْ ھُوَ صَالِحٌ　　وَالْکَرَّۃُ الْاُوْلٰی لِاَھْلِ جَفَاءِ

لڑائی کا انجام نیکوکار کے حق میں ہی نکلتا ہے البتہ پہلا حملہ اہلِ جفا کا ہوتا ہے۔

شَھِدَتْ عَلَیْہِ خَصِیْمُ سُنَّۃُ رَبِّنَا　　فِی الْاَنْبِیَاءِ وَ زُمْرَۃِ الصُّلَحَاءِ

اے مخاصم !اسی امر پر ہمارے رب کی سنّت گواہ ہے جو انبیاء اور صلحاء کے گروہ میں (جاری) ہے۔

مُتْ بِالتَّغَیُّظِ وَاللَّظٰی یَا حَاسِدِیْ　　اِنَّا نَمُوْتُ بِعِزَّۃٍ قَعْسَاءِ

اے میرے حاسد! تو غضب اور آگ کی لپٹ سے مرجا، ہم تو قائم و دائم عزّت کے ساتھ مریں گے۔

اِنَّا نَرٰی کُلَّ الْعُلٰی مِنْ رَّبِّنَا　　وَالْخَلْقُ یَاْتِیْنَا لِبَغْیِ ضِیَاءِ

ہم تو یہی پاتے ہیں کہ تمام بلندیاں ہمارے رب سے ہی ملتی ہیں اور مخلوق روشنی کی طلب میں ہمارے پاس آتی ہے۔

ھُمْ یَذْکُرُوْنَکَ لَاعِنِیْنَ وَذِکْرُنَا　　فِی الصَّالِحَاتِ یُعَدُّ بَعْدَ فَنَاءِ

(اے حاسد) لوگ تیرا ذکر تو لعنت سے کریں گے اور نیک کاموں کے بارے میں ہمارا ذکر فنا کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔

ھَلْ تَھْدِمَنَّ الْقَصْرَ قَصْرَ اِلٰھِنَا　　ھَلْ تُحْرِقَنْ مَّا صَنَعَہٗ بَنَّائِیْ

کیا تو اس محل کو گرا دے گا جو ہمارے معبود کا محل ہے؟ کیا تو اس چیز کو جلا ڈالے گا جسے میرے معمار (اللہ تعالیٰ) نے بنایا ہے؟

یَرْجُوْنَ عَثْرَۃَ جَدِّنَا حُسَدَائُنَا　　وَنَذُوْقُ نَعْمَاءً اعَلٰی نَعْمَاءِ

ہمارے حاسد چاہتے ہیں کہ ہمارا نصیب جاتا رہے حالانکہ ہم نعمت پر نعمت چکھ رہے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنْ اَمْرِیْ کَاَمْرٍ غُمَّۃٍ　　جَاءَ تْ بِکَ الْاٰیَاتُ مِثْلَ ذُکَاءِ

میرے کام کو مشتبہ کام کی طرح نہ جان۔ تیرے پاس تو سورج کی طرح روشن نشان آ چکے ہیں۔

جَاءَ تْ خِیَارُ النَّاسِ شَوْقًا بَعْدَمَا　　شَمُّوْا رِیَاحَ الْمِسْکِ مِنْ تِلْقَائِیْ

نیک آدمی میرے پاس شوق سے آئے ہیں بعد اس کے کہ میری جانب سے انہوں نے کستوری کی خوشبو سونگھی۔

طَارُوْا اِلَیَّ بِاُلْفَۃٍ وَّ اِرَادَۃٍ　　کَالطَّیْرِ اِذْ یَاْوِیْ اِلَی الدَّفْوَاءِ

وہ میری طرف الفت اور ارادت سے پرواز کر کے آئے اس پرندے کی طرح جو بڑے درخت پر پناہ لیتا ہے۔

لَفَظَتْ اِلَیَّ بِلَادُنَا اَکْبَادَھَا　　مَابَقِیَ اِلَّا فَضْلَۃُ الْفُضَلَاءِ

ہمارے ملک نے ہماری طرف اپنے جگر گوشوں کو پھینک دیا ہے اور اب فاضلوں میں سے صرف بچے کھچے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

اَوْ مِنْ رِجَالِ اللّٰہِ اُخْفِیَ سِرُّھُمْ یَاْتُوْنَنِیْ مِنْ بَعْدُ کَالشُّھَدَاءِ

یا وہ مردانِ خدا باقی رہ گئے ہیں جن کے حالات پوشیدہ ہیں اور وہ ان کے بعد میرے پاس گواہوں کی طرح آئیں گے۔

ظَھَرَتْ مِنَ الرَّحْمٰنِ اٰیَاتُ الْھُدٰی سَجَدَتْ لَھَا اُمَمٌ مِّنَ الْعُرَفَاءِ

خدائے رحمان کی طرف سے ہدایت کے نشان ظاہر ہوگئے اوران نشانوں کی وجہ سے عارفوں کے گروہ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہوگئے۔

اَمَّا اللِّئَامُ فَیُنْکِرُوْنَ شَقَاوَۃً لَایَھْتَدُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَضْوَاءِ

مگر بدبخت لوگ اپنی بدبختی کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں وہ ان روشنیوں سے ہدایت نہیں پا رہے۔

ھُمْ یَاْکُلُوْنَ الْجِیَفَ مِثْلَ کِلَابِنَا ھُمْ یَشْرَھُوْنَ کَاَنْسُرِ الصَّحْرَاءِ

وہ ہمارے کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں وہ صحرا کے گدھوں کی طرح (مردار کے) حریص ہیں۔

خَشَّوْا وَ لَا تَخْشَی الرِّجَالُ شَجَاعَۃً فِیْ نَائِبَاتِ الدَّھْرِ وَالْھَیْجَآءِ ﴿۹۶﴾

انہوں نے (مجھے) ڈرایا حالانکہ بہادر مرد شجاعت کی وجہ سے زمانے کے حوادث اور لڑائی میں ڈرا نہیں کرتے۔

لَمَّارَاَیْتُ کَمَالَ لُطْفِ مُھَیْمِنِیْ غَابَ الْبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِیْ

جب میں نے اپنے نگہبان خدا کی کمال مہربانی کو دیکھا تو مصیبت جاتی رہی سو میں اپنی کوئی مصیبت محسوس نہیں کرتا۔

مَاخَابَ مِثْلِیْ مُؤْمِنٌ بَلْ خَصْمُنَا قَدْ خَابَ بِالتَّکْفِیْرِ وَالْاِفْتَاءِ

میرے جیسا مومن نامراد نہیں رہا بلکہ ہمارا دشمن تکفیر اور فتویٰ بازی میں نامراد ہو گیا۔

اَلْغُمْرُ یَبْدُو☆ نَاجِذَیْہِ تَغَیُّظًا اُنْظُرْ اِلٰی ذِیْ لَوْثَۃٍ عَجْمَاءِ

جاہل آدمی غصّے سے اپنے دانت دکھاتا ہے (تو) اس احمق چوپائے کی طرف نگاہ کر۔

قَدْ اَسْخَطَ الْمَوْلٰی لِیُرْضِیَ غَیْرَہٗ وَاللّٰہُ کَانَ اَحَقَّ لِلْاِرْضَاءِ

اس نے اپنے مولیٰ کو ناراض کر دیا تا کہ اس کے غیر کو خوش کرے اور خدا کا راضی کیا جانا زیادہ سزاوار اور مناسب ہے۔

کَسَّرْتُ ظَرْفَ عُلُوْمِھِمْ کَزُجَاجَۃٍ فَتَطَایَرُوْا کَتَطَایُرِ الْوَقْعَاءِ

میں نے ان کے علوم کے برتن کو شیشے کی طرح توڑ دیا پس وہ غبار کے اڑنے کی طرح اڑ گئے۔

قَدْ کَفَّرُوْا مَنْ قَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ لِمَقَالَۃِ ابْنِ بَطَالَۃٍ وَّ عُوَاءِ

انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ان کی یہ بات (شیخ) بٹالوی کے قول اور اس کے چیخنے چلّانے کی وجہ سے ہے۔

☆ ایڈیشن اوّل میں یہاں لفظ یَبْدُو لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست یُبْدِی ہے۔ (ناشر)

خَوْفُ الْمُهَيْمِنِ مَا أَرٰی فِیْ قَلْبِهِمْ فَارَتْ عُيُوْنُ تَمَرُّدٍ وَّاِبَاءِ

میں ان کے دلوں میں خدائے مہیمن کا خوف نہیں دیکھتا بلکہ (ان کے) سرکشی اور انکار کے چشموں نے جوش مارا ہے۔

قَدْ كُنْتُ اٰمُلُ اَنَّهُمْ يَخْشَوْنَهُ فَالْيَوْمَ قَدْ مَالُوْا اِلَى الْاَهْوَاءِ

میں امید کرتا تھا کہ وہ اس سے ڈریں گے پر آج تو وہ حرص و ہوا کی طرف جھک گئے ہیں۔

نَضَّوا الثِّيَابَ ثِيَابَ تَقْوٰى كُلُّهُمْ مَا بَقِيَ اِلَّا لِبْسَةُ الْاِغْوَاءِ

ان سب نے تقوٰی کے جامے اتار پھینکے اور ان پر بہکانے کے لباس کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

هَلْ مِنْ عَفِيْفٍ زَاهِدٍ فِيْ حِزْبِهِمْ اَوْصَالِحٍ يَخْشٰى زَمَانَ جَزَاءِ

کیا ان کے گروہ میں کوئی پرہیز گار اور زاہد باقی ہے؟ یا ایسا صالح جو یومِ جزاء سے ڈرتا ہو؟

وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ تَقِيًّا خَائِفًا فِىْ فِرْقَةٍ قَامُوْا لِهَدْمِ بِنَائِىْ

خدا کی قسم! میں نہیں پاتا کوئی ڈرنے والا پرہیزگار اس گروہ میں جو میری عمارت کو ڈھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَا اِنْ اَرٰى غَيْرَ الْعَمَائِمِ وَاللُّحٰى اَوْ اٰنُفًا زَاغَتْ مِنَ الْخُيَلَاءِ

میں پگڑیوں اور داڑھیوں یا ایسے ناکوں کے سوا جو تکبّر سے ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور کچھ نہیں دیکھتا۔

لَا ضَيْرَ اِنْ رَدُّوْا كَلَامِىْ نَخْوَةً فَسَيَنْجَعَنْ فِىْ اٰخَرِيْنَ نِدَائِىْ ﴿۹۷﴾

کچھ مضائقہ نہیں اگر انہوں نے میرے کلام کو تکبّر سے ردّ کر دیا ہے پس عنقریب دوسروں میں میری آواز ضرور اثر انداز ہو کر رہے گی۔

لَا تَنْظُرَنْ غَرْوًا اِلٰى اِفْتَاءِ هِمْ غُسٌّ تَلَا غُسًّا بِنَقْعِ عَمَاءِ

ان کے فتووں کو تعجب سے نہ دیکھ۔ ایک کمینہ اندھے پن کے غبار کی وجہ سے (دوسرے) کمینے کی پیروی کر رہا ہے۔

قَدْ صَارَ شَيْطَانٌ رَّجِيْمٌ حِبَّهُمْ يُمْسِىْ وَيُضْحِىْ بَيْنَهُمْ لِلِقَاءِ

شیطانِ رجیم ان کا محبوب بن گیا ہے وہ ان کے درمیان ملاقات کے لئے صبح شام آتا ہے۔

اَعْمٰى قُلُوْبَ الْحَاسِدِيْنَ شُرُوْرُهُمْ اَعْرٰى بَوَاطِنَهُمْ لِبَاسُ رِيَاءِ

حاسدوں کے دلوں کو ان کی شرارتوں نے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اندرونے کو ریا کے لباس نے ننگا کر دیا ہے۔

اٰذَوْا وَفِىْ سُبُلِ الْمُهَيْمِنِ لَا نَرٰى شَيْئًا اَلَذَّ لَنَا مِنَ الْاِيْذَاءِ

انہوں نے دکھ دیا اور خدائے مہیمن کی راہ میں ہم کسی شے کو دکھ پانے سے زیادہ لذیذ نہیں سمجھتے۔

مَا اِنْ اَرٰی اَثْقَالَھُمْ کَجَدِیْدَۃٍ اِنِّیْ طَلِیْحُ السَّیْحِ وَالْاَعْبَاءِ

میں ان کے بوجھوں کو کوئی نئے بوجھ نہیں پاتا میں سفروں اور بوجھوں کا عادی اور مشتاق ہوں۔

نَفْسِیْ کَعُسْبُرَۃٍ فَاُحْنِقَ صُلْبُھَا مِنْ حَمْلِ اِیْذَاءِ الْوَرٰی وَجَفَاءِ

میرا نفس اونٹنی کی طرح ہے سو اس کی پشت لاغر کر دی گئی ہے مخلوق کے ظلم و ایذا اٹھانے سے۔

ھٰذَا وَرَبِّ الصَّادِقِیْنَ لَاجْتَنِیْ نِعَمَ الْجَنٰی مِنْ نَّخْلَۃِ الْاٰلَآءِ

اس بات کو پلے باندھ لے۔ اور سچوں کے رب کی قسم ہے کہ میں نعمتوں کی کھجور سے اچھے میوے چنتا ہوں۔

اِنَّ اللِّئَامَ یُحَقِّرُوْنَ وَذَمُّھُمْ مَازَادَنِیْ اِلَّا مَقَامَ سَنَاءِ

کمینے لوگ تو میری تحقیر کرتے ہیں اور ان کی مذمّت مجھے صرف رفعت کے مقام میں ہی بڑھاتی ہے۔

زَمَعُ الْاُنَاسِ یُحَمْلِقُوْنَ کَثَعْلَبٍ یُؤْذُوْنَنِیْ بِتَحَوُّبٍ وَّمُوَاءِ

رذیل لوگ لومڑی کی طرح مجھے گھورتے ہیں اور مجھے لومڑی اور بلّی کی آواز نکال کر دکھ دیتے ہیں۔

وَاللّٰہِ لَیْسَ طَرِیْقُھُمْ نَھْجَ الْھُدٰی بَلْ مُنْیَۃٌ نَّشَأَتْ مِنَ الْاَھْوَاءِ

اللہ کی قسم! ان کا طریق ہدایت کا طریق نہیں بلکہ ایک ایسی آرزو ہے جو حرص و ہوا سے پیدا ہوئی ہے۔

اَعْرَضْتُ عَنْ ھَذَیَانِھِمْ بِتَصَامُمٍ وَحَسِبْتُ اَنَّ الشَّرَّ تَحْتَ مِرَاءِ

میں نے ان کے ہذیان سے بہرہ بن کر اعراض کیا اور میں نے جان لیا کہ بحث مباحثہ کے نیچے شر (مخفی) ہے۔

اِنَّا صَبَرْنَا عِنْدَ اِیْذَاءِ الْعِدَا فَعَلَوْا کَمِثْلِ الدُّخِّ مِنْ اِغْضَائِی

ہم نے دشمنوں کی ایذا رسانی کے وقت صبر کیا تو میری چشم پوشی کی وجہ سے انہوں نے دھوئیں کی طرح بلندی کا اظہار کیا۔

مَا بَقِیَ فِیْھِمْ عِفَّۃٌ وَّ زَھَادَۃٌ لَا ذَرَّۃٌ مِّنْ عِیْشَۃٍ خَشْنَاءِ ﴿۹۸﴾

ان میں کوئی عفّت اور پرہیزگاری باقی نہیں رہی اور نہ ہی مجاہدانہ زندگی کا کوئی ذرّہ باقی ہے۔

مَالُوْا اِلَی الدُّنْیَا الدَّنِیَّۃِ مِنْ ھَوٰی فَرُّوْا مِنَ الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

وہ حرص و ہوا کی وجہ سے حقیر دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور تکلیفوں اور سختیوں سے بھاگ نکلے ہیں۔

صَالُوْا مِنَ الْاَوْبَاشِ حِزْبَ اَرَازِلٍ فَکَاَنَّھُمْ کَالْخَثْیِ لِلْاِحْمَاءِ

اوباشوں میں سے کمینوں کے گروہ نے حملہ کیا گویا کہ وہ اوپلوں کی طرح ہیں جو حرارت حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں

لَمَّا کَتَبْتُ الْکُتُبَ عِنْدَ غُلُوِّھِمْ　　بِبَلَاغَۃٍ وَّ عَذُوْبَۃٍ وَّ صَفَاءِ

اور جب میں نے ان کے غلو کے وقت کتابیں لکھیں جو بلاغت' شیرینی اور وضاحت سے پُر تھیں۔

قَالُوْا قَرَأْنَا لَیْسَ قَوْلًا جَیِّدًا　　اَوْ قَوْلُ عَارِبَۃٍ مِنَ الْاُدَبَاءِ

انہوں نے کہا ہم نے پڑھ لی ہیں (یہ) کوئی عمدہ بات نہیں ہیں۔ یہ ادیبوں میں سے کسی ماہر عرب کا قول ہے۔

عَرَبٌ اَقَامَ بِبَیْتِہٖ مُتَسَتِّرًا　　اَمْلَی الْکِتَابَ بِبُکْرَۃٍ وَّمَسَاءِ

ایک عرب (ادیب) ہے جو اس کے گھر میں پوشیدہ طور پر ٹھہرا ہوا ہے اور وہی صبح و شام کتاب لکھواتا ہے۔

اُنْظُرْ اِلٰی اَقْوَالِھِمْ وَتَنَاقُضٍ　　سَلَبَ الْعِنَادُ اِصَابَۃَ الْاٰرَاءِ

تو ان کی باتوں اور (ان کے) تضاد کو دیکھ۔ دشمنی نے ان سے صحیح رائے سلب کر لی ہے۔

طَوْرًا اِلٰی عَرَبٍ عَزَوْہُ وَ تَارَۃً　　قَالُوْا کَلَامٌ فَاسِدُ الْاِمْلَاءِ

کبھی تو نے میرے کلام کو کسی عرب کی طرف منسوب کیا اور کبھی یہ کہا کہ اس کلام کی املاء خراب ہے۔

ھٰذَا مِنَ الرَّحْمٰنِ یَا حِزْبَ الْعِدَا　　لَا فِعْلُ شَامِیٍّ وَّ لَا رُفَقَائِیْ

اے دشمنوں کے گروہ! یہ تو خدائے رحمان کی طرف سے ہے نہ یہ کسی شامی کا فعل ہے نہ میرے رفیقوں کا۔

اَعْلَی الْمُھَیْمِنُ شَأْنَنَا وَ عُلُوْمَنَا　　نَبْنِیْ مَنَازِلَنَا عَلَی الْجَوْزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری شان اور علوم کو بلند کر دیا ہے اس لئے ہم اپنے گھر بُرجِ جوزا پر بنا رہے ہیں۔

خَلُّوْا مَقَامَ الْمَوْلَوِیَّۃِ بَعْدَہٗ　　وَ تَسَتَّرُوْا فِیْ غَیْھَبِ الْخَوْقَاءِ

اب اس کے بعد مولویّت کا مقام چھوڑ دو اور اندھے کنوئیں کی تاریکی میں چھپ جاؤ۔

قَدْ حُدِّدَتْ کَالْمُرْھَفَاتِ قَرِیْحَتِیْ　　فَفَھِمْتُ مَا لَمْ یَفْھَمُوْا اَعْدَائِیْ

میری طبیعت تلواروں کی طرح تیز کر دی گئی ہے پس میں وہ چیز سمجھا ہوں جس کو میرے دشمن نہیں سمجھے۔

ھٰذَا کِتَابِیْ حَازَ کُلَّ بَلَاغَۃٍ　　بَھَرَ الْعُقُوْلَ بِنَضْرَۃٍ وَّ بَھَاءِ

یہ میری کتاب ہے جس نے ہر قسم کی بلاغت کو اپنے اندر جمع کرلیا ہے اور اس نے تازگی اور خوبی سے عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

اَللّٰہُ اَعْطَانِیْ حَدَائِقَ عِلْمِہٖ　　لَوْلَا الْعِنَایَۃُ کُنْتُ کَالسُّفَھَاءِ ﴿۹۹﴾

اللہ نے مجھے اپنے علم کے باغ عطا فرمائے ہیں۔ اگر اللہ کی عنایت نہ ہوتی تو میں بھی بے وقوفوں کی طرح ہوتا۔

اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ رَبًّا مُحْسِنًا فَاَرٰی عُیُوْنَ الْعِلْمِ بَعْدَ دُعَائِیْ

میں نے اپنے اللہ ربِّ محسن سے درخواست کی تو میری دعا کے بعد اس نے (مجھے) علم کے چشمے دکھا دیئے۔

اِنَّ الْمُھَیْمِنَ لَا یُعِزُّ بِنَخْوَۃٍ اِنْ رُمْتَ اِعْزَازًا فَکُنْ کَعَفَاءِ

بے شک خدائے نگہبان تکبّر پر عزّت نہیں دیتا۔ اگر تو اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہے تو خاک کی طرح ہو جا۔

وَاللّٰہِ قَدْ فَرَّطْتَّ فِیْ اَمْرِیْ ھَوًی وَاَبَیْتَ کَالْمُسْتَعْجِلِ الْخَطَّاءِ

خدا کی قسم! تو نے ہوا و ہوس کی وجہ سے میرے معاملے میں کوتاہی کی ہے اور جلد باز خطا کار کی طرح انکار کر دیا ہے۔

اَلْحُرُّ لَا یَسْتَعْجِلَنْ بَلْ اِنَّہٗ یَرْنُوْ بِاِمْعَانٍ وَّکَشْفِ غِطَاءِ

تعصّب سے آزاد (انسان) جلد بازی نہیں کیا کرتا وہ گہری نظر سے اور پردہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔

یَخْشَی الْکِرَامُ دُعَاءَ اَھْلِ کَرَامَۃٍ رُحْمًا عَلَی الْاَزْوَاجِ وَالْاَبْنَاءِ

شرفا اپنے بیوی بچوں پر رحم کرتے ہوئے اہلِ کرامت کی دعا سے ڈرتے ہیں۔

عِنْدِیْ دُعَاءٌ خَاطِفٌ کَصَوَاعِقٍ فَحَذَارِ ثُمَّ حَذَارِ مِنْ اَرْجَائِیْ

میری دعا ایسا تیر ہے جو بجلیوں کی طرح تیزی سے اپنے نشانے پر جا لگتا ہے (پس مخالفانہ طور پر) میرے قریب آنے سے بچو اور پھر بچو۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اِمَامَۃً ھٰذَا خَیَالُکَ مِنْ طَرِیْقِ خَطَاءِ

خدا کی قسم! میرا امام بننے کا خود کوئی ارادہ نہیں۔ تیرا یہ خیال غلطی سے پیدا ہوا ہے۔

اِنَّا نُرِیْدُ اللّٰہَ رَاحَۃَ رُوْحِنَا لَا سُؤْدَدًا وَّرِیَاسَۃً وَّعَلَاءِ

بے شک ہم تو صرف اللہ کو چاہتے ہیں جو ہماری روح کی راحت ہے۔ ہم کسی سرداری، ریاست اور غلبہ کو نہیں چاہتے۔

اِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلٰی خَلَّاقِنَا مُعْطِی الْجَزِیْلِ وَ وَاھِبِ النَّعْمَاءِ

ہم نے اپنے پیدا کرنے والے پر توکّل کیا ہے جو بہت دینے والا اور نعمت کا عطا کرنے والا ہے۔

مَنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ کَانَ مُکَرَّمًا لَا زَالَ اَھْلَ الْمَجْدِ وَالْاٰلَاءِ

جو خدا کا ہو گیا وہ بزرگ بن جاتا ہے اور وہ ہمیشہ بزرگی اور نعمتوں والا بنا رہتا ہے۔

اِنَّ الْعِدَا یُؤْذُوْنَنِیْ بِخَبَاثَۃٍ یُؤْذُوْنَ بِالْبُھْتَانِ قَلْبَ بَرَاءِ

بے شک دشمن خباثت سے مجھے تکلیفیں دے رہے ہیں وہ بہتان لگا کر ایک بے گناہ انسان کے دل کو ایذا پہنچا رہے ہیں۔

هُمْ يُذْعِرُوْنَ بِصَيْحَةٍ وَّ نَعُدُّهُمْ   فِیْ زُمَرِ مَوْتٰی لَا مِنَ الْاَحْيَاءِ

وہ چیخ و چلّا کر (ہمیں) ڈراتے ہیں حالانکہ ہم انہیں مُردوں کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں نہ کہ زندوں میں۔

كَيْفَ التَّخَوُّفُ بَعْدَ قُرْبِ مُشَجِّعٍ   مِنْ هٰذِهِ الْاَصْوَاتِ وَالضَّوْضَاءِ ﴿۱۰۰﴾

جرأت عطا کرنے والے (خدا) کے قرب کے بعد ان آوازوں اور شوروغوغا سے ڈر کیسے پیدا ہوسکتا ہے؟

يَسْعَى الْخَبِيْثُ لِيُطْفِئَنْ اَنْوَارَنَا   وَالشَّمْسُ لَا تَخْفٰی مِنَ الْاِخْفَاءِ

خبیث کوشش کرتا ہے کہ ہمارے انوار کو بجھا دے اور آفتاب تو چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔

اِنَّ الْمُهَيْمِنَ قَدْ اَتَمَّ نَوَالَهٗ   فَضْلًا عَلَیَّ فَصِرْتُ مِنْ نُحَلَاءِ

بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچادیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس میں بخشش کرنے والوں میں سے ہوگیا۔

نُعْطِی الْعُلُوْمَ لِدَفْعِ مَتْرَبَةِ الْوَرٰی   طَالَتْ اَيَادِيْنَا عَلَی الْفُقَرَاءِ

مخلوق کی تنگ دستی دور کرنے کے لئے ہم علوم کا مال عطا کرتے ہیں اور محتاجوں پر ہمارے احسانات بہت زیادہ ہوگئے ہیں

اِنْ شِئْتَ لَيْسَتْ اَرْضُنَا بِبَعِيْدَةٍ   مِنْ اَرْضِكَ الْمَنْحُوْسَةِ الصَّيْدَاءِ

اگر تو بھی کچھ لینا چاہتا ہے تو ہماری زمین کچھ دور نہیں ہے تیری اس زمین سے جو منحوس، سپاٹ اور سنگلاخ ہے۔

صَعْبٌ عَلَيْكَ زَمَانُ سُئْلِ مُحَاسِبٍ   اِنْ مِتَّ يَا خَصْمِیْ عَلَی الشَّحْنَاءِ

حساب لینے والے (خدا) کے سوالوں کی گھڑی تجھ پر سخت ہوگی۔ اے میرے دشمن! اگر تو کینے میں مر گیا۔

مَا جِئْتُ مِنْ غَيْرِ الضُّرُوْرَةِ عَابِثًا   قَدْ جِئْتُ مِثْلَ الْمُزْنِ فِی الرَّمْضَاءِ

میں بےضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ میں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔

عَيْنٌ جَرَتْ لِعِطَاشِ قَوْمٍ اُضْجِرُوْا   اَوْمَاءُ نَقْعٍ طَافِحٍ لِظِمَاءِ

پیاس کے مارے بےکل لوگوں کے لئے ایک چشمہ جاری ہوگیا اور پیاسوں کے لئے بہت سا صاف پانی جاری ہوگیا ہے۔

اِنِّیْ بِاَفْضَالِ الْمُهَيْمِنِ صَادِقٌ   قَدْ جِئْتُ عِنْدَ ضُرُوْرَةٍ وَّ وَبَاءِ

بے شک میں خدائے نگہبان کے فضلوں سے صادق ہوں اور میں ضرورت اور وبا کے وقت آیا ہوں۔

ثُمَّ اللِّئَامُ يُكَذِّبُوْنَ بِخُبْثِهِمْ   لَا يَقْبَلُوْنَ جَوَائِزِیْ وَعَطَائِیْ

پھر بھی کمینے لوگ اپنے خُبث کی وجہ سے مجھے جھٹلاتے ہیں اور میری بخشش و عطا کو قبول نہیں کرتے۔

كَلِمُ اللِّئَامِ اَسِنَّةٌ مَذْرُوْبَةٌ وَ صُدُوْرُهُمْ كَا لْحَرَّةِ الرَّجْلَاءِ

کمینوں کی باتیں تیز نیزے ہیں اور ان کے سینے سخت سنگلاخ زمین کی طرح ہیں۔

مَنْ حَارَبَ الصِّدِّيْقَ حَارَبَ رَبَّهٗ وَنَبِيَّهٗ وَ طَوَائِفَ الصُّلَحَاءِ

جو شخص صدیق سے لڑائی کرتا ہے وہ اپنے ربّ اور اس کے نبی اور صلحاء کے گروہوں سے جنگ کرتا ہے۔

وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وُجُوْهَ كُشَاحَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنَّ الْبُخْلَ فَارَ كَمَاءِ

اللہ کی قسم! میں ان کی دشمنی کی وجہ نہیں جانتا بجز اس کے کہ بخل نے ان میں (چشمہ کے) پانی کی طرح جوش مارا ہے۔

مَا كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّهُمْ بِعَدَ اوَتِیْ يَذَرُوْنَ حُكْمَ شَرِيْعَةٍ غَرَّاءِ ﴿۱۰۱﴾

مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ وہ میری عداوت میں روشن شریعت کے حکم کو بھی چھوڑ دیں گے۔

عَادَيْتُهُمْ لِلّٰهِ حِيْنَ تَلَاعَبُوْا بِالدِّيْنِ صَوَّالِيْنَ مِنْ غُلَوَاءِ

میں خدا کی خاطر ان کا دشمن ہوا جب وہ دین سے کھیلنے لگے۔ جب کہ وہ حد سے بڑھتے ہوئے حملہ کرنے لگے۔

رُبِّيْتُ مِنْ دَرِّ النَّبِيِّ وَعَيْنِهٖ اُعْطِيْتُ نُوْرًا مِّنْ سِرَاجِ حِرَاءِ

میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دودھ اور آپ کے چشمے سے پلا ہوں اور غارِ حرا کے آفتاب سے مجھے نور عطا کیا گیا ہے۔

اَلشَّمْسُ اُمٌّ وَّالْهِلَالُ سَلِيْلُهَا يَنْمُوْ وَ يَنْشَأُ مِنْ ضِيَاءِ ذُكَاءِ

سورج ماں ہے اور ہلال اس کا فرزند جو سورج کی روشنی سے نشوونما پاتا ہے۔

اِنِّیْ طَلَعْتُ كَمِثْلِ بَدْرٍ فَانْظُرُوْا لَاخَيْرَ فِیْ مَنْ كَانَ كَالْكَهْمَاءِ

بے شک میں بدر کی طرح طلوع ہوا۔ سو تم دیکھو۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو کمزور نظر والی عورت کی طرح ہو۔

يَارَبِّ اَيِّدْنَا بِفَضْلِكَ وَانْتَقِمْ مِمَّنْ يَّدُعُّ الْحَقَّ كَالْغُثَّاءِ

اے میرے ربّ! ہماری تائید کر اپنے فضل سے اور انتقام لے اس شخص سے جو حق کو خس وخاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔

يَارَبِّ قَوْمِیْ غَلَّسُوْا بِجَهَالَةٍ فَارْحَمْ وَاَنْزِلْهُمْ بِدَارِ ضِيَاءِ

اے میرے ربّ! میری قوم جہالت سے اندھیرے میں چلی گئی ہے سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار۔

يَالَائِمِیْ اِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلتُّقٰی فَارْبَأْ مَاٰلَ الْاَمْرِ كَالْعُقَلَاءِ

اے مجھے ملامت کرنے والے! انجام متقیوں کے حق میں ہوا کرتا ہے پس تو دانشمندوں کی طرح مآل کار کے بارہ میں غور وفکر کر۔

اَللّٰہُ اَیَّدَنِیْ وَ صَافَا رَحْمَۃً وَاَمَدَّنِیْ بِالنِّعَمِ وَالْاٰلَاءِ

اللہ نے میری تائید کی ہے اور اپنی رحمت سے دوست بنایا ہے اور مجھے قسم قسم کی نعمتوں سے مدد دی ہے۔

فَخَرَجْتُ مِنْ وَھْدِ الضَّلَالَۃِ وَالشَّقَا وَدَخَلْتُ دَارَ الرُّشْدِ وَالْاِدْرَاءِ

پس میں بدبختی اور گمراہی کے گڑھے سے نکل گیا ہوں اور میں ہدایت اور تعلیم دینے کے گھر میں داخل ہو گیا ہوں۔

وَاللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ سَقْطٌ کُلُّھُمْ اِلَّا الَّذِیْ اَعْطَاہُ نِعَمَ لِقَاءِ

اور اللہ کی قسم! سب کے سب لوگ بیکار شَے ہیں سوائے اس شخص کے جسے خدا نے اپنے دیدار کی نعمت دی ہو۔

اِنَّ الَّذِیْ اَرْوَی الْمُھَیْمِنُ قَلْبَہٗ تَأْتِیْہِ اَفْوَاجٌ کَمِثْلِ ظِمَاءِ

وہ شخص جس کے دل کو خدائے نگہبان نے سیراب کر دیا ہو اس کے پاس فوجوں کی فوجیں پیاسوں کی طرح آتی ہیں۔

رَبُّ السَّمَاءِ یُعِزُّہٗ بِعِنَایَۃٍ تَعْنُوْ لَہٗ اَعْنَاقُ اَھْلِ دَھَاءِ

آسمان کا مالک اپنی عنایت سے اسے عزت دیتا ہے اور عقلمندوں کی گردنیں اس کے آگے جھک جاتی ہیں۔

اَلْاَرْضُ تُجْعَلُ مِثْلَ غِلْمَانٍ لَّہٗ تَأْتِیْ لَہُ الْاَفْلَاکُ کَالْخُدَمَاءِ ﴿۱۰۲﴾

زمین اس کے لئے غلاموں کی طرح بنا دی جاتی ہے اور آسمان اس کے لئے خادموں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُخْزِیْ عَزِیْزَ جَنَابِہٖ اَلْاَرْضُ لَا تُفْنِیْ شُمُوْسَ سَمَاءِ

وہ کون ہے جو جنابِ الٰہی کے پیارے کو ذلیل کرے آسمان کے سورجوں کو زمین فنا نہیں کر سکتی۔

اَلْخَلْقُ دُوْدٌ کُلُّھُمْ اِلَّا الَّذِیْ زَکَّاہُ فَضْلُ اللّٰہِ مِنْ اَھْوَاءِ

خلقت ساری کی ساری کیڑے کی حیثیت رکھتی ہے سوائے اس شخص کے جسے اللہ کے فضل نے ہوا و ہوس سے پاک کر دیا ہو۔

فَانْھَضْ لَہٗ اِنْ کُنْتَ تَعْرِفُ قَدْرَہٗ وَاسْبِقْ بِبَذْلِ النَّفْسِ وَالْاِعْدَاءِ

پس تو اس شخص کی خاطر اٹھ اگر تو اس کی قدر پہچانتا ہے اور نفس کو قربان کرنے اور دوڑانے میں سبقت لے جا۔

اِنْ کُنْتَ تَقْصِدُ ذُلَّہٗ فَتُحَقَّرُ وَسَتَخْسَئَنْ کَالْکَلْبِ یَوْمَ جَزَاءِ

اگر تو اس کی ذلّت چاہتا ہے تو تُو خود حقیر کیا جائے گا اور کتے کی طرح جزا کے دن راندۂ درگاہ ہو گا۔

غَلَبَتْ عَلَیْکَ شَقَاوَۃٌ فَتُحَقِّرُ مَنْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ کُرَمَاءِ

تجھ پر بدبختی غالب آ گئی ہے سو تو حقیر جانتا ہے اس شخص کو جو اللہ کے نزدیک معززین میں سے ہے۔

صَعُبٌ عَلَیْکَ سِرَاجُنَا وَضِیَاءُ نَا تَمْشِیْ کَمَشْیِ اللُّصِّ فِی اللَّیْلَاءِ

ہمارا چراغ اور ہماری روشنی تجھ پرگراں ہے تُو اندھیری رات میں چوروں کی طرح چل رہا ہے۔

تَھْذِیْ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَالَکَ حِیْلَۃٌ یَوْمَ النُّشُوْرِ وَعِنْدَ وَقْتِ قَضَاءِ

تُو بیہودہ گوئی کر رہا ہے اور بخدا قیامت کے دن اور فیصلے کے وقت تیرے لئے کوئی حیلہ نہ ہوگا۔

بَرْقٌ مِّنَ الْمَوْلٰی نُرِیْکَ وَمِیْضَہٗ فَاصْبِرْ کَصَبْرِ الْعَاقِلِ الرَّنَّاءِ

یہ مولیٰ کی طرف سے بجلی ہے جس کی چمک ہم تجھے دکھائیں گے پس تو غور سے دیکھنے والے عاقل کی طرح صبر کر۔

وَاَرٰی تَغَیُّظَکُمْ یَفُوْرُ کَلُجَّۃٍ مَوْجٌ کَمَوْجِ الْبَحْرِ اَوْ ھَوْجَاءِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا غصّہ گہرے پانی کی طرح جوش مار رہا ہے اس کی لہر سمندر کی لہر یا تند ہوا کی طرح ہے۔

وَاللّٰہِ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِضَالِنَا جَلْدٌ مِّنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ

خدا کی قسم! ہمارے جنگجو بہادروں میں سے ایک جواں مرد دلیر ہی سب دشمنوں کے لئے کافی ہوگا۔

اِنَّا عَلٰی وَقْتِ النَّوَائِبِ نَصْبِرُ نُزْجِی الزَّمَانَ بِشِدَّۃٍ وَّ رَخَاءِ

بے شک مصیبتوں کا وقت آنے پر ہم صبر کرتے ہیں ہم تنگی اور فراخی کی حالت میں زمانہ گذار دیتے ہیں۔

فِتَنُ الزَّمَانِ وُلِدْنَ عِنْدَ ظُھُوْرِکُمْ وَالسَّیْلُ لَا یَخْلُوْ مِنَ الْغُثَّاءِ

تمہارے ظاہر ہوتے ہی زمانہ کے فتنے پیدا ہو گئے اور فتنوں کا سیلاب خس و خاشاک سے خالی نہیں ہوتا۔

عِفْنَا لُقَیَّاکُمْ وَلَا اَسْتَکْرِہُ لَوْحَلَّ بَیْتِیْ عَاسِلُ الْبَیْدَاءِ ﴿۱۰۳﴾

ہم تمہاری ملاقات سے کراہت کرتے ہیں حالانکہ میں نہیں کراہت کرتا اگرچہ میرے گھر میں جنگل کا بھیڑیا ہی اتر پڑے۔

اَلْیَوْمَ اَنْصَحُکُمْ وَکَیْفَ نَصَاحَتِیْ قَوْمٌ اَضَاعُوْا الدِّیْنَ لِلشَّحْنَاءِ

آج میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔اور میری نصیحت سے کیسے فائدہ اٹھا سکتی ہے وہ قوم جس نے دین کو کینے کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

قُلْنَا تَعَالَوْا لِلنِّضَالِ وَنَاضِلُوْا فَتَکَنَّسُوْا کَالظَّبْیِ فِی الْاَفْلَاءِ

ہم نے کہا کہ مقابلے کے لئے آؤ اور مقابلہ کرو پس وہ چھپ گئے جس طرح ہرن بیابانوں میں چھپ جاتا ہے۔

لَا یُبْصِرُوْنَ وَلَا یَرَوْنَ حَقِیْقَۃً وَتَھَالَکُوْا فِیْ بُخْلِھِمْ وَ رِیَاءِ

وہ بصیرت اختیار نہیں کرتے اور نہ حقیقتِ حال کو دیکھتے ہیں اور اپنے بخل اور ریا میں مر چکے ہیں۔

هَلْ فِیْ جَمَاعَتِهِمْ بَصِیْرٌ یَّنْظُرُ نَحْوِیْ کَمِثْلِ مُبَصِّرٍ رَّنَّاءِ
کیا ان کی جماعت میں کوئی بصیرت مند ہے جو دیکھے۔میری طرف ایک غور کرنے والے مبصّر کی طرح۔

مَا نَاضَلُوْنِیْ ثُمَّ قَالُوْا جَاهِلٌ اُنْظُرْ اِلٰی اِیْذَائِهِمْ وَجَفَاءِ
انہوں نے مجھ سے مقابلہ تو نہ کیا اور کہہ دیا کہ جاہل ہے۔ ان کی ایذا اور ظلم کو دیکھ۔

دَعْوَی الْکُمَاةِ یَلُوْحُ عِنْدَ تَقَابُلٍ حَدُّ الظُّبَاةِ یُنِیْرُ فِی الْهَیْجَاءِ
بہادروں کا دعوٰی مقابلہ پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ تلواروں کی دھار جنگ میں ہی چمکتی ہے۔

رَجُلٌ بِبَطْنِ بَطَالَةَ بَطَّالَةٌ تَعْلِیْ☆ عَدَاوَتُهُ کَرَعْدِ طَخَاءِ
ایک آدمی جو بٹالہ میں رہتا ہے بہت ہی ناکارہ ہے۔اس کی عداوت بادل کی گرج کی طرح جوش مارتی ہے۔

لَا یَحْضُرُ الْمِضْمَارَ مِنْ خَوْفٍ عَرَا یَهْذِیْ کَنِسْوَانٍ بِحُجْبِ خِفَاءِ
اس خوف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہے وہ میدان میں نہیں آیا۔وہ پوشیدگی کے پردوں میں عورتوں کی طرح بدزبانی کرتا ہے۔

قَدْ اٰثَرَ الدُّنْیَا وَجِیْفَةَ دَشْتِهَا وَالْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنْ حَیَاةِ غِطَاءِ
اس نے دنیا اور اس کے جنگل کے مردار کو پسند کر لیا۔ غافلانہ و محجوبانہ زندگی سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

یَاصَیْدَ اَسْیَافِیْ اِلٰی مَا تَأْبِزُ لَا تُنْجِیَنَّکَ سِیْرَةُ الْاَطْلَاءِ
اے میری تلوار کے شکار! تو کب تک اچھل کود کرے گا۔ ہرن کے بچوں کا کردار تجھے نجات نہیں دے گا۔

نَجَّسْتَ اَرْضَ بَطَالَةَ مَنْحُوْسَةً اَرْضٌ مُحَرْبِئَةٌ مِنَ الْحِرْبَاءِ
تو نے بٹالہ کی منحوس زمین کو؛ جو گرگٹوں کی آماجگاہ ہے؛ ناپاک کر دیا ہے۔

اِنِّیْ اُرِیْدُکَ فِی النِّضَالِ کَصَائِدٍ لَا یَرْکَنَنْ اَحَدٌ اِلٰی اِرْزَاءِ
میں تجھے مقابلے میں شکاری کی طرح چاہتا ہوں پس چاہیئے کہ کوئی تجھے پناہ دینے کی طرف مائل نہ ہو۔

صَدْرُ الْقَنَاةِ یَنُوْشُ صَدْرَکَ ضَرْبُهُ وَیُرِیْکَ مُرَّانِیْ بِحَارَ دِمَاءِ ﴿۱۰۴﴾
نیزے کی انّی کا یہ حال ہے کہ اس کی ضرب تیرے سینے کو چھید دے گی۔اور میرے لچکدار مضبوط نیزے تجھے خون کے دریا دکھادیں گے۔

جَاشَتْ اِلَیْکَ النَّفْسُ مِنْ کَلِمَاتِنَا خَوْفًا فَکَیْفَ الْحَالُ عِنْدَ مِرَائِیْ
میرے کلمات سے خوف کے مارے تیری جان لبوں تک پہنچ گئی ہے تو مجھ سے مباحثہ کے وقت تیرا کیا حال ہوگا؟

☆ تعلی سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔درست تغلی ہے۔فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔(ناشر)

أُعْطِيْتُ لُسْنًا كَالَّلقُوْحِ مُرَوِّيًا وَفَصِيْلُهَا تَأْثِيْرُهَا بِبَهَاءِ

میں ایسے محاوراتِ زبان دیا گیا ہوں جو بہت دودھیل اونٹنی کی طرح سیراب کرنے والے ہیں اور اس کا بچہ اس کی خوبصورت تاثیر ہے۔

اِنْ شِئْتَ كِدْ كُلَّ الْمَكَائِدِ حَاسِدًا اَلْبَدْرُ لَا يَغْسُوْ بِلَغْيِ ضِرَاءِ

اگر تو چاہے تو ہر ایک مکر حسد کرتے ہوئے کر گذر۔ چودھویں کا چاند کتوں کے شور سے بے نور نہیں ہو جاتا۔

كَذَّبْتَ صِدِّيْقًا وَّجُرْتَ تَعَمُّدًا وَلَئِنْ سَطَا فَيُرِيْكَ قَعْرَ عَفَاءِ

تو نے ایک صدیق کی تکذیب کی ہے اور عمداً ناانصافی کی ہے اور اگر وہ تجھ پر حملہ کر دے تو تجھے زمین کی گہرائی دکھا دے گا۔

مَاشَمَّ اَنْفِيْ مَرْغَمًا فِيْ مَشْهَدٍ وَأَثَرْتُ نَقْعَ الْمَوْتِ فِي الْاَعْدَاءِ

میری ناک نے کسی جنگ میں ذلّت کی بو نہیں سونگھی اور میں نے دشمنوں میں موت کا غبار اڑا دیا ہے۔

وَاللّٰهِ أَخْطَأْتُمْ لِنَكْبَةِ بَخْتِكُمْ بَارَيْتُمُ ابْنَ كَرِيْهَةٍ فَجَاءِ

خدا کی قسم! تم نے اپنی بدبختی کی وجہ سے غلطی کی ہے کہ اس شخص سے لڑائی ٹھانی ہے جو لڑائی کا دھنی اور اچانک حملہ کرنے والا ہے۔

اِنِّيْ بِحِقْدِكَ كُلَّ يَوْمٍ اُرْفَعُ اَنْمِيْ عَلَى الشَّحْنَاءِ وَالْبَغْضَاءِ

میں تیرے کینے کی وجہ سے ہر روز بلند مرتبہ پا رہا ہوں اور باوجود تمہارے بغض اور کینے کے ترقی کر رہا ہوں۔

نِلْنَا ثُرَيَّاءَ السَّمَاءِ وَسَمْكَهُ لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَى الْغَبْرَاءِ

ہم نے آسمان کے ثریا اور اس کی بلندی کو پا لیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

اُنْظُرْ اِلَى الْفِتَنِ الَّتِيْ نِيْرَانُهَا تُجْرِيْ دُمُوْعًا بَلْ عُيُوْنَ دِمَاءِ

ان فتنوں کی طرف دیکھو جن کی آگیں آنسو جاری کرتی ہیں بلکہ خون کے چشمے۔

فَاَقَامَنِيَ الرَّحْمٰنُ عِنْدَ دُخَانِهَا لِفَلَاحِ مُدَّلِجِيْنَ فِي اللَّيْلَاءِ

ان فتنوں کے دھوئیں کے وقت خدائے رحمان نے مجھے کھڑا کیا ہے تاریک رات میں چلنے والوں کو نجات بخشنے کے لئے۔

وَقَدِ اقْتَضَتْ زَفَرَاتُ مَرْضٰى مَقْدَمِيْ فَحَضَرْتُ حَمَّالًا كُئُوْسَ شِفَاءِ

مریضوں کی آہوں نے میری آمد کا تقاضا کیا تو میں ان کے لئے شفا کے پیالے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گیا۔

لَمَّا أَتَيْتُ الْقَوْمَ سَبُّوْا كَالْعِدَا وَتَخَيَّرُوْا سُبُلَ الشَّقَا بِاِبَاءِ

جب میں قوم کے پاس آیا تو اس نے مجھے دشمنوں کی طرح گالیاں دیں اور انکار کی وجہ سے بدبختی کے رستے کو اختیار کر لیا۔

﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا کَذُوْبٌ کَیْذُبَانٌ کَاذِبٌ بَلْ کَافِرٌ وَّ مُزَوِّرٌ وَّمُرَائِیْ

انہوں نے کہا کہ یہ کاذب ہے' کذّاب ہے اور مجسم جھوٹ ہے بلکہ کافر ہے' فریبی ہے اور ریا کار ہے۔

مَنْ مُخْبِرٌ عَنْ ذِلَّتِیْ وَ مُصِیْبَتِیْ مَوْلَایْ خَتْمَ الرُّسْلِ بَحْرَ عَطَاءِ

کوئی ہے جو میری ذلّت اور مصیبت کی خبر دے' میرے مولا خاتم الرسل کو جو بخشش کا سمندر ہیں۔

یَا طَیِّبَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَسْمَاءِ أَفَأَنْتَ تُبْعِدُنَا مِنَ الْاٰلَاءِ

اے پاکیزہ اخلاق اور پاک ناموں والے نبی ! کیا تو ہمیں اپنی نعمتوں سے دور رکھے گا۔

اَنْتَ الَّذِیْ شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّۃً اَنْتَ الَّذِیْ کَالرُّوْحِ فِیْ حَوْبَائِیْ

تُو وہ ہے جس کی محبت دل میں گھر کر گئی ہے۔ تُو وہ ہے جو میرے بدن میں روح کی طرح ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ جُذِبَ قَلْبِیْ نَحْوَہٗ اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ قَامَ لِلْاِصْبَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی طرف میرا دل کھچا ہوا ہے۔ تُو وہ ہے جو میری دلبری کے لئے کھڑا ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ بِوَدَادِہٖ وَبِحُبِّہٖ اُیِّدْتُّ بِالْاِلْھَامِ وَالْاِلْقَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی محبت اور دوستی کے باعث میں الہام اور القاءِ الٰہی سے تائید یافتہ ہوا۔

اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَی الشَّرِیْعَۃَ وَالْھُدٰی نَجّٰی رِقَابَ النَّاسِ مِنْ اَعْبَاءِ

تُو وہ ہے جس نے شریعت اور ہدایت دی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو بوجھوں سے نجات دی ہے۔

ھَیْھَاتَ کَیْفَ نَفِرُّ مِنْکَ کَمُفْسِدٍ رُوْحِیْ فِدَتْکَ بِلَوْعَۃٍ وَّ وَفَاءِ

ہم تجھ سے مفسد کی طرح کیسے بھاگ سکتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔ میری تو جان بھی آپ پر سوزشِ عشق اور وفاداری سے قربان ہے۔

اٰمَنْتُ بِالْقُرْاٰنِ صُحُفِ اِلٰھِنَا وَبِکُلِّ مَا اَخْبَرْتَ مِنْ اَنْبَاءِ

میں اپنے معبود کے صحیفوں (یعنی) قرآن پر ایمان لایا ہوں اور ان تمام اخبارِ غیبیہ پر بھی جن کی تو نے خبر دی۔

یَاسَیِّدِیْ یَامَوْئِلَ الضُّعَفَاءِ جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ مِنْ جُھَلَاءِ

اے میرے سردار! اے ضعیفوں کی جائے پناہ! ہم تیرے پاس جاہلوں (کے ظلم) سے مظلوم ہو کر آئے ہیں۔

اِنَّ الْمَحَبَّۃَ لَا تُضَاعُ وَتُشْتَرٰی اِنَّا نُحِبُّکَ یَا ذُکَاءَ سَخَاءِ

محبت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کی قیمت پڑتی ہے۔ اے آفتابِ سخاوت! یقیناً ہم تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

یَا شَمْسَنَا اُنْظُرْ رَحْمَةً وَّتَحَنُّنَا یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ لِلْاِرْکَاءِ

اے ہمارے آفتاب! رحمت اور مہربانی کی نگاہ ڈالئے۔ مخلوق آپ کی پناہ کے لئے دوڑی آ رہی ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُ کُلِّ سَعَادَةٍ تَھْوِیْ اِلَیْکَ قُلُوْبُ اَھْلِ صَفَاءِ

تُو ہی ہے جو ہر سعادت کا چشمہ ہے۔ اہل صفاء کے دل تیری طرف مائل ہو رہے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ ھُوَ مَبْدَءُ الْاَنْوَارِ نَوَّرْتَ وَجْهَ الْمُدْنِ وَالْبَیْدَاءِ ﴿۱۰۶﴾

تُو ہی ہے جو مبدءِ انوار ہے تو نے شہروں اور بیابان کے چہرے کو منوّر کر دیا ہے۔

اِنِّیْ أَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ شَانًا یَّفُوْقُ شُیُوْنَ☆ وَجْهِ ذُکَاءِ

میں تیرے روشن چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایسی شان جو آفتاب کے چہرے کی شانوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

شَمْسُ الْھُدٰی طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَّکَّةٍ عَیْنُ النَّدٰی نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہمارے لئے مکّہ سے ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور ہمارے لئے بخشش کا چشمہ غارِ حراء سے پھوٹا۔

ضَاھَتْ اَیَاةُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِیَاءِهٖ فَاِذَا رَأَیْتُ فَھَاجَ مِنْهُ بُکَائِیْ

آفتاب کی روشنی آپ کی روشنی سے کچھ ہی مشابہت رکھتی ہے۔ جب میں نے (آپ کو) دیکھا تو اس سے میری گریہ وزاری میں جوش آ گیا۔

نَسْعٰی کَفِتْیَانٍ بِدِیْنِ مُحَمَّدٍ لَسْنَا کَرَجُلٍ فَاقِدِ الْاَعْضَاءِ

ہم جوانوں کی طرح دینِ محمّد کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ایسے آدمی کی طرح نہیں جو بے دست و پا ہو۔

اَعْلَی الْمُھَیْمِنُ ھِمَمَنَا فِیْ دِیْنِهٖ نَبْنِیْ مَنَازِلَنَا عَلَی الْجَوْزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری ہمتوں کو اپنے دین کے بارے میں بلند کر دیا ہے۔ ہم اپنے گھر بُرجِ جوزاء پر بنا رہے ہیں۔

اِنَّا جُعِلْنَا کَالسُّیُوْفِ فَنَدْمَغُ رَأْسَ اللِّئَامِ وَھَامَةَ الْاَعْدَاءِ

ہم کو تلواروں کی طرح بنا دیا گیا ہے پس ہم کمینوں کے سر اور دشمنوں کی کھوپڑی پھوڑ دیتے ہیں۔

وَمِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجَیْلًا فَاسِقًا غُوْلًا لَّعِیْنًا نُّطْفَةَ السُّفَھَاءِ

اور کمینوں میں سے مَیں ایک مردکِ فاسق کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ملعون چھلاوا اور بے وقوفوں کا تخم ہے۔

شَکِسٌ خَبِیْثٌ مُّفْسِدٌ وَّ مُزَوِّرٌ نَحْسٌ یُّسَمَّی السَّعْدَ فِی الْجُھَلَاءِ

وہ بد خُلق، بڑا مفسد اور دروغگو ہے، منحوس ہے جو جاہلوں میں سعد اللہ کہلاتا ہے۔

☆ شیون سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست شئون ہے۔ (ناشر)

مَا فَارَقَ الْکُفْرَ الَّذِیْ ھُوَ اِرْثُہٗ ضَاھٰی اَبَاہُ وَاُمَّہٗ بِعَمَاءِ

اس نے اس کفر کو نہیں چھوڑا جو اس کی میراث ہے اور اندھے پن میں اپنے ماں باپ کے مشابہ ہو گیا ہے۔

قَدْ کَانَ مِنْ دُوْدِ الْھُنُوْدِ وَ زَرْعِھِمْ مِنْ عَبْدَۃِ الْاَصْنَامِ کَالْاٰبَاءِ

وہ کِرمِ ہنود تھا اور انہی کی کھیتی میں سے تھا۔ آباء و اجداد کی طرح بتوں کے پجاریوں میں سے تھا۔

فَالْاٰنَ قَدْ غَلَبَتْ عَلَیْہِ شَقَاوَۃٌ کَانَتْ مُبِیْدَۃَ اُمِّہٖ الْعَمْیَاءِ

اب اس پر شقاوت غالب آ گئی ہے اور یہی شقاوت اس کی اندھی ماں کی ہلاکت کا موجب ہوئی تھی۔

اِنِّیْ اَرَاہُ مُکَذِّبًا وَّ مُکَفِّرًا وَمُحَقِّرًا بِالسَّبِّ وَالْاِزْرَاءِ

میں اسے مکذّب اور مکفّر اور گالی گلوچ کے ساتھ حقارت کرنے والا اور عیب لگانے والا پاتا ہوں۔

یُؤْذِیْ فَمَا نَشْکُوْ وَمَا نَتَأَسَّفُ کَلْبٌ فَیَغْلِیْ قَلْبُہٗ لِعُوَاءِ ﴿۱۰۷﴾

وہ ایذا دیتا ہے سو نہ ہم شکوہ کرتے ہیں اور نہ افسوس۔ وہ ایک کتا ہے اس کا دل بھونکنے کے لئے جوش مار رہا ہے۔

کَحَلَ الْعِنَادُ جُفُوْنَہٗ بِعَجَاجَۃٍ فَالْاٰنَ مَنْ یَّحْمِیْہِ مِنْ اَقْذَاءِ

عناد نے اس کی پلکوں میں غبار کا سرمہ ڈال دیا ہے اب اس کو آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے کون بچا سکتا ہے۔

یَا لَاعِنِیْ اِنَّ الْمُھَیْمِنَ یَنْظُرُ خَفْ قَھْرَ رَبٍّ قَادِرٍ مَوْلَائِیْ

مجھے لعنت کرنے والے! بے شک نگران خدا دیکھ رہا ہے تو میرے مولیٰ ربّ قادر کے قہر سے ڈر۔

اَلْحَقُّ لَا یُصْلٰی بِنَارِ خَدِیْعَۃٍ اَنّٰی مِنَ الْخُفَّاشِ خَسْرُ ذُکَاءِ

حق کو مکر و فریب کی آگ سے جلایا نہیں جا سکتا۔ چمگاڈر سے آفتاب کو نقصان کیسے پہنچ سکتا ہے؟

اِنِّیْ اَرَاکَ تَمِیْسُ بِالْخُیَلَاءِ أَنَسِیْتَ یَوْمَ الطَّعْنَۃِ النَّجْلَاءِ

میں دیکھتا ہوں کہ تُو تکبّر سے مٹک مٹک کر چل رہا ہے کیا تو نے فراخ زخم کے لگنے کے دن کو بھلا دیا ہے؟

لَا تَتَّبِعْ اَھْوَاءَ نَفْسِکَ شَقْوَۃً یُلْقِیْکَ حُبُّ النَّفْسِ فِی الْخَوْقَاءِ

تو بدبختی سے اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ نفس کی محبت تجھے کنوئیں میں ڈال دے گی۔

فَرَسٌ خَبِیْثٌ خَفْ ذُرٰی صَھَوَاتِہٖ خَفْ اَنْ تُزِلَّکَ عَدْوُ ذِیْ عُدَوَاءِ

نفس ایک خبیث گھوڑا ہے اس کی پشت پر سوار ہونے سے ڈر۔ تو اس بات سے ڈر کہ تجھے ناہموار دوڑنے والے کی دوڑ گرا نہ دے۔

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّمَا فِی الْعَالَمِ   وَمِنَ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

بے شک تمام عالم میں بدترین چیز زہر ہے اور صالحین کی عداوت بھی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔

اٰذَیْتَنِیْ خُبْثًا فَلَسْتُ بِصَادِقٍ   اِنْ لَّمْ تَمُتْ بِالْخِزْیِ یَاابْنَ بِغَاءِ☆

تو نے خباثت سے مجھے ایذا دی ہے پس اے سرکش! اگر تو رسوائی سے نہ مرا تو میں سچا نہیں۔

اَللّٰہُ یُخْزِیْ حِزْبَکُمْ وَ یُعِزُّنِیْ   حَتّٰی یَجِیْءَ النَّاسُ تَحْتَ لِوَائِیْ

اللہ تمہارے گروہ کو رُسوا کرے گا اور مجھے عزّت دے گا یہاں تک کہ سب لوگ میرے جھنڈے تلے آ جائیں گے۔

یَارَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا بِکَرَامَۃٍ   یَامَنْ یَّرٰی قَلْبِیْ وَلُبَّ لِحَائِیْ

اے ہمارے ربّ! ہمارے درمیان، ازراہِ کرم، فیصلہ فرمادے۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور مغزِ پوست کو (یعنی اندرونے کو) جانتی ہے۔

یَا مَنْ اَرٰی اَبْوَابَہٗ مَفْتُوْحَۃً   لِلسَّائِلِیْنَ فَلَا تَرُدَّ دُعَائِیْ

اے وہ ذات جس کے دروازے مَیں سوالیوں کے لئے کھلے پاتا ہوں۔ پس میری دعا کو ردّ نہ فرما۔

آمین

☆ ثم بعد ذالک کان مآل ھٰذا العدوّ أنه مات بالطاعون خاسرًا خائبًا، فاعتبروا یا أولی الأبصار. منه

پھر اس کے بعد اس دشمن (سعد اللہ لدھیانوی) کا انجام یہ ہوا کہ وہ طاعون سے خائب و خاسر مر گیا۔ پس اے اہل بصیرت عبرت حاصل کرو۔ (منه)